نومسلموں (New muslims) کے لئے

دینِ اسلام کے عقائد و مسائل اور اچھے بُرے اعمال کی معلومات پر مشتمل ایک راہ نُما تحریر

اِسلام کی بنیادی معلومات

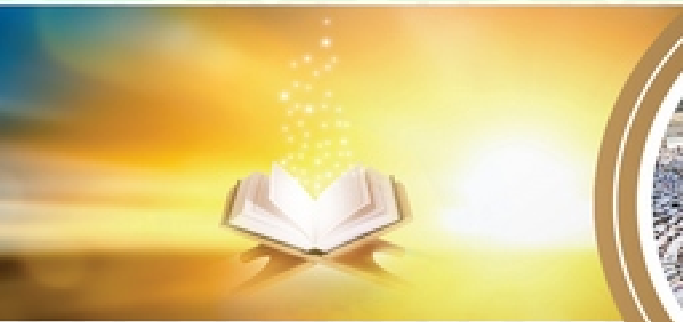

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ (کراچی)

فہرست

عنوان	صفحہ
کچھ اِس کتاب کے بارے میں	3
باب نمبر 01: اِسلام قُبول کرنے کے بعد 5 بنیادی باتیں	4
اِسلام قُبول کرنے کی مُبارَک باد	4
(1) اسلام پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے	5
(2) اسلام نعمت ہے	5
(3) کامیاب مسلمان کون؟	6
(4) انسان کے پیدا ہونے کا مقصد	6
(5) مسلمان پر کچھ عبادتیں لازم ہیں	6
آپ کی پہلی نماز	7
وضو کا آسان طریقہ	8
کپڑے پاک کرنے کا آسان طریقہ	8
غسل کا آسان طریقہ	9
5 نمازیں	9
نماز میں کیا پڑھنا ہے؟	10
2 رکعت والی نماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)	11
4 رکعت والی نَماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)	14
3 رکعت والی نماز	15
3 رکعت فرض نَماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)	15
3 رکعت وِتر پڑھنے کا آسان طریقہ	16
اِسلامی بہنوں کی نماز	17
2 رکعت نَماز پڑھنے کا آسان طریقہ (عورت کے لئے)	17

عنوان	صفحہ
امام کے پیچھے 2 رکعت نَماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)	19
باب نمبر 02: اللہ پاک کی نعمتیں	22
(1) اَعضائے جسمانی (Parts of body)	22
(2) کھانے کا لقمہ	22
(3) دُودھ (Milk)	24
(4) آسمان (The Sky)	25
(5) ہَوا (Air)	26
(6) آگ (Fire)	27
(7) پانی (Water)	29
باب نمبر 03: پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی شان**	32
(1) نور والا چہرہ	32
(2) نُور کا کھلونا	32
(3) پیدائشی بچے کی گواہی	33
(4) جانور بھی تعظیم کیا کرتے تھے	34
(5) پانی نکل پڑا	35
(6) جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا	36
(7) برکت والا ہاتھ	36
باب نمبر 04: اِسلامی عقیدے	38
اللہ پاک کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	38
آخری نبی محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	38

عنوان	صفحہ
اَنبیاعَلَیْہِمُ السَّلام اور آسمانی کتابوں کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	40
اولیائے کِرام رَحمۃُ اللہ عَلَیْہِم کے بارے میں اسلام کے چند بنیادی عقیدے	42
فرشتوں کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	45
جنات کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	46
مرنے کے بعد کیا ہو گا؟	47
جنّت کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	48
جہنّم کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے	50
موت کو ذبح کر دیا جائے گا	52
ایمان کیا ہے؟	52
کُفر کیا ہے؟	53
شِرک کیا ہے؟	54
"ذاتی" اور "عطائی" کا فرق	54
مُشرک کی مغفرت نہیں ہو گی	55
اِکراہِ شرعی کیا ہے؟	55
باب نمبر05: طہارت اور نَماز کے مسائل	56
(1) وُضو	56
وُضو کا عملی طریقہ (حنفی)	56
وُضو توڑنے والی چیزیں	57
(2) غسل	58
غسل کا طریقہ	58
غُسل فرض کرنے والی چیزیں	59
(3) کپڑے پاک کرنا	60
(4) نَماز	60
نَماز کا عملی طریقہ	61
نَماز کی رکعتوں کی تعداد	64
5 نَمازوں کی رکعتوں کی تفصیل	64
نَماز کی شرائط	65
نَماز کے فرائض	66
نَماز توڑنے والی چیزیں	67
امام کے پیچھے نَماز پڑھنے کا طریقہ	67
نَماز کے واجبات	71
نَماز کے مکروہات	73
نَمازِ وِتر کا طریقہ	75
باب نمبر06: سُنّتیں اور اسلامی طریقے	76
(1) مسواک	76
مِسواک کرنے کے 25 دنیا اور آخرت کے فائدے	76
مِسواک کیسی ہونی چاہیے؟	77
مِسواک کرنے کا طریقہ	77
(2) سلام	78
اِسلامی سلام سب سے زیادہ خوبصورت ہے	78

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سلام کرنے، ہاتھ ملانے اور گلے ملنے کی سنتیں و اسلامی طریقے	80	(6) چوری (Thievery)	103
(3) ظاہر و باطن کی صفائی	80	(7) گانے سننا (Listening Songs)	104
ناخُن، حَجامت، موئے بغل اور زلفوں کی سنتیں و اسلامی طریقے	82	(8) ریاکاری	106
(4) کھانا پینا	84	(9) غیبت	108
سارا علمِ طِب آدھی آیت میں	84	(10) بدگمانی	110
کھانے پینے کی سنتیں و اسلامی طریقے	85	(11) چغلی	111
(5) لباس اور جوتا پہننا	86	(12) کینہ	113
لباس اور جوتا پہننے کی سنتیں و اسلامی طریقے	87	(13) بدشگونی	114
(6) اِستنجا کرنا	88	(14) حَسَد	116
اِستنجا کی سنتیں و اسلامی طریقہ	89	**باب نمبر 08: اچھے اعمال**	118
(7) زینت کرنا	90	(1) اخلاص	118
زینت کی سنتیں اور اسلامی طریقے	92	(2) سچ بولنا	119
باب نمبر 07: بُرے اعمال	93	(3) قناعت	120
(1) شراب (Wine)	93	(4) صبر	121
(2) گالی	96	(5) عاجزی	122
(3) بدنِگاہی	97	(6) توکُّل	123
(4) بدکاری	99	(7) ایثار	125
(5) جوا (Gambling)	101	❁❁❁	❁

کچھ اِس کتاب کے بارے میں

اللہ پاک قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف﴾ (پ۳، آل عمران:۱۹) (ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے)۔ اِس آیت کے تحت تفسیر ”صِراطُ الجنان“ میں ہے: ہر نبی کا دین اِسلام ہی تھا، لہٰذا اِسلام کے سِوا کوئی اور دین بارگاہِ اِلٰہی میں مقبول نہیں، لیکن اب اِسلام سے مُراد وہ دین ہے جو حضرت محمّد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لائے، چونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آخری نبی بنایا، تو اب اگر کوئی کسی دوسرے آسمانی دین کی پیروی کرتا بھی ہو لیکن چونکہ وہ اللہ پاک کے اِس قطعی اور حتمی دین اور نبی کو مکمل طور پر نہیں مان رہا، لہٰذا اُس کا آسمانی دین پر عمل بھی مَردُود ہے۔ یہود و نصارٰی وغیرہ کفّار جو اپنے دین کو اَفضل و مقبول کہتے ہیں اِس آیت میں اُن کے دعویٰ کو باطل فرمایا گیا ہے۔ (صراط الجنان، پ۳، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۹، ۱/۴۴۸) آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ہر بچّہ فطرتِ اِسلام پر پیدا ہوتا ہے مگر اُس کے والدین اُسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات...الخ، ۱/۴۵۷، حدیث:۱۳۵۸) معلوم ہوا کہ اسلام ہی سچّا اور اللہ پاک کا پسندیدہ دین ہے۔

بحیثیتِ مسلمان ہر مَرد وعورت پر اِسلام کی ضروری باتوں کا سیکھنا لازم ہوتا ہے۔ چنانچہ چودھویں صَدی ہجری کے بہت بڑے عالِمِ اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَوّلاً عقائدِ اِسلام و سُنّت پھر اَحکامِ صلٰوۃ وطہارت وغیرہا ضروریاتِ شرعیّہ سیکھنا سکھانا فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۱۴۶-۱۵۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰه عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اِسلامی جہاں دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں اِسلام و قرآن وسُنّت کی تبلیغ میں مصروفِ عمل ہے وہاں اِسلام کے دامن سے وابستہ ہونے والے نو مسلموں (New muslims) کی صحیح اِسلامی خُطوط پر تربیت کرنے کا بیڑا بھی اُٹھائے ہوئے ہے۔ آپ کے ہاتھوں میں موجود کتاب **”اِسلام کی بنیادی معلومات“** بھی اِسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو اِسلام کے بنیادی عقائد و مسائل، سنّتیں اور آداب، اللہ پاک کی نعمتیں، پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اور اچھے برے اعمال جیسے عنوانات کے تحت آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ کریم اِس کتاب کو اِسلام سیکھنے اور سکھانے کے لئے فائدہ مند بنائے اور ہمیں اِسلام پر ثابت قدَم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

باب نمبر 01: اِسلام قُبول کرنے کے بعد 6 بنیادی باتیں

(مع وضو، غسل اور نَماز کا آسان طریقہ)

اِسلام قُبول کرنے کی مُبارَک باد

آپ کو اسلام میں آنا بہت بہت بہت مبارک ہو!! آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اسلام جیسی بہت بڑی نعمت سے نوازا۔ دُعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں اور آپ کو مرتے دم تک اسلام پر قائم رکھے، اسلام قبول کرنا بہت بڑی نعمت، اسلام ہی پر قائم رہنا بہت بڑی سعادت اور اسلام ہی پر مرنے کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ چنانچہ

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔[1] اور ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے (یعنی مسلمان ہی رہے) تو نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔[2]

ایک حدیث مبارکہ: اِسلام قبول کرنے کی سعادت پانے والوں کو خوشخبری سنائی گئی ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک کے آخری نبی محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ[3] نے ارشاد فرمایا: اللہ کا جو بھی بندہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ پاک کے بندے اور رسول ہیں، اللہ پاک اس پر جہنم کو حرام کردے گا۔[4] عُلَما فرماتے ہیں: اس حدیث کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس نے کلمہ پڑھا اور اس کے ساتھ ساتھ کلمہ کے حقوق اور (دین کے) فرائض کو بھی ادا کیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ٨، الانعام: ١٢٥)

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ٢٦، الاحقاف: ١٣-١٤)

3 ...... جب ہمارے نبی کا نام آئے تو اس طرح کی دعا پڑھنی ہوتی ہے جیسے: صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اس دعا کو درود شریف کہتے ہیں۔

4 ...... بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوماً دون قوم... إلخ، ١/٦٧، حدیث: ١٢٨۔

5 ...... شرح مسلم للنووی، کتاب الإیمان، باب الدلیل علی أن من مات... إلخ، الجزء الاول، ١/٢١٩-٢٢٠ ملتقطاً۔

(1)اسلام پچھلے گناہ مٹادیتا ہے

دینِ اسلام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب کوئی انسان اسے قبول کرتا ہے تو جو گناہ اس نے پچھلی زندگی میں کئے ہیں وہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابیِ رسول حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب اسلام قبول کرنے کے لئے نبی پاک صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کا مبارک ہاتھ پکڑ کر عرض کی کہ میں اس شرط پر اسلام قبول کرتا ہوں کہ میری مغفرت کر دی جائے، تو رسولِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام قبول کرنا پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔[1] البتہ بندوں کے جو حقوق اسلام قبول کرنے والے پر لازم تھے اور انہیں ادا نہ کر سکا تھا، وہ معاف نہیں ہوں گے، مثلاً کسی سے قرض (Loan) لیا تھا تو اسلام لانے کے بعد بھی اسے ادا کرنا ہو گا۔

(2)اسلام نعمت ہے

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔**[2] ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے: (ترجمہ Translation:) **بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔**[3]

ایک حدیث مبارکہ: ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے قریب سے گزرے تو ان سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ پاک نے جو ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا اس پر ہم اللہ پاک کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میرے پاس جبریل[4] علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ پاک فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔[5]

---

1. مسلم، کتاب الإیمان، باب کون الإسلام یھدم ماقبلہ...إلخ، ص ۷۱، حدیث: ۳۲۱۔
2. ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۶، المآئدۃ: ۳)
3. ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۳، آل عمرٰن: ۱۹)
4. اللہ کا پیغام لانے والے فرشتے جو فرشتوں کے سردار ہیں۔
5. مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، ص ۱۱۱۱، حدیث: ۶۸۵۷۔

(3) کامیاب مسلمان کون؟

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں۔**[1] اللہ پاک نے ایک اور مقام پر فرمایا: (ترجمہ Translation:) **اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت (یعنی پیروی) کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔**[2] اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو فرائض میں اللہ پاک کی اور سُنّتوں میں اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت (یعنی پیروی) کرے اور ماضی (یعنی گزرے ہوئے دنوں) میں اللہ پاک کی ہونے والی نافرمانیوں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرے اور آئندہ کے لئے پرہیز گاری اختیار کرے تو ایسے لوگ ہی کامیاب ہیں۔[3]

(4) انسان کے پیدا ہونے کا مقصد

انسان کی پیدائش اور اس کی زندگی کا **اصل مقصد** اللہ پاک کی عبادت اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہے۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **اور میں نے جنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔**[4]

ایک حدیثِ مُبارَکہ: حضرتِ ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غنا (یعنی قناعت) سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔[5]

(5) مسلمان پر کچھ عبادتیں لازم ہیں

اسلام قُبول کرنے والے پر کچھ عبادات اور کچھ حقوق لازم کئے گئے ہیں اور جو کوئی پرہیز گاری سے ان چیزوں کو

---

1 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۸، الحشر: ۲۰)

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۱۸، النور: ۵۲)

3 ...... صراط الجنان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۵۲، ۶/ ۶۵۵۔

4 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۷، الذٰریٰت: ۵۶)

5 ...... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ۳۰- باب، ۴/ ۲۱۱، حدیث: ۲۴۷۴۔

پورا کرے، اللہ پاک نے ان سے جنّت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اللہ نے ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔[1]

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو عبادات کا ایسا بہترین نظام دیا ہے جو بندے کے اندر سے عیب اور خامیاں دور کر کے اسے معاشرے کا ایسا فرد بناتا ہے جو ملک و قوم کے لئے فخر کا باعث ہوتا ہے۔ عبادتوں میں سب سے اہم عبادت نماز ہے، نماز پڑھنے کے بہت فضائل اور فوائد ہیں۔

دو احادیث مبارکہ: (1) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ! اسلام میں اللہ پاک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت میں نماز پڑھنا۔[2] (2) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آپ کی پہلی نماز

ایک حدیث مبارکہ: حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی پاکی۔[4]

نوٹ: ہر نماز سے پہلے وضو ہونا ضروری ہے۔

---

1 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۶، المائدۃ: ۹)

2 ...... شعب الإیمان، باب الحادی والعشرون من شعب الإیمان... إلخ، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷۔

3 ...... معجم الأوسط، باب الألف، من اسمہ أحمد، ۱/۵۰۴، حدیث: ۱۸۵۹۔

4 ...... مسند إمام أحمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۱۰۳، حدیث: ۱۴۶۶۸۔

وضو کا آسان طریقہ

01	3مرتبہ پورے منہ میں پانی گھما کر کُلّی کرنا
02	3مرتبہ سونگھ کر ناک میں پانی چڑھانا(اِس احتیاط کے ساتھ کہ پانی دماغ تک نہ چڑھ جائے کیونکہ یہ نقصان دِہ ہے)
03	3مرتبہ پورا چہرہ دھونا
04	3مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اچھی طرح دھونا
05	تازہ پانی لے کر ہاتھ گِھیلا کر کے، کہیں لگائے بغیر پورے سر پر پھیرنا
06	ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں 3مرتبہ اچھی طرح دھونا

نوٹ: ❁یہ آپ کا پہلا وضو ہے، اس میں آسانی کے لئے ہم نے کچھ ایسی چیزیں چھوڑی ہیں جنہیں چھوڑا جاسکتا ہے، یعنی جن کے نہ کرنے سے بھی وضو ہو جاتا ہے مگر کریں تو ثواب زیادہ ملتا ہے ❁وضو میں بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو کرنا لازم ہے کہ بغیر ان کے وضو نہیں ہوتا، بعض چیزیں ایسی ہیں جو وضو توڑ دیتی ہیں،(مثلاً wash room جا کر قضائے حاجت کرنا، پیچھے سے ہوا نکلنا، خون کا نکل کر جسم پر بہہ جانا)۔اسی طرح غسل ٹوٹنے[1] سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے (مثلاً رات سوتے میں احتلام ہونا یا جاگتے میں کیفیت کے ساتھ منی کا نکلنا یا عورت و مرد کا خاص ملاقات کرنا، عورت کا ماہ واری(periods) سے فارغ ہونا) ❁یاد رہے کہ نماز کے لئے وضو و غسل دونوں ضروری ہیں[2] ❁اسی طرح کپڑے ناپاک ہو جائیں (مثلاً کپڑے پر پیشاب لگ گیا یا خون لگ گیا) تو پاک کرنے ہوں گے۔

کپڑے پاک کرنے کا آسان طریقہ

کپڑوں پر کسی قسم کی ناپاکی ہو خواہ وہ گاڑھی ناپاکی ہو، جیسے پاخانہ، گوبَر اور خون وغیرہ یا پتلی ناپاکی ہو، جیسے پیشاب وغیرہ۔ دونوں صورتوں میں کپڑا اِتنا دھوئیے کہ گندگی کا رنگ، بدبو وغیرہ ختم ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ ناپاکی دھل گئی، اب کپڑا پاک ہو گیا۔

❶...... غسل کا طریقہ آگے آرہا ہے۔

❷...... ان سب باتوں کی تفصیل آپ کو ”نماز کے احکام“ کتاب سے ملے گی۔

غسل کا آسان طریقہ

(1)کلی کرنا: کلی کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کے ہر حصّے اور حَلق شروع ہونے تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔

(2)ناک میں پانی چڑھانا: ناک میں اس طرح پانی چڑھانا ہے کہ نرم جگہ یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھل جائے اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔ لیکن اتنا نہ سونگھئے کہ دماغ تک چلا جائے کیونکہ یہ نقصان دہ ہے اسلام کا کوئی حکم انسانی جسم کو تکلیف دینے والا نہیں۔

(3)تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا: سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر حصّے پر پانی بہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہو گا۔

نوٹ: غسل کر لیا تو وضو بھی ہو گیا، جبکہ وضو ختم کرنے والے کوئی بات نہ پائی جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

5 نمازیں

ایک دن رات میں پانچ (5) نمازیں ہیں۔ (1) فجر (سورج نکلنے سے پہلے) (2) ظہر (دوپہر میں) (3) عصر (شام میں) (4) مغرب (سورج غروب ہونے کے بعد) (5) عشا (رات میں)۔

نوٹ: نماز کا وقت، نماز calendar سے دیکھا جاسکتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ اور Prayers app کے ذریعے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ (https://play.google.com/store/apps/details?id=com.dawateislami.namaz&hl=en_US)

پانچوں نمازوں کی رکعتوں کی تفصیل:

ایک وقت کی نماز میں مُختلف قسم کی رکعات ہوتی ہیں، کچھ فرض، کچھ واجب اور کچھ سنت موکدّہ، تفصیل یہ ہے:

1	فجر	2 سنت اور 2 فرض
2	ظہر	4 سنت، 4 فرض اور 2 سنت
3	عصر	4 فرض
4	مغرب	3 فرض اور 2 سنت
5	عشا	4 فرض، 2 سنت اور 3 وتر

نوٹ: ❁ان کے علاوہ بھی ان نمازوں میں کچھ رکعتیں سنتِ غیر موکدّہ اور کچھ نوافل ہیں ❁مرد کو فرض نماز مسجد میں امام کے پیچھے پڑھنی ہوتی ہے، البتہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کو مسجد میں آنا ضروری نہیں ہے ❁اگر ہم فرض نماز امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو آسانی بھی رہے گی، البتہ عورتیں نماز اکیلے ہی پڑھیں گی۔

نَماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوں تو یہ چیزیں ضروری ھیں:

❁وضو و غسل ہو اور جسم اور کپڑے پاک وصاف ہوں ❁مکمل کپڑے پہنے ہوئے ہوں ❁منہ قبلہ رُخ ہو ❁جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہو ❁جو نماز پڑھنی ہے اس کا ارادہ بھی ہو۔

نَماز میں کیا پڑھنا ہے؟

یُوں تو نماز میں پڑھنے والی بہت سی چیزیں ہیں، مگر 5 چیزیں ایسی ہیں جنہیں پڑھنا لازمی ہے۔

01	تکبیر۔یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر
02	سُوْرَةُ الْفَاتِحَة : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۠ اٰمین
03	سورۃ الفاتحہ کے بعد کچھ پڑھنا، اس میں تفصیل ہے۔مثال کے طور پر ہم پڑھیں گے: ﴿اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾﴾
04	تَشَهُّد : اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ ؕ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ
05	نماز ختم کرتے وقت: اَلسَّلام

نوٹ: قرآنِ پاک اور دیگر چیزیں (یعنی عربی دعائیں وغیرہ) صحیح پڑھنا ہوتی ہیں، وہ کسی قاری یا اچھے استاد صاحب سے پڑھیں، اس کے لئے madrasa tul madina online (https://www.quranteacher.net/) سے رابطہ کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

2 رکعت والی نماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)

1	جو نَماز پڑھنی ہو اُس کی دل میں نیّت کیجئے، (مثلاً: نیت کرتا ہوں 2 رکعت نَمازِ فجر فرض کی) پھر کھڑے کھڑے کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے پیٹ پر ناف کے نیچے باندھ لیجئے۔ (اِسے قیام کہتے ہیں)
2	اب سُورۃُ الفاتحہ مکمل پڑھ لیجئے پھر تین چھوٹی آیات ﴿اَلرَّحْمٰنُۙ(۱) عَلَّمَ الْقُرْاٰنَؕ(۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَۙ(۳)﴾ پڑھ لیجئے۔(1) **نوٹ:** ❁مرد کو فرض نماز مسجد کے امام کے پیچھے پڑھنی ہوتی ہے، اب اگر یہ سب (یعنی قراءت) یاد نہ بھی ہو تو بھی نماز ہو جائے گی کہ امام کے پیچھے ہمیں یہ نہیں پڑھنا ہوتا(2) ❁اگر اکیلے نماز پڑھتے ہوں اور یہ سب یاد نہ ہوں تو صرف ایک آیت مثلاً ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَۙ(۱)﴾ یاد کرکے پڑھ لیجئے اور کچھ دیر تک

---

1 ...... (فرض نماز کی تیسری، چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں) الحمد پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترکِ واجب ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۵۱۷، حصّہ:۳) (فرض نماز کی تیسری، چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں) سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے ﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱)﴾ یا تین چھوٹی آیتیں، جیسے ﴿ثُمَّ نَظَرَۙ(۲۱) ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَۙ(۲۲) ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَۙ(۲۳)﴾ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا (واجب ہے)۔ (بہار شریعت، ۱/۵۱۷، حصّہ:۳)

2 ...... عاقل (جو پاگل نہ ہو)، بالغ، آزاد (اب سب آزاد ہی ہیں)، (جو جماعت سے نماز پڑھنے پر) قادر (ہو اس مرد) پر مسجِد کی جماعتِ اُولٰی واجِب ہے، بِلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار (ہے)۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة، ۲/۳۴۰-۳۴۶۔ غنیة المتملی، باب الإمامة، ص۵۰۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (یعنی قراءت نہ کرنا واجب ہے)۔ (بہار شریعت، ۱/ ۵۱۹، حصّہ:۳)

	(مثلاً15 مرتبہ) ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھ لیجئے، مگر یاد رہے کہ اس دوران جلد سے جلد مکمل سورۃُ الفاتحہ اور تین آیتیں یاد کرنی ہیں [1] ❁ نماز میں جو بھی پڑھنا ہے اِتنی آواز سے پڑھنا ہے کہ آپ کے کان سُن لیں۔
3	پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے جُھکئے اور اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پکڑ لیجئے (اِسے رکوع کہتے ہیں)
4	اب تین بار ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھ لیجئے
5	پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیے اور اب اتنی دیر خاموش کھڑے رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھا جاسکتا ہو۔
6	اب ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے زمین کی طرف چلے جائیے
7	زمین پر جا کر سر اور ناک اچھی طرح زمین پر چپکا دیجئے۔ (اسے سجدہ کہتے ہیں)
8	پاؤں کی سب انگلیاں ورنہ ہر پیر کی تین تین انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگائیے

❖

1 ...... ❁ (فرض کی پہلی دو رکعتوں اور سنن و نوافل و وتر کی تمام رکعتوں میں) ایک آیت پڑھنا فرض ہے، (یعنی بغیر اس کے نماز ہی نہیں ہوگی)۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۷) ❁ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر قرآن شریف بالکل یاد نہ ہو تو (نماز میں) یہ پڑھ لو: ''سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر۔'' عُلَما فرماتے ہیں: وہ نو مسلم (New Muslim) جو ابھی قرآن یاد نہ کر سکا ہو وہ نماز میں بجائے قرآن یہی پڑھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷) ❁ اگر آپ کو ایک آیت بھی یاد نہیں اور یہ تسبیح یاد ہے تو جب تک ایک آیت بھی یاد نہ ہو یہ پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ بعض آیات (جیسے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ یا ﴿ثُمَّ نَظَرَ﴾) یاد کرنا اس تسبیح کو یاد کرنے سے بہت آسان ہے ❁ بقدرِ قراءتِ فرض، قیام فرض اور بقدرِ واجب، (کھڑے ہونا) واجب (ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۰، حصّہ: ۳) ❁ اگر آپ نے ایک آیت پڑھ لی تب بھی واجبِ قیام (یعنی جتنی دیر میں سُورۃُ الفاتحہ اور دوسری سُورت وغیرہ پڑھنے کا وقت لگے، اُتنی دیر تک کھڑا رہنا) لازم رہے گا۔ فتاویٰ امجدیہ میں ہے: اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ نظمِ عَرَبی پر قادر نہ ہو بوجہ اُمّی ہونے کے (یعنی عربی نہ جاننے والا ہونے کی وجہ سے) اُس پر قراءت فرض نہیں وہ بجائے قراءت جو کچھ ذکر کرلیتا کافی ہوتا۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۲/ ۹۷ ملخصًا) اِس کے حاشیہ (Foot note) میں شارحِ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: جسے قرآن مجید یاد نہیں اُسے نماز میں بقدرِ قراءتِ مفروضہ (یعنی فرض قراءت کی مقدار) کھڑا رہنا فرض اور بقدرِ قراءتِ واجب (یعنی واجب قراءت کی مقدار) کھڑا رہنا واجب (ہے)، اُس وقت چپکے کھڑے رہنے سے بہتر یہ ہے کہ ذکر کرے یہ ذکر تسبیح و تہلیل ہو یا کچھ اور ❁ (مکمل) سُورۃُ الفاتحہ اور ایک سُورت (یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو) یاد کرنا واجب (یعنی لازم) ہے۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ۲/ ۳۱۵)

9	اب تین بار ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ پڑھ لیجئے
10	اب ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے بیٹھ جایئے اور مکمل بیٹھنے کے بعد اتنی دیر بیٹھے رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ پڑھا جاسکتا ہو۔
11	پھر دوبارہ ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے اسی طرح زمین کی طرف جایئے جس طرح پہلے گئے تھے۔
12	اب تین بار ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ پڑھ لیجئے۔
13	اب ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جایئے۔
14	اور پہلے جیسے کیا تھا (سُورۃُ الفاتحہ، پھر سُورت پڑھنا، پھر گھٹنے پکڑنا (یعنی رکوع کرنا)، پھر کھڑا ہونا، پھر تھوڑی دیر کھڑا رہنا، پھر زمین پر جانا، پھر اچھی طرح سر اور ناک اور پیر کی انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگانا (یعنی سجدہ کرنا)، پھر بیٹھنا، پھر تھوڑی دیر بیٹھے رہنا، پھر زمین پر اسی طرح جانا) ویسے ہی اب بھی کیجئے۔
15	دو رکعت کے بعد اب کھڑے نہیں ہونگے بلکہ بیٹھے رہیں گے
16	اب التّحیّات مکمل پڑھیں۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ پڑھیں، مگر یاد رہے کہ اِس دوران جلد سے جلد مکمل التّحیّات یاد کرنی ہے۔(1)
17	اَلتّحیّات کے بعد سیدھی طرف گردن پھیر کر کہئے ”السَّلَام“
18	پھر اُلٹی طرف گردن پھیر کر کہئے ”السَّلَام“

(1)...... ❁ نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی ”رَسُوْلُه“ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے، (یعنی بغیر اس کے نماز ہی نہیں ہو گی) ۔(بہار شریعت، ۱/ ۵۱۵، حصّہ:۳) ❁ دونوں قعدوں (یعنی دوسری رکعت کے بعد اور ہر نماز کی آخری رکعت) میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۱۹۶) ❁ کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدۂ سہو واجب ہے۔(بہار شریعت، ۱/۵۱۹، حصّہ:۳) ترمذی میں ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو نماز کی تعلیم دی، فرمایا: اگر تجھے قرآن یاد ہو تو اسے پڑھ ورنہ اللہ کی حمد اس کی تکبیر و تہلیل کر پھر رکوع کر۔ (ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ماجاء فی وصف الصلاۃ، ۱/۳۲۵، حدیث: ۳۰۲) اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ محقق تحریر فرماتے ہیں: اس کی توحید بیان کر، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے قرآن یاد نہ وہ قرآن کی جگہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر پڑھے، جیسے وہ شخص جو ایمان لایا مگر اسے نماز کا وقت آنے تک موقعہ نہ ملا کہ قرآن یاد کرلیتا تو ایسا آدمی ذکر و تہلیل و تسبیح کرے۔(أشعۃ اللمعات، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۳۸۹)

مُبارَک ہو!! آپ کی دو رکعت نماز مکمل ہو گئی۔

نوٹ: ❁ یہ آپ کی پہلی نماز ہے، اِس میں ہم نے آپ کی آسانی کے لئے بہت سی ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ جن میں سے کچھ چیزیں چھوڑنے سے ویسے ہی نماز ہو جاتی ہے اور کچھ چیزیں وہ چھوڑی ہیں جن کو چھوڑنے سے نماز نہیں ہوتی مگر عُذر کی وجہ سے چھوڑیں تو نماز ہو جاتی ہے ❁ نماز میں بعض چیزیں ایسی ہیں جن کو کرنا لازم ہے کہ بغیر ان کے نماز ہوتی ہی نہیں، بعض کام ایسے ہیں کہ اگر نماز میں کر لئے (مثلاً کسی سے بات کرنا، نماز کے دوران کھانا پینا وغیرہ) ان سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح نماز کی بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جان بوجھ کر چھوڑیں تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی، اسی طرح بعض کام ایسے ہیں کہ وہ نماز میں کر لئے (مثلاً داڑھی، بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا) تو نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔ ان کی تفصیل آپ کو "نماز کے احکام" اور "فیضانِ نماز" سے مِلے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

4 رکعت والی نماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)

15/1	پہلے نکتہ (Point) نمبر 01 سے 15 تک تمام چیزیں کرتے ہوئے دو رکعتیں مکمل کرنی ہیں، لیکن دو رکعت والی نماز کی طرح سلام نہیں پھیرنا۔
16	اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جایئے
17	اب دو رکعتوں کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت پڑھئے (یعنی اللّٰہُ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا، سُورۃ الفاتحہ، پھر سُورت پڑھنا، پھر گھٹنے پکڑنا (یعنی رکوع کرنا)، پھر کھڑا ہونا، پھر تھوڑی دیر کھڑا رہنا، پھر زمین پر جانا، پھر اچھی طرح سر اور ناک اور پیر کی انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگانا (یعنی سجدہ کرنا)، پھر بیٹھنا، پھر تھوڑی دیر بیٹھے رہنا، پھر زمین پر اِسی طرح جانا پھر ایک اور رکعت اسی طرح پڑھنا)
18	اب چوتھی رکعت میں دوسری رکعت کی طرح بیٹھ جایئے
19	اب التّحیّات مکمل پڑھئے۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھئے، مگر یاد رہے کہ اِس دوران جلد سے جلد مکمل التّحیّات یاد کرنی ہے۔

20	اَلتَّحِیّات کے بعد سیدھی طرف گردن پھیر کر کہئے "السَّلام"
21	پھر اُلٹی طرف گردن پھیر کر کہئے "السَّلام"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

3 رکعت والی نماز

ایک دن کی جو نمازیں آپ کو بتائی گئی ہیں، اُن میں تین رکعت والی دو طرح کی نمازیں ہیں: (1) نمازِ مغرب (2) وتر (جو عشا کے فرض و سنت کے بعد ہیں)۔

3 رکعت فرض نماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)

15/1	پہلے نکتہ (Point) نمبر 01 سے 15 تک تمام چیزیں کرتے ہوئے دو رکعتیں مکمل کرنی ہیں، لیکن دو رکعت والی نماز کی طرح سلام نہیں پھیرنا۔
16	اب "اَللہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جایئے
17	اب دوسری رکعت کی طرح تیسری رکعت پڑھیں (یعنی اللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونا، سُورۃ الفاتحہ، پھر سُورت پڑھنا، پھر گھٹنے پکڑنا (یعنی رکوع کرنا)، پھر کھڑا ہونا، پھر تھوڑی دیر کھڑا رہنا، پھر زمین پر جانا، پھر اچھی طرح سر اور ناک اور پیر کی انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگانا (یعنی سجدہ کرنا)، پھر بیٹھنا، پھر تھوڑی دیر بیٹھے رہنا، پھر زمین پر اِسی طرح جانا پھر ایک اور رکعت اسی طرح پڑھنا)
18	اب تیسری رکعت میں دوسری رکعت کی طرح بیٹھ جایئے
19	اب التَّحِیّات مکمل پڑھئے۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) "اَللہُ اَکْبَر" پڑھئے، مگر یاد رہے کہ اس دوران جلد سے جلد مکمل التَّحِیّات یاد کرنی ہے۔
20	اَلتَّحِیّات کے بعد سیدھی طرف گردن پھیر کر کہئے "السَّلام"
21	پھر اُلٹی طرف گردن پھیر کر کہئے "السَّلام"

3 رکعت وِتر پڑھنے کا آسان طریقہ

15/1	پہلے نکتہ (Point) نمبر 01 سے 15 تک تمام چیزیں کرتے ہوئے دو رکعتیں مکمل کرنی ہیں، لیکن دو رکعت والی نماز کی طرح سلام نہیں پھیرنا۔
16	اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جایئے
17	اب دوسری رکعت کی طرح تیسری رکعت میں سورۃُ الفاتحہ اور دوسری سورت پڑھئے۔ اب اگر یہ سب (یعنی قراءت) یاد نہ ہو تو صرف ایک آیت مثلاً ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ۝١﴾ یاد کر کے پڑھ لیجئے اور کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھئے، مگر یاد رہے کہ اس دوران جلد سے جلد مکمّل سُورۃُ الفاتحہ اور تین آیتیں یاد کرنی ہیں۔
18	اب پھر کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے پیٹ پر ناف کے نیچے باندھ لیجئے
19	اب ایک بار کہئے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" (اس جملے کو یاد کر لیجئے)
20	پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے جُھکئے اور اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پکڑ لیجئے
21	اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے
22	پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جایئے اور اب اتنی دیر خاموش کھڑے رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا جا سکتا ہو۔
23	اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے زمین کی طرف چلے جایئے
24	زمین پر جا کر سر اور ناک اچھی طرح زمین پر چپکا دیجئے
25	پاؤں کی سب انگلیاں ورنہ ہر پیر کی تین تین انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگایئے
26	اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے
27	اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے بیٹھ جایئے اور مکمل بیٹھنے کے بعد اتنی دیر بیٹھے رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا جا سکتا ہو۔

28	پھر دوبارہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے اسی طرح زمین کی طرف جائیے جس طرح پہلے گئے تھے۔
29	اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے۔
30	اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھے بیٹھے رہئے۔
31	اب التحیّات مکمل پڑھئے۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھئے، مگر یاد رہے کہ اس دوران جلد سے جلد مکمل التحیّات یاد کرنی ہے۔
32	اَلتحیّات کے بعد سیدھی طرف گردن پھیر کر کہئے "السَّلام"
33	پھر اُلٹی طرف گردن پھیر کر کہئے "السَّلام"

مُبارَک ہو!! آپ کی پورے دن کی نمازیں مکمل ہو گئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِسلامی بہنوں کی نماز

اِسلامی بھائیوں اوراسلامی بہنوں کے وضو، غسل، نماز کی رکعتوں اور نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں میں فرق نہیں ہے، لیکن بعض باتوں میں فرق ضرور ہے: (1) اسلامی بہنوں کو امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی ہوتی (2) اِسلامی بہنوں کو نماز میں مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلوؤں کے علاوہ سارا جسم چُھپانا لازِمی ہے۔ اگر دونوں ہاتھ (گٹّوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمّل ظاہِر ہوں تب بھی نماز ہو جائے گی (3) اِسلامی بہنوں کو نماز کس طرح پڑھنی ہے، یعنی نماز میں کس طرح اُٹھنا بیٹھنا ہے، اُس میں فرق ہے، اِسلامی بہنیں دو رکعت نماز کا طریقہ سیکھ لیں، پھر اُسی طرح ساری نمازیں پڑھیں۔

2رکعت نماز پڑھنے کا آسان طریقہ (عورت کے لئے)

1	جو نَماز پڑھنی ہو اُس کی دل میں نیّت کیجئے۔ (مثلاً: نیت کرتی ہوں 2رکعت نَمازِ فجر فرض کی)، پھر چادر کے اندر سے ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیے اور "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سینے پر رکھ دیجئے۔ (اِسے قیام کہتے ہیں)
2	اب سُورۃُ الفاتحہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ مکمل پڑھ لیجئے پھر تین چھوٹی آیات مثلاً ﴿اَلرَّحْمٰنُ ۝

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴾ پڑھ لیجئے۔ اگر یہ سب (یعنی قراءت) یاد نہ ہو تو صرف ایک آیت مثلاً ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴾ یاد کر کے پڑھ لیجئے اور کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھئے، مگر یاد رہے کہ اس دوران جلد سے جلد مکمّل سُورۃُ الفاتحہ اور تین آیتیں یاد کرنی ہیں۔ **نوٹ:** نماز میں جو بھی پڑھنا ہے اِتنی آواز سے پڑھنا ہے کہ آپ کے کان سُن لیں۔	
پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے فقط اتنا جھکئے کہ آپ کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور اب ہاتھ نرمی سے گھٹنوں پر رکھ دیجئے (اسے رکوع کہتے ہیں)	3
اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے	4
پھر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھی کھڑی ہو جایئے اور اب اتنی دیر خاموش کھڑی رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا جا سکتا ہو۔	5
اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے زمین کی طرف چلی جایئے۔	6
بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے، ران پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیاں زمین سے ملا دیجئے اور سر اور ناک اچھی طرح زمین پر چپکا دیجئے۔ (اسے سجدہ کہتے ہیں)	7
اور دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے	8
اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے	9
اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے بیٹھ جایئے اور دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال دیجئے۔ مکمل بیٹھنے کے بعد اتنی دیر بیٹھی رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا جا سکتا ہو۔	10
پھر دوبارہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے اسی طرح زمین کی طرف جایئے جس طرح پہلے گئی تھیں۔	11
اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے۔	12
اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھی کھڑی ہو جایئے۔	13
اور پہلے جیسے کیا تھا (سُورۃُ الفاتحہ، پھر سُورت پڑھنا، پھر گھٹنے پر ہاتھ رکھنا (یعنی رکوع کرنا)، پھر کھڑا ہونا، پھر تھوڑی دیر	14

	کھڑا رہنا، پھر زمین پر جانا اور سر اور ناک اچھی طرح جمانا اور دونوں پاؤں سیدھی طرف نکالنا (یعنی سجدہ کرنا)، پھر بیٹھنا، پھر تھوڑی دیر بیٹھے رہنا، پھر زمین پر اسی طرح جانا) ویسے ہی اب بھی کیجئے۔
15	دو رکعت کے بعد اب کھڑا نہیں ہونا، بلکہ بیٹھی رہیئے۔
16	اب التّحیّات مکمل پڑھئے۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھئے، مگر یاد رہے کہ مکمل التّحیّات یاد کرنی ہے۔
17	اَلتّحیّات کے بعد سیدھی طرف گردن پھیر کر کہئے ''السَّلامُ عَلَیْکُم''
18	پھر اُلٹی طرف گردن پھیر کر کہئے ''السَّلامُ عَلَیْکُم''

مُبارَک ہو!! آپ کی دو رکعت نماز مکمل ہو گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام کے پیچھے 2 رکعت نماز پڑھنے کا آسان طریقہ (مرد کے لئے)

1	جو نَماز پڑھنی ہو اُس کی دل میں نیّت کیجئے۔ (مثلاً: نیت کرتا ہوں 2 رکعت نَمازِ فجر فرض کی، پیچھے اِس امام کے)۔ (یہ الفاظ زبان سے بھی کہہ لئے جائیں تو زیادہ اچھا ہے) اب کانوں تک ہاتھ اٹھایئے اور ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے، پیٹ پر ناف کے نیچے باندھ لیجئے۔ (اسے قیام کہتے ہیں)
2	اِمام کے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہنے کے بعد اِتنی آواز سے کہ آپ کے کان سُن لیں ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر پیٹ پر ناف کے نیچے باندھ لیجئے (خیال رہے کہ آواز اتنی نہ ہو کہ دوسروں کو پریشان کرے)۔ مرد کو فرض نماز مسجد کے امام کے پیچھے پڑھنی ہوتی ہے اور امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ اور دوسری سُورت وغیرہ نہیں پڑھنی ہوتی (یعنی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے) لہٰذا خاموشی سے کھڑے رہیئے۔ **نوٹ:** ظہر و عصر میں امام صاحب بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے پھر بھی ہم خاموش ہی رہیں گے۔
3	اِمام کے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر رُکوع میں جانے کے وقت، ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے جُھکئے اور اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پکڑ لیجئے (اسے رکوع کہتے ہیں)

اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے	4
اِمام کے "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ" کہہ کر کھڑے ہونے کے وقت "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے۔ کھڑے ہو کر کچھ نہ پڑھئے بلکہ دو، تین سیکنڈ ٹھہریئے اور ہاتھ لٹکائے رکھئے	5
اِمام "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر سجدے میں جائے تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے زمین کی طرف جاکر سر اور ناک اچھی طرح زمین پر چپکا دیجئے۔ (اسے سجدہ کہتے ہیں)	6
پاؤں کی سب انگلیاں ورنہ ہر پیر کی تین تین انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگائیے	7
اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے۔	8
اِمام "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر بیٹھے تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے بیٹھ جائیے	9
مکمل بیٹھنے کے بعد اتنی دیر بیٹھے رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا جاسکتا ہو۔ **نوٹ:** جہاں لکھا ہے کہ اتنی دیر بیٹھے رہئے کہ جس میں ایک مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھا جاسکتا ہو وہاں ایک تسبیح پڑھنے میں جتنا وقت لگتا ہے اُتنا ٹھہرنا ضروری ہے، ہم اتنی دیر ٹھہریں گے، اگرچہ امام صاحب نماز میں آگے بڑھ جائیں۔	10
اِمام "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر سجدے میں جائے، تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے زمین کی طرف جاکر سر اور ناک اچھی طرح زمین پر چپکا دیں۔	11
اب تین بار "اَللّٰہُ اَکْبَر" پڑھ لیجئے **نوٹ:** جہاں لکھا ہے کہ 3 مرتبہ یہ پڑھیں، وہاں یہ بات یاد رکھیں کہ اگر امام صاحب نماز میں آگے بڑھ گئے تو ہم تسبیح مکمل کئے بغیر امام سے مل جائیں گے۔ ہاں! ایک تسبیح یا اس کی مقدار ٹھہرنا پھر بھی واجب ہے۔	12
امام "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیے	13
اور پہلے جیسے کیا تھا (امام کے پیچھے خاموشی سے کھڑے رہنا، پھر گھٹنے پکڑنا (یعنی رکوع کرنا)، پھر کھڑا ہونا، پھر تھوڑی دیر کھڑا رہنا، پھر زمین پر جانا، پھر اچھی طرح سر اور ناک اور پیر کی انگلیوں کے پیچھے کی طرف کا اُبھرا ہوا حصّہ زمین پر لگانا (یعنی سجدہ کرنا)، پھر بیٹھنا، پھر تھوڑی دیر بیٹھے رہنا، پھر زمین پر اسی طرح جانا اور یہ سب کام امام کے	14

	پیچھے پیچھے کرنا) ویسے ہی اب بھی کیجئے۔
15	دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد جب اِمام ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر بیٹھے تو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے بیٹھ جایئے۔
16	اِتنی آواز سے التّحیّات پڑھئے کہ آپ کے کان سُن لیں۔ اگر یہ یاد نہ ہو تو کچھ دیر تک (مثلاً 15 مرتبہ) ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' پڑھئے، مگر یاد رہے کہ اس دوران جلد سے جلد مکمل التّحیّات یاد کرنی ہے۔ **نوٹ:** ❁ اگر ہم نے اَلتّحیّات مکمل نہیں پڑھی تھی اور امام صاحب آگے بڑھ گئے تب بھی ہم اَلتّحیّات مکمل کریں گے ❁ اگر 3 یا 4 رکعت والی فرض نمازیں ہیں، جیسے مغرب یا ظہر، عصر اور عشاء، تو ہم تیسری اور چوتھی رکعت پہلی اور دوسری رکعت کی طرح ادا کریں گے (اس کی تفصیل بتائی جاچکی) ❁ کسی بھی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں امام صاحب بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے پھر بھی ہم بالکل خاموش رہیں گے۔
17	امام کے سیدھی جانب سلام پھیرنے کے بعد سیدھی جانب گردن پھیریئے اور ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُم'' کہئے
18	امام کے الٹی طرف سلام پھیرنے کے بعد اُلٹی طرف گردن پھیریئے اور ''اَلسَّلامُ عَلَیْکُم'' کہئے

3 مَدَنی پھول: ❁ مسجد میں دوڑنا، ہنسنا، شور کرنا اور دنیوی باتیں کرنا منع ہے ❁ مرد کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ امام کے پیچھے 2 رکعت والی نماز کی طرح پڑھنی ہوتی ہے اور اس سے پہلے خاموشی کے ساتھ امام صاحب کا خطبہ سننا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سال میں دو عید کی نمازیں اور رمضان میں تراویح کی نماز ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کی تفصیل آپ کو ''نماز کے احکام'' کتاب سے ملے گی ❁ اسلامی بہنوں کو نہ جمعہ پڑھنا ہوتا ہے نہ عید، البتہ تراویح کی نماز اکیلے میں وہ بھی پڑھیں گی۔

اللہ پاک ہمیں ہمیشہ دینِ اسلام پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

باب نمبر02: اللہ پاک کی نعمتیں

(1) اَعضائے جسمانی (Parts of body)

پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، دُنیا اور اِس میں موجود ہر شے اللہ پاک کی نعمت ہے۔ اگر ہم اپنے جسم پر ہی غور کرلیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ ہمیں اللہ پاک نے کس قدر نعمتیں عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ آنکھ، کان، ناک، زبان، ہاتھ، پاؤں بلکہ ہمارے بال اور کھال بھی اللہ پاک کی عظیم نعمتیں ہیں۔ اِن میں سے اگر کوئی ایک چیز بھی کم ہو جائے یا اُس میں کوئی بیماری ہو جائے یا خدا نخواستہ کام نہ کرے تو کائنات کی کوئی چیز اُس کی کمی پُوری نہیں کرسکتی۔ یہ نعمتیں اللہ پاک نے ہمیں اِس لئے دی ہیں تاکہ اُس کا شکر اَدا کریں۔ اِن سب چیزوں سے وہی کام کریں جنہیں کرنے کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ اللہ پاک ہم سے یہ نعمتیں واپس لے لے اور ہم بھی "اندھے، بہرے، گونگے، لُنجے اور لنگڑے" کہہ کر پکارے جانے لگیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو۔** [1]

اللہ پاک ہم سب کو نعمتیں چھن جانے سے محفوظ رکھے اور ہماری نعمتوں میں اضافہ فرمائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) کھانے کا لقمہ

پیارے اِسلامی بھائیو! ہمارے پیارے اللہ پاک کی بے شمار نعمتیں ساری کائنات پر ہر لمحہ بہت تیزی کے ساتھ بَرَس رہی ہیں۔ ہم اگر اپنے کھانے کے ایک لقمہ پر ہی غور کریں تو معلوم ہو گا کہ یہ ایک لقمہ جو بظاہِر ایک نعمت ہے مگر اِس ایک نعمت میں اللہ پاک نے ہمارے لئے ڈھیروں نعمتیں رکھی ہیں۔ چنانچہ ❁ لقمہ دو چیزوں کا مکسچر (Mixture) ہوتا ہے: (1) روٹی (2) سالن ❁ روٹی آٹے سے بنتی ہے، جبکہ سالن سبزی اور گوشت سے تیار ہوتا ہے ❁ جن جانوروں کے گوشت سے سالن تیار ہوتا ہے اُن کی پرورش گھاس وغیرہ سے ہوتی ہے ❁ جبکہ سبزی اور گھاس زمین سے پیدا ہوتی ہے ❁ سبزی اور دیگر اَناج وغیرہ کے ذائقے کے لئے سورَج کی گرمی ❁ چاند کی کِرنوں ❁ ہواؤں ❁ بادَلوں ❁ بارِشوں

---

[1] ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۱۴، النحل: ۷۸)

❁دریاؤں ❁اور سمندروں کی ضرورت ہوتی ہے ❁سمندروں سے بُخارات (Evaporation) اُٹھتے ہیں ❁بادَل بنتے ہیں ❁اُن سے بارِش بَرَستی ہے ❁بارِش سے کھیتوں کو پانی ملتا ہے ❁کھیتی پک کر تیّار ہوتی ہے ❁پھر کھیتی کاٹی جاتی ہے ❁بھاری مشینوں سے گندم کو چھلکے سے الگ کیا جاتا ہے ❁اور پھر گندم کو پیسنے کے لئے گاڑیوں کے ذریعے فلور ملز (Flour Mills) تک پہنچایا جاتا ہے ❁گندم پیسنے کے لئے لوہے کی مشینیں استعمال ہوتی ہیں ❁جبکہ سالن پکانے کے لئے برتن کی ضرورت ہوتی ہے ❁اِسی طرح کھانا پکانے کے لئے ایندھن کا استعمال کیا جاتا ہے ❁اور ایندھن حاصل کرنے کے لئے زمین سے نکلنے والا کوئلہ ❁قدرتی گیس ❁ تیل ❁ اور جنگلات کے درخت کام آتے ہیں۔ یُوں اِن سب چیزوں کے ذریعے کھانا تیار ہوتا اور ایک لقمہ بنتا ہے ❁پھر اُس لقمہ کا مزہ حاصل کرنے کے لئے اللہ پاک نے ہمارے مُنہ میں ذائقہ محسوس کرنے کے لئے زبان پیدا فرمائی ہے ❁لقمہ ہضم کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا لُعاب (یعنی تھوک) رکھا ہے ❁اور لقمہ چبانے کے لئے دانت عطا فرمائے ہیں ❁اِتنا ہی نہیں! لقمہ حلق سے اترنے کے بعد انسان کا کام تو ختم ہو جاتا ہے لیکن جسم کے مختلف حصّوں کا کام شروع ہو جاتا ہے ❁معدہ (Stomach) لقمے کو پیستا (Grind کرتا) ہے ❁جگر (Liver) اُس سے خون بناتا ہے ❁جبکہ زائد (Extra) چیزوں کے بھی نکلنے کا ایک نظام ہے۔ یوں آنکھ، ناک، کان، ہاتھ اور پیر سب کو اِسی لقمہ سے فائدہ ملتا ہے ❁اِسی سے چربی (Fat) ❁ گوشت ❁اور ہڈّیاں بنتی ہیں ❁اِس طرح اِتنی ساری نعمتوں کے سائے میں انسان نہ صرف زندہ رہتا ہے بلکہ نعمتوں سے بھری اِس دنیا کی اور نعمتیں حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارتا ہے۔ [1]

بے شک اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں سچ فرمایا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہیں کرسکو گے۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔** [2]

ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک کے شکر گزار بندے بنیں، اُس کے دین پر اِستقامت کے ساتھ قائم رہیں اور اُس کی فرمانبرداری میں اپنی زندگی گزاریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...... شکر کے فضائل، ص۸-۱۰ ماخوذاً۔

2 ...... ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۱۴، النحل: ۱۸)

(3)دُودھ(Milk)

پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک نے ہمیں جو نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں وہ بیان سے باہر ہیں، جہاں بھی نظر اور سوچ کو دوڑاتے چلے جائیں اُسی کی نعمتیں نظر آتی ہیں۔ ”دودھ“ (Milk) ہی کی نعمت کو لے لیجئے! ❀دودھ اِنسان کی پیدائش کے بعد اُس کی پہلی خوراک بنتا ہے ❀جب بچّہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا دودھ اُسے وہ غذائیت دیتا ہے جو اُس کی نشو و نُما کے لئے ضروری ہوتی ہے ❀پھر جب بچّہ تھوڑا بڑا ہوتا ہے تو بھینس، گائے اور بکری وغیرہ کا دودھ اُسے بڑھاپے تک توانائی دیتا ہے ❀اللہ پاک کی شان دیکھئے کہ حیوان جو خوراک کھاتا ہے وہ اُس کے حلق سے اُتر کر اُس کے معدہ میں جاتی ہے، معدہ ایک ہے لیکن خوراک ہضم ہونے کے بعد اُس کا کچھ حصّہ گوبر بن جاتا ہے اور کچھ حصّہ خون بن کر جسم کے تمام اَعضا میں پہنچ جاتا ہے ❀خون اور گوبر کے علاوہ ایک اور چیز بھی اِس خوراک سے بنتی ہے جو رنگ، بُو اور ذائقہ میں اِن چیزوں سے مختلف ہوتی ہے اور وہ ہے ”دودھ“ ❀اب اسے سونگھ کر دیکھئے! کیا اِس میں تھوڑی سی بھی گوبر کی بدبو آتی ہے؟ ❀غور سے دیکھئے! کیا اِس میں خون کی ہلکی سی سُرخی بھی دکھائی دیتی ہے؟ ❀وہ کون ہے جو اِس طرح کی چیزوں میں سے ایسی پاک اور صاف شفّاف چیز نکالتا ہے؟ ❀وہ اور کوئی نہیں، صرف ہمارا پیارا پیارا ربّ اللہ پاک ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور بے شک تمہارے لئے مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے۔**(1)

لیکن اِنسان اِتنا ناشکرا ہے کہ اپنے کریم ربّ کو نہیں پہچانتا اور اُس کی نافرمانی پر ہر وقت تیار رہتا ہے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں: اے اِنسان! جیسے تیرے ربّ نے تجھے خالص دودھ پلایا جس میں گوبر اور خون کی بال برابر بھی مِلاوٹ نہیں ہے تو تو بھی اپنے ربّ کی بارگاہ میں خالص عبادت پیش کر جس میں دکھاوے وغیرہ کی ملاوٹ نہ ہو۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۱۴، النحل: ٦٦)

2 ...... تفسیر نور العرفان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ٦٦، ص۴۳۷ ملخصاً۔

(4)آسمان(The Sky)

پیارے اِسلامی بھائیو! ہم اگر اپنی اِس دنیا پر غور کریں تو ہمیں محسوس ہو گا کہ یہ دنیا ایک مکان جیسی ہے جس میں ہماری ضرورت کی ہر نعمت موجود ہے۔ آسمان جیسی چھت ہے، زمین جیسا بستر ہے، ستاروں جیسے چراغ ہیں اور زمین کی تہہ میں خزانوں کے اَنبار ہیں۔ ہر طرح کا سبزہ، اَناج اور جڑی بوٹیاں، اِسی طرح خشکی اور تَری کے ہر قسم کے جانور بھی اِنسان ہی کی جملہ ضروریات کو پورا کرتے نظر آتے ہیں۔ آسمان ہی کو لیں تو اِس میں اللہ پاک کی طرح طرح کی نعمتیں ہیں:

❀ اللہ کریم نے آسمان کو رنگ ہی اتنا پیارا عطا کیا ہے جو نظر کے لئے اچھا بھی ہے اور نظر کو تیز بھی کرتا ہے ❀ اگر آسمان کو روشنیوں سے بنایا جاتا تو دیکھنے والے کی نظر کو نقصان ہو سکتا تھا ❀ انسان جب آسمان کی لمبائی کو دیکھتا ہے تو دیکھتا ہی رہ جاتا ہے ❀ خصوصاً جب آسمان پر تاروں کی چادر پھیلی ہوئی ہو اور چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا ہو تو اُس وقت آسمان کا نظارہ دیکھنے جیسا ہوتا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:(ترجمہ Translation:) **تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا، ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف (یعنی کمی اور عیب) نہیں۔**[1] ❀ مختلف سلطنتوں کے بادشاہ بھی جب اپنے محلّات کی چھت بنواتے ہیں تو خوب نقش و نگار اور زینت کرواتے ہیں، لیکن اُن سجی سجائی چھتوں کو دیکھ دیکھ کر بھی انسان اُکتا جاتا ہے اور طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ پاک کی قُدرت دیکھئے کہ آسمان کی طرف جب بھی نظر دوڑائی جائے ہمیشہ تازگی اور فرحت (یعنی خوشی) ہی نصیب ہوتی ہے اور انسان کبھی بھی اِس نظارے سے اُکتاتا نہیں ہے۔ نیز اُس کے دل میں اللہ پاک کی عظمت اور شان بھی بڑھتی چلی جاتی ہے ❀ عقلمندوں کا کہنا ہے: تیرے گھر سے جتنا آسمان نظر آتا ہے اتنی ہی نعمتیں اور راحتیں تجھے حاصل ہوتی ہیں ❀ آسمان میں یہ بھی خاصیت ہے کہ یہ بے شمار چمکتے دمکتے ستاروں، مختلف سیّاروں (Planets) اور چاند و سورج کو نہ صرف سنبھالے ہوئے ہے بلکہ یہ سب آسمان میں اِدھر سے اُدھر گھومتے بھی رہتے ہیں جس سے راستوں وغیرہ کا بھی پتا چلتا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے؟ اور ان میں چاند**

---

1 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲۶، قٓ:۶)

کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا۔[1] ❁ کہا جاتا ہے کہ آسمان کو دیکھنے سے 10 فائدے حاصل ہوتے ہیں: (1) غموں کا خاتمہ ہوتا ہے (2) وسوسوں میں کمی ہوتی ہے (3) خوف کی کیفیت ختم ہوتی ہے (4) اللہ پاک کی یاد تازہ ہوتی ہے (5) دل میں اللہ پاک کی عظمت بڑھتی چلی جاتی ہے (6) بُرے خیالات ختم ہو جاتے ہیں (7) پاگل پن کے مرض میں کمی آتی ہے (8) دیدارِ الٰہی کا شوق رکھنے والوں کو تسلّی ملتی ہے (9) محبّتِ اِلٰہی میں گُم رہنے والوں کو سُکون حاصل ہوتا ہے (10) دُعا کا قبلہ بھی آسمان ہی ہے (یعنی دُعا میں ہتھیلیاں کھول کر آسمان کی طرف رُخ کیا جاتا ہے)۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) ہَوا (Air)

پیارے اِسلامی بھائیو! ہمارے پیارے اللہ پاک کا ہم پر کتنا احسان ہے کہ اُس نے نہ صرف ہمیں پیدا فرمایا ہے بلکہ زندہ رہنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب عطا فرمائی ہیں۔ ”ہَوا“ کو ہی لے لیجئے! اِس نعمت کی انسان بلکہ جانوروں کو بھی زندہ رہنے کے لئے شدید ضرورت ہے۔ ❁ ہوا نہ ہو تو زمین پر موجود سارے انسان، جانور، چَرِند، پَرِند اور حَشَراتُ الْاَرض (یعنی کیڑے مکوڑے) مر جائیں ❁ انسانوں اور جانوروں کے لئے ہوا اتنی ہی ضروری ہے جتنا مچھلیوں کے لئے پانی ضروری ہے، کیونکہ اگر ہوا نہ ہو تو انسانوں اور جانوروں کی جسمانی حرارت (Natural heat of the body) سے اُن کا دل بند ہو جائے گا اور وہ ہلاک ہو جائیں گے ❁ ہوا کی ہی وجہ سے بادل اِدھر سے اُدھر سفر کرتے ہیں اور جہاں جہاں کھیتی باڑی کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اللہ پاک کے حکم سے وہاں وہاں پانی پہنچ جاتا ہے، ایسا نہ ہوتا تو پھل، سبزی، اناج اور دیگر ضرورت کی چیزیں پیدا ہی نہ ہو پاتیں ❁ ہوا کی ہی وجہ سے کشتیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پانی کی سطح پر تیرتی ہوئی ضرورت کا سامان لے کر جاتی ہیں، یوں پوری دنیا والوں کو اُن کی ضرورت کا سامان مِل جاتا ہے ❁ ہوا چلتی ہے تو زمین سے گندَگی اور بدبو ختم ہوتی ہے، اگر ہوا نہ چلے تو گندگی اور بدبو کی وجہ سے انسان بیماریوں کا شکار ہو کر مر جائے ❁ ہوا کے چلنے سے مٹّی اُڑتی ہے، جس سے باغات میں موجود پھل دار درخت مضبوط ہوتے ہیں ❁ اور یہ مٹّی

---

1. ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۹، نوح: ۱۵۔۱۶)
2. مجموعۃ رسائل امام غزالی، الحکمۃ فی مخلوقات اللہ، باب التفکر فی خلق السماء وفی ھذا العالم، ص۸ ماخوذاً۔

پہاڑوں کو ڈھانپ لیتی ہے جس سے پہاڑ بھی زَراعت کے قابل ہو جاتے ہیں۞ہوا کی ہی وجہ سے سمندر میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور سمندر ''عَنْبَر (Ambergris)'' اور دیگر قیمتی موتیوں کے ساتھ ساتھ انسانوں کے لئے کئی فائدہ مند چیزیں باہر نکال دیتا ہے۞ہوا کے چلنے کی وجہ سے بارِش قطروں کی صورت میں بکھر کر نازل ہوتی ہے، اگر ہوا نہ ہوتی تو بارش ایک ساتھ جمع ہو کر زمین پر گرتی اور کافی مالی و جانی نقصان ہوتا۞پھر قدرت دیکھئے کہ قطروں کی صورت میں برسنے والا یہی پانی جمع ہو کر نہروں کی شکل اختیار کرتا ہے اور اچّھے انداز میں لوگوں کی ضرورتیں پوری کرتا ہے۞یہ بھی کتنی بڑی نعمت ہے کہ ہوا جیسی ضروری ترین چیز بالکل مفت اور اتنی عام ہے کہ دنیا کا کوئی شخص بلکہ کوئی بھی جاندار اِس سے محروم نہیں ہے۞کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حَبس ہو جاتا ہے، یعنی بارِش نہیں برستی اور ہوا بھی رک جاتی ہے، اس میں بھی کئی حکمتیں ہوتی ہیں کہ اگر مسلسل بارش ہوتی رہے تب بھی زمین اور اُس پر موجود سب کچھ تباہ ہو جائے گا اور اگر حَبس ہی رہے تو ہمارے بدَن، کھیتیاں، چشمے، دریا وغیرہ سب سوکھ جائے گا اور سب جاندار ختم ہو جائیں گے۔ اِسی لئے ہماری بہتری کی خاطر ہوا چلتی ہے اور کبھی کبھی رک بھی جاتی ہے۞کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہی ہوا اور اس کے نتیجے میں ہونے والی بارِش سے بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے، ایسا اِس لئے ہوتا ہے کہ انسان غفلت کی نیند سے جاگے اور ربّ کی نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے اُس کی فرمانبرداری میں لگ جائے۔ (1)

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی رَحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اُس کے حکم سے کشتی چلے اور تاکہ تم اُس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6) آگ (Fire)

پیارے اِسلامی بھائیو! ہمارا پیارا اللہ پاک ہم پر کتنا مہربان ہے کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اُسی کی عطا اور قدرت کی جیتی

❶...... مجموعۃ رسائل امام غزالی، الحکمۃ فی مخلوقات اللہ، باب الحکمۃ فی خلق الھواء، ص۱۶-۱۷ ماخوذاً۔

❷...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲۱، الروم: ۴۶)

جاگتی تصویر نظر آتا ہے۔ ہر طرف اُسی کی نعمتوں اور اُسی کے فضل و کرم کی بہاریں ہیں۔ **"آگ"** ہی کی بات کی جائے، تو اِس ایک چیز میں ہی رب کی قدرت کے حسین نظارے ہیں۔ ❁ آگ کو اللہ پاک نے اِس خوبصورت انداز میں پیدا فرمایا ہے کہ جب اِس کی ضرورت ہوتی ہے انسان اِس کو وُجود میں لے آتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی تو ختم کر دیتا ہے ❁ اگر آگ اِس انداز پر ہمیں عطا نہ ہوتی بلکہ ہر طرف موجود اور پھیلی رہتی تو بہت نقصان ہو سکتا تھا، گویا ❁ آگ ایک چھپا ہوا خزانہ ہے۔

آگ کے بے شمار فائدے ہیں: ❁ آگ کی وجہ سے ہی ہمارے کھانے اور مشروبات تیار ہوتے ہیں ❁ آگ نہ ہوتی تو اناج اور پانی مل کر کوئی غذا نہیں بنا سکتے تھے ❁ اِسی طرح بغیر پکائے کھانے یا پینے کی چیزیں استعمال کرنے سے نظامِ ہاضِمہ بھی خراب ہو جاتا ❁ آگ ہی کی وجہ سے اللہ پاک کی عطا کردہ کئی دھاتوں سے ہم فائدہ اٹھا پاتے ہیں ❁ آگ ہی سے سونے، چاندی، تانبے اور پیتل وغیرہ کو مختلف شکلوں میں ڈھال کر استعمال کیا جاتا ہے ❁ مختلف زیورات کا بننا، برتنوں کا ڈھلنا اور دیگر کئی فائدے آگ ہی کی مرہونِ منّت ہیں ❁ اور یہی فوائد حاصل کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے حضرتِ داوٗد علیہ السّلام کی آل اولاد کو شکر کرنے کا حکم دیا۔ اللہ پاک کا اِرشاد ہے: (ترجمہ Translation:) **اے داوٗد کی آل! شکر کرو! اور میرے بندوں میں شکر والے کم ہیں۔**[1] ❁ آگ ہی کی وجہ سے لوہا نرم کیا جاتا ہے اور پھر اُس سے تلواریں، زِرہیں، ڈھالیں اور دیگر کئی جنگی آلات تیار ہوتے ہیں، جن سے انسان اپنی جان، قوم اور ملک کا بھی تحفظ کرتا ہے۔ اور یہی وہ معجزہ تھا جو اللہ پاک نے حضرتِ داوٗد علیہ السلام کو عطا کیا تھا کہ لوہا آپ کے ہاتھوں میں نرم ہو جاتا تھا اور آپ اُس سے زِرہ بناتے تھے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور ہم نے تمہارے فائدے کے لئے اُسے ایک خاص لباس کی صنعت سکھادی تاکہ تمہیں تمہاری جنگ کی آنچ سے بچائے تو کیا تم شکر ادا کروگے؟**[2] ❁ لوہے سے ہی کھیتی باڑی، راستے بنانے، پہاڑوں کو کاٹنے اور لکڑی سے مختلف چیزیں بنانے کے آلات اور اوزار وغیرہ بنائے جاتے ہیں اور یہ

---

1 ...... ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۲۲، سبا: ۱۳)

2 ...... ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۱۷، الانبیاء: ۸۰)

لوہا آگ ہی کی وجہ سے اِن شکلوں میں ڈھلتا چلا جاتا ہے، تو اگر آگ نہ ہوتی تو یہ سب چیزیں بھی نہ ہوتیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور ہم نے لوہا اتارا، اُس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لئے فائدے ہیں۔**[1] ۞ آگ میں اللہ پاک نے انسان کی خوشی اور فرحت کا سامان بھی رکھا ہے کہ جب رات کا اندھیرے سے دل گھبراتا ہے تو آگ کے ذریعے اندھیرا دور ہوتا اور دل کو سکون ملتا ہے ۞ آگ کی وجہ سے رات میں کھانے پینے میں آسانی ہو جاتی ہے ۞ آگ کی وجہ سے اندھیرے میں راستہ بھٹک جانے سے حفاظت رہتی ہے ۞ آگ کی وجہ سے رات کے وقت تکلیف دہ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں سے بچاؤ ہو جاتا ہے ۞ اور آگ سردی سے بھی ہماری حفاظت کرتی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو۔ کیا تم نے اُس کا درخت پیدا کیا یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں؟ ہم نے اُسے (جہنم کی آگ کی) یادگار بنایا اور جنگل میں سفر کرنے والوں کے لئے نفع بنایا۔ تو اے محبوب! تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو**[2]۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(7) پانی (Water)

پیارے اِسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے کہ آپ نے کبھی یہ جملہ سنا ہو کہ "پانی زندگی ہے"۔ تو آیئے! آج آپ کو اِس کا مطلب سمجھاتا ہوں۔ ۞ دنیا میں عموماً جن چیزوں کی ہمیں سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے اُن میں "پانی" بھی ہے ۞ اِنسان تو انسان، جانوروں (Animals)، پرندوں (Birds)، کیڑے مکوڑوں (Insects) اور درختوں (Trees) کو بھی پانی کی بہت ضرورت ہوتی ہے ۞ ہر انسانی جسم کا 60 فیصد سے زیادہ حصّہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے اور دنیا میں اِس وقت 7 ارب 70 کروڑ (7.7 Billion) سے زیادہ لوگ رہتے ہیں، جس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ صرف انسانوں کو جتنا پانی درکار ہے وہی اربوں گیلن بن جاتا ہے ۞ پھر اِتنا ہی نہیں! ایک تحقیق کے مطابق جانوروں کی تعداد اِنسانوں کے مقابلے

---

1 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۷، الحدید: ۲۵)

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۷، الواقعۃ: ۷۱-۷۴)

3 ...... مجموعۃ رسائل امام غزالی، الحکمۃ فی مخلوقات اللہ، باب فی حکمۃ خلق النار، ص۷ ماخوذاً۔

میں 10 گُنا (10 Times) زیادہ جبکہ پرندوں کی تعداد 100 گنا (100 Times) زیادہ ہوتی ہے، اِس حساب سے دیکھا جائے تو پانی کی ضرورت مزید کئی گنا بڑھ جاتی ہے ❁ پھر یہ کہ پانی فقط انسانوں، جانوروں، پرندوں یا درختوں ہی کی ضرورت نہیں، دنیا کے بے شمار کاموں میں پانی کا بہت بڑا عمل دخل ہوتا ہے اور پانی نہ ہو تو دنیا کے زیادہ تر کام ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ❁ اب دلچسپ بات یہ ہے کہ اِس قدر پانی جس کا ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے وہ روزانہ کی بنیاد پر دنیا والوں کو درکار ہوتا ہے، لیکن پوری دنیا کو پانی صرف ایک ہی ذریعے سے ملتا ہے اور وہ ذریعہ **"بارِش"** (Rain) ہے ❁ کیونکہ دنیا کا تقریباً 67 فیصد حصّہ سمندر (Ocean) پر تو مشتمل ہے لیکن یہ پانی ہم پی نہیں سکتے اور اپنی بہت سی ضرورتوں میں استعمال نہیں کر سکتے۔ اس لئے اللہ پاک نے پانی کی کمی پوری کرنے کے لئے بارِش کا نظام عطا فرمایا کہ ❁ سب سے پہلے سمندر سے پانی کے بُخارات (Evaporation) اُٹھتے ہیں جو بادَل کی شکل اختیار کرتے ہیں اور لاکھوں ٹن پانی سے بھرے یہ بادَل آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں ❁ خدا کی قدرت دیکھئے کہ نہ کوئی پائپ لائن (Pipe Line) ہے اور نہ ہی کوئی موٹر (Motor)، لیکن اتنا زیادہ پانی بادَل زمین سے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور ہمارے سروں پر گویا ایک ٹینک (Tank) کی صورت میں پانی اسٹور (Store) کرلیتے ہیں ❁ اِتنا ہی نہیں! سمندر سے جو پانی اوپر گیا وہ تو پینے کے قابل نہیں تھا لیکن اوپر جانے کے بعد وہی پانی بغیر کسی مشین (Machine) کی مدد کے نہ صرف میٹھا بلکہ بَرَکت والا اور صاف و پاکیزہ پانی (Purified Water) بن جاتا ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا تو اس سے باغ اور کاٹا جانے والا اناج اگایا۔ اور کھجور کے لمبے درخت (اگائے) جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں۔ بندوں کی روزی کے لئے اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلنا ہوگا۔** [1] ❁ اب اگر ایسا ہوتا کہ بادل پانی بھر کر اُٹھتے اور اوپر جا کر بَرَس جاتے تو جن لوگوں کے قریب سمندر ہے اُنہیں تو پانی مل جاتا لیکن جو لوگ سمندر سے دور ہیں یا دنیا کے تقریبا 49 ممالک جن میں سمندر ہی نہیں ہے (Land lock Countries) اُنہیں پانی نہیں مل پاتا اِس لئے اللہ پاک نے ہوا کا نظام عطا کیا جو بادَلوں کا اُڑا کر وہاں بھی لے جاتی ہے جہاں سمندر نہیں ہوتا اور یوں سب کی ضرورت کا پانی اُن تک پہنچ جاتا ہے ❁ یہاں ایک اور غور طلب بات یہ بھی ہے کہ

---

1 ...... ترجمہ کنزالعرفان۔ (پ۲۶، ق: ۹-۱۱)

www.dawateislami.net

جتنا پانی ہمیں استعمال کرنا ہوتا ہے ہم کر لیتے ہیں، باقی اتنا سارا پانی کہاں جاتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ سارا پانی اللہ پاک کے حکم سے زمین چوس لیتی ہے جسے ہم بعد میں ضرورت پڑنے پر بورِنگ کر کے یا کنواں کھود کر نکال لیتے ہیں اور ❁ ربّ کی شان کہ آسمان سے جیسا صاف اور پاک پانی اُترا تھا ویسا ہی زمین میں اسٹور ہونے کے بعد نکل آتا ہے ❁ پھر یہ کہ جب بہت گرمی پڑتی ہے، زمین بھی سوکھ جاتی ہے، پانی بھی ختم ہو جاتا ہے اور بارِش بھی نہیں ہوتی۔ تو اِس صورت حال میں پانی کی کمی پوری کرنے کے لئے کیا ذریعہ ہو؟ تو اللہ پاک اس کا انتظام سردیوں میں ہی فرما دیتا ہے کہ پہاڑوں پر ہونے والی بارِش برف (Ice) بن جاتی ہے اور پہاڑ گلیشئر (Glacier) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر جب گرمیوں میں ضرورت پڑتی ہے تو یہی بَرف پگھلتی، پانی بن کر بہتی اور لوگوں کی ضرورت میں کام آتی ہے ❁ آخری بات یہ کہ دنیا کو بنے ہزاروں سال ہو گئے لیکن پانی ہمیشہ سے ہمیں مفت (Free of Cost) ہی مل رہا ہے اور اس میں کبھی کمی بھی نہیں ہوئی اور جب تک دنیا ہے پانی یوں ہی مفت ملتا رہے گا اور اس میں کبھی کمی بھی نہیں آئے گی۔

یقیناً اللہ پاک نے سچ فرمایا ہے: (ترجمہ Translation:) **تو (اے جن و انسان!) تم دونوں اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟** (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

لُعابِ دَہَن دودھ کی جگہ کفایت کرتا

شِیر خوار (یعنی دودھ پیتے) بچّوں کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لُعابِ دَہَن (تھوک مبارک) نصیب ہو جاتا تو انہیں دودھ کی ضَرورت نہ رہتی۔ (انموذج اللبیب، ص۲۱۱) عاشُورا (یعنی 10 مُحرّم الحرام) کے دن سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے اور حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دودھ پیتے بچّوں کو طلب فرماتے اور اُن کے منہ میں لُعابِ دَہَن ڈال کر اُن کی ماؤں سے فرماتے: رات تک انہیں دودھ نہ پلانا۔ لُعابِ دَہَن کی بَرَکت سے بچّوں کو رات تک دودھ پینے کی ضَرورت نہ رہتی۔ (دلائل النبوۃ،۶/۲۲۶-زرقانی علی المواھب،۵/۲۸۹)

1..... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۷، الرحمٰن:۱۳)

باب نمبر03: پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان

(1)نور والا چہرہ

اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دودھ پلانے والی اور پرورش کرنے والی دائی حضرت حلیمہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بچپن کے بارے میں فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیارا پیارا نور والا چہرہ رات کے وقت اتنا زیادہ چمکتا تھا کہ روشنی کرنے کے لئے چراغ (Oil Lamp) جلانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ ایک روز ہماری پڑوسن اُمِّ خولہ مجھ سے کہنے لگی: اے حلیمہ! کیا آپ اپنے گھر میں رات کے وقت آگ جلایا کرتی ہیں کہ ساری رات آپ کے گھر میں سے پیاری پیاری روشنی نظر آتی ہے! حضرت حلیمہ نے جواب دیا: یہ آگ کی روشنی نہیں، بلکہ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نور والے چہرے کی روشنی ہے۔ [1]

پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بے شک انسان تو ہیں مگر نور والے انسان اور سارے انسانوں کے سردار ہیں۔

نُور والا آیا ہے، نُور لے کر آیا ہے
سارے عالَم میں یہ دیکھو، کیسا نُور چھایا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2)نُور کا کھلونا

مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیارے چچا حضرتِ سیِّدُنا عبّاس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! مجھے تو آپ کی نُبوَّت کی نشانیوں نے آپ کے دِین میں داخِل ہونے کی دعوت دی تھی، میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (بچپن میں) گہوارے (یعنی جُھولے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے اُس کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ جس طرف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِشارہ فرماتے چاند اُس طرف جھک جاتا تھا۔ نُور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے

[1] ...... تفسیر الم نشرح، ص۹۸ ماخوذاً۔

سے بہلاتا تھا اور جب چاند عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تھا اُس وقت میں اُس کی تسبیح کرنے کی آواز سُنا کرتا تھا۔ [1]

چاند جُھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نُور کا

پیارے اِسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک نے کیسی قوّت عطا فرمائی تھی کہ آپ بچپن میں اِشارے سے چاند کو جِدھر چاہتے لے جاتے تھے۔ نبی ہونے کا اعلان کرنے کے بعد تقریباً 48 بَرَس کی عمر میں کفّارِ مکّہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے چاند کو 2 ٹکڑے کرکے دکھانے کا مُطالَبہ کیا تو تب بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اِشارے سے چاند کو 2 ٹکڑے کرکے دِکھا دیا تھا۔ [2]

چاند اِشارے کا ہِلا، حکم کا باندھا سُورج
واہ! کیا بات شَہا! تیری توانائی کی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) پیدائشی بچے کی گواہی

اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ مکّہ شریف کے ایک گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ایک گود کے بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر لایا جو اُسی دن پیدا ہوا تھا۔ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُس بچّے سے ارشاد فرمایا: میں کون ہوں؟ اللہ پاک کی قدرت دیکھئے کہ وہ بچہ فوراً بول اٹھا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے یہ سن کر اِرشاد فرمایا: تو نے سچ کہا، اللہ پاک تجھے بَرَکت عطا فرمائے۔ [3]

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہوجائے — جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہوجائے
جو ہوجائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہوجائے — بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہوجائے

---

1 ...... الخصائص الکبریٰ، باب مناغاتہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ للقمر وھو فی مھدہ، ۹۱/۱۔

2 ...... مدارج النبوت، ۱۸۱/۱۔

3 ...... معرفۃ الصحابۃ، معرّض بن معیقیب الیمامی، ۳۱۴/۴، حدیث: ۶۳۹۵۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایسی شان عطا فرمائی ہے کہ دودھ پیتے بچے نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اللہ پاک کا رسول ہونے کی گواہی دی۔

آدم و نوح، براہیم، کلیم و عیسیٰ ان کو سب کو ملا ، کیا ربِّ عُلا نے نہ دیا
باوجود اس کے تمہیں جو ملا اُن کو نہ ملا آپ کا رُتبہ کسی کو بھی خدا نے نہ دیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) جانور بھی تعظیم کیا کرتے تھے

اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا جان کے شہزادے اور بہت ہی پیارے صحابی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بچپن شریف میں ایک بار پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکّہ شریف کے پہاڑوں کے راستے میں اپنے دادا جان حضرتِ عبدُ الْمُطَّلِب رضی اللہ عنہ سے جُدا ہو گئے۔ کافی تلاش کے بعد دادا جان مکّہ شریف واپس آگئے اور کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مِل جانے کے لئے رو رو کر دعائیں مانگنے لگے۔ اِسی دوران مشہور غیر مسلم ابو جَہْل اونٹنی پر سوار ہو کر اپنی بکریوں کے ریوڑ (Herd of goats) کو لے کر واپس آرہا تھا، اُس نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھ لیا، ابو جَہْل نے اپنی اونٹنی بٹھائی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنے پیچھے بٹھا کر اونٹنی کو اٹھانا چاہا تو وہ نہ اُٹھی! پھر جب اپنے آگے بٹھایا تو اونٹنی کھڑی ہو گئی اور ایسا لگا جیسے ابو جَہْل سے کہہ رہی ہو: **ارے بے وقوف! یہ تو امام ہیں، مقتدی کے پیچھے کیسے ہو سکتے ہیں! (یعنی اِن کا مقام تو یہ ہے کہ یہ آگے ہوں، پیچھے کیسے ہو سکتے ہیں!!)** حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جس طرح فرعون کے ذریعے اُن کی امّی جان تک پہنچایا اِسی طرح ابو جَہْل کے ذریعے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ان کے دادا جان تک پہنچایا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے اللہ پاک کی قدرت دیکھی! ابو جَہْل کے ذریعے اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اُن کے دادا جان تک پہنچا دیا۔ یقیناً اللہ پاک جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جانور بھی پیارے نبی

1 ...... تفسیر روح المعانی، پ ۳۰، الضحی، تحت الآیۃ: ۷، ص ۵۳۲۔

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تعظیم کرنا فرض سمجھتے ہیں۔

اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سَنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گِرا کرتے ہیں

یعنی ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری شان تو دیکھو! جانور اُن کا احترام کرتے ہیں، پتّھر ادب سے سلام کرتے ہیں اور درخت اُنہیں سجدہ کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) پانی نکل پڑا

اللہ پاک کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے چچا ابو طالب کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے بھتیجے یعنی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ "ذُو الْمَجَاز" کے مقام پر تھا کہ اچانک مجھے پیاس لگی۔ میں نے محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کہا: اے میرے بھتیجے! مجھے پیاس لگی ہے۔ میں نے یہ بات اِس لئے نہیں کہی تھی کہ میرے بھتیجے کے پاس پانی تھا بلکہ صرف اپنی پریشانی ظاہر کرنے کے لئے کہہ دی تھی۔ میری بات سُن کر وہ فوراً اپنی سواری سے نیچے اترے اور ارشاد فرمایا: اے چچا! کیا پیاس لگی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یہ سن کر حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنی مُبارک ایڑی[1] زمین پر ماری جس کی بَرَکت سے اُس مقام سے ایک دم پانی نکل پڑا! پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: اے چچا! پانی پی لو۔ تو میں نے وہ پانی پی لیا۔[2]

ہے خشک و تَر پہ قبضہ جس کا وہ شاہِ جہاں یہ ہے یہی ہے بادشاہ بَر کا یہی سُلطاں سمندر کا
بجھے گی شربتِ دیدار ہی سے تشنگی اپنی تمہاری دید کا پیاسا ہوں یوں پیا سا ہوں کوثر کا
زباں پر جَم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا شہیدِ کربلا کا صدقہ دو اِک جام کوثر کا
کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی تمہیں حق نے عطا فرمادیا جب چشمہ کوثر کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... پاؤں کے نیچے کے جوڑ کی ابھری ہوئی ہڈّی کو ٹخنا (Ankle) اور ٹخنے کے نیچے پیر کی گدّی کا حصہ ایڑی (Heel) کہلاتا ہے۔

2 ...... إبن عساكر، أبو طالب بن عبد مناف، ۳۰۸/۶۶، رقم: ۱۳۴۱۵۔

(6) جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابی حضرت محمد بن حاطِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری امی جان رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا: میں تمہیں لے کر مُلکِ حَبَشہ سے آرہی تھی، مدینے شریف سے کچھ دور میں نے کھانا پکایا، اُسی دوران لکڑیاں ختم ہو گئیں، میں لکڑیاں لینے گئی تو تم نے ہنڈیا (Pot) کو کھینچا، ہنڈیا تمہارے ہاتھ پر گر گئی اور تمہارا ہاتھ جل گیا۔ میں تمہیں لے کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ محمد بن حاطب ہے۔ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تمہارے سر پر اپنا مبارک ہاتھ پھیرا اور تمہارے لئے دعا کی، پھر تمہارے ہاتھ پر اپنا لُعابِ مُبارَک (یعنی بَرَکت والا تھوک) لگایا۔ جب میں تمہیں لے کر وہاں سے اٹھی تو تمہارا ہاتھ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔[1]

دُکھ دَرد کہیں کس سے، یہ کام تو ہیں اُن کے ... فریاد سُنا کرنا اور داد دیا کرنا
وَاللہ وہ سُن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے ... بے کار نہ جائے گا فریاد و بُکا کرنا
کِھل جائیں چمن دل کے اور حُزن مِٹیں دل کے ... طیبہ سے صبا آکے اِمداد ذرا کرنا
ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شِفا دینا ... آئینہ بنا دینا ایسی تو جِلا کرنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(7) برکت والا ہاتھ

اللہ پاک کے محبوب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دودھ پلانے والی دائی حضرتِ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لے کر جب میں اپنے مکان میں داخل ہوئی تو قبیلہ "بَنُو سَعْد" کے گھروں میں سے کوئی گھر ایسا نہ رہا جس سے ہمیں مشک (Musk) کی خوشبو نہ آتی ہو۔ قبیلے کے لوگوں کے دلوں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبّت بیٹھ گئی تھی اور اُن لوگوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے برکت والا ہونے کا اتنا یقین ہو چکا تھا کہ اگر کسی کے بدَن میں کہیں درد یا تکلیف ہو جاتی تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مُبارَک ہاتھ لے کر تکلیف کی جگہ پر رکھتا تو اللہ پاک کے حکم سے اُسی وقت ٹھیک ہو جاتا

---

1 ...... مسند إمام أحمد، مسند المكيين، حديث محمد بن حاطب الجمحي، ۵/ ۲۶۵، حديث: ۱۵۴۵۳ ملخصاً۔

تھا، اگر اُن کا کوئی اونٹ (Camel) یا بکری (Goat) بیمار ہو جاتی تو اُس پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا برکت والا ہاتھ پھیرتے تو وہ تندرست ہو جاتی تھی۔ (1)

پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ہاتھ بلکہ آپ کی پوری ذات کس قدر بَرَکت والی ہے کہ جس پر ہاتھ رکھ دیں اُس کا درد، تکلیف، دُکھ، رنج اور غم دُور ہو جائے اور جہاں موجود ہوں وہاں کا چپّہ چپّہ مہک جائے۔

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اُن کے نِثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دَورانِ نماز سَلام عرض کیا جاتا ہے

نماز کے دَوران تَشَھُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں اِن اَلفاظ سے سلام کیا جاتا ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ (یعنی سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رَحمتیں اور بَرَکتیں)۔ اگر کسی اور شخص کو اس طرح مخاطب کیا جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ (تھذیب الاسماء و اللغات، ۱/۶۴)

سلام عرض کرتے ہوئے کیا تصوّر کرے؟ شارحِ بخاری اِمام اَحمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ بعض اہلُ اللہ سے نقل فرماتے ہیں: نمازی جب اَلتَّحِیَّات پڑھتے ہوئے اللہ پاک کے دروازۂ رحمت پر دَستک دیتے ہیں تو انہیں اس پاک ذات کے دربار میں حاضری کی اجازت ملتی ہے جو زندہ ہے اور اُسے کبھی موت نہ آئے گی۔ اُس دربار میں حاضر ہو کر وہ اللہ کریم سے مُناجات کرتے ہیں جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ اب انہیں بتایا جاتا ہے کہ یہ عظیم دولت انہیں رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت اور آپ کی پیروی کرنے کی بَرَکت سے حاصل ہوئی ہے۔ جب وہ توجّہ کرتے ہیں تو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی اُس دربار میں موجود پاتے ہیں اور آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ (المواھب اللدنیۃ، ۳/۲۲۹)

---

1 ...... السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/۱۳۵۔

باب نمبر 04: اِسلامی عقیدے

اللہ پاک کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁اللہ ایک ہے ❁اُس کا کوئی شریک نہیں ❁اُس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ❁نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کوئی اس کا بیٹا۔ اس کی کوئی بیوی بھی نہیں ہے ❁کوئی بھی کسی بھی طرح اللہ کے برابر نہیں ہو سکتا ❁اللہ کی ذات میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں، وہ تمام خوبیوں کا مالک ہے ❁وہ کسی کا محتاج نہیں، بلکہ ساری کائنات اس کی محتاج ہے ❁اللہ سب سے اوّل ہے، یعنی جب کچھ بھی نہیں تھا تو وہ تھا ❁ اللہ سب سے آخِر بھی ہے، یعنی جب کچھ بھی نہ ہو گا تو وہ ہو گا ❁اللہ خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اُس کے ہاتھ میں ہے ❁ جسے جب چاہے زندہ کر دے اور جب چاہے موت دے دے ❁وہ بڑی طاقت و قدرت والا ہے، جب، جو اور جیسا چاہے کر سکتا ہے ❁وہ ہر کسی کی پکار اور آواز کو سن لیتا ہے، چیونٹی کے چلنے اور مچھر کے پروں کی آواز بھی سنتا ہے ❁کوئی بھی چیز اس کی نظر سے چھپی ہوئی نہیں، چاہے چھوٹی ہو بڑی، دور ہو یا قریب، اندھیرے میں ہو یا روشنی میں ❁وہ ہر چیز جانتا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے سب اُس کے علم میں ہے، کوئی ذرّہ بھی اُس سے چُھپا ہوا نہیں ہے ❁ ہر چیز اُس کے اختیار میں ہے، جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، جو وہ نہ چاہے ہر گز نہیں ہو سکتا، وہ نہ چاہے تو کوئی ایک پتّہ بھی نہیں ہِلا سکتا ❁وہی ہر چیز کو اکیلا پیدا کرنے والا ہے، ہر چھوٹی بڑی چیز اُسی نے پیدا کی ہے ❁ تمام مخلوق کو وہی رزق دیتا ہے اور وہی سب کو پالتا ہے ❁ تمام آسمانی کتابیں اور قرآن کریم اللہ کا کلام ہے ❁ اللہ کو سننے کے لئے نہ کان کی ضرورت ہے اور نہ ہی ہَوا کی ضرورت ہے کہ اُس تک آواز پہنچائے ❁اُسے دیکھنے کے لئے آنکھ اور روشنی کی بھی ضرورت نہیں ہے ❁وہ جسم اور جگہ سے پاک ہے، اِس لئے یہ کہنا درست نہیں کہ "اللہ اوپر ہے۔"(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخری نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁اللہ پاک نے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو "نبی" کا مرتبہ عطا فرمایا اگرچہ دنیا میں سب سے پہلے حضرتِ

(1)...... ہمارا اسلام، ص ۴۴-۴۵ ملخصاً۔

آدم علیہ السّلام تشریف لائے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تمام انسانوں، جِنّات بلکہ پوری مخلوق کے نبی ہیں ❁ آپ کو اللہ پاک نے جو بھی اَحکامات (دین کی باتیں) پہنچانے کا حکم دیا تھا آپ نے وہ سب اُمّت تک پہنچا دیئے ❁ آپ معصوم ہیں، یعنی آپ سے گناہ ہونا ممکن ہی نہیں ❁ آپ ہر اُس بُرائی سے پاک ہیں جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں ❁ اللہ پاک نے آپ پر قرآنِ کریم نازِل فرمایا ❁ اللہ پاک نے آپ کو غیب یعنی چھپی ہوئی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ یعنی زمین اور آسمان کا ہر ذرّہ آپ کے سامنے ظاہر ہے ❁ آپ کی تعظیم (Respect) کرنا فرضِ عَیْن یعنی لازِم اور دین کا سب سے بنیادی فرض ہے ❁ اللہ پاک نے جو کچھ پیدا کیا ہے آپ اُن سب سے افضل ہیں ❁ آپ اللہ پاک کے سب نبیوں کے سردار ہیں ❁ آپ اپنے مزار میں اُسی طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں اور آتے جاتے ہیں ❁ آپ ساری دنیا کے لئے رَحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو بہت ہی زیادہ مہربان ہیں ❁ آپ اللہ پاک کے آخری نبی ہیں، آپ کی زندگی میں کوئی اور نبی نہیں آیا اور آپ کے بعد بھی قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ البتہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام جو کہ اللہ پاک کے سچّے نبی ہیں، زندہ ہیں، آسمانوں پر ہیں۔ یہ تشریف لائیں گے مگر اِنجیل شریف کی تعلیمات نہیں دیں گے بلکہ قرآنِ پاک ہی کی تعلیمات عام کریں گے ❁ اللہ پاک نے جتنے کمالات باقی مخلوق کو عطا فرمائے وہ سب کے سب بلکہ اور بڑھا کر آپ کو عطا فرمائے ہیں ❁ آپ کو اللہ پاک نے شریعت کے تمام اَحکامات پر اختیار عطا فرمایا ہے ❁ آپ کو اللہ پاک نے "مُختارِ کُل" بنایا ہے۔ یعنی سب کچھ آپ کے اختیار میں دے دیا ہے۔ جسے جو چیز اور جو حکم دینا چاہیں دے سکتے ہیں ❁ آپ جیسا نہ کوئی تھا، نہ ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ کسی کا بھی آپ جیسا ہونا ممکن نہیں ❁ اللہ پاک نے آپ کو "مَحبوبیتِ کُبریٰ" (یعنی سب سے بڑے محبوب) کا مرتبہ عطا فرمایا ہے ❁ اللہ پاک نے آپ کو رات کے تھوڑے سے حصّے میں معراج کروائی۔ یعنی پہلے مکّہ سے بیتُ المُقدّس تک اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی، اُس کے بعد اپنی زیارت اور کلام کا شرف بھی عطا فرمایا ❁ اللہ پاک نے آپ کو "شفاعتِ کُبریٰ" کا منصب بھی عطا فرمایا ہے کہ جب تک قیامت کے دن آپ شفاعت نہیں کریں گے کوئی اور کسی کی شفاعت نہیں کر سکے گا ❁ آپ کی محبّت پر ایمان کا دار و مدار ہے ❁ آپ کا حکم ماننا دراصل اللہ پاک کا حکم ماننا ہے ❁ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی آپ کی تعظیم ویسے ہی لازم ہے جیسے آپ کی ظاہری زندگی میں لازم تھی ❁ آپ کی کسی بھی بات، یا کام یا حالت وغیرہ کو گھٹیا نظر سے

دیکھنا کفر ہے۔ ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اَنبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام اور آسمانی کتابوں کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁ اللہ پاک نے دنیا والوں کی ہِدایت و راہ نمائی اور اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مختلف اوقات میں اپنے پسندیدہ بندے دنیا میں بھیجے جنہیں ”نبی“ اور ”رسول“ کہا جاتا ہے ❁ اللہ پاک پر لازم نہیں تھا کہ نبیوں کو بھیجتا، اُس نے صرف اپنے فضل و کرم سے دنیا میں نبیوں کو بھیجا ❁ اللہ پاک نے جتنے بھی نبی بھیجے وہ سب انسان اور اور مرد تھے، کوئی بھی جن یا عورت نبی نہیں ہوئے ❁ اللہ پاک کے کچھ فرشتے بھی رسول ہیں۔ جیسے: حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل عَلَیْہِمَا السَّلَام ❁ نبی پر اللہ پاک کی طرف سے وحی نازل ہونا ضروری ہے، چاہے کوئی فرشتہ وحی لے کر آئے یا بغیر کسی واسطے کے (Direct) وحی نازل ہو ❁ نبیوں پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ کسی عام شخص پر ہرگز نازل نہیں ہو سکتی ❁ نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، یعنی نبی کا خواب جھوٹا ہونا ممکن نہیں ❁ انسان اپنی کوشش یا بہت زیادہ عبادت و ریاضت کے ذریعے نبی نہیں بن سکتا، اللہ پاک صرف اپنی عطا سے جسے چاہتا ہے نبی بنا دیتا ہے ❁ ایک بار کوئی نبی بن جائے تو ہمیشہ نبی رہتا ہے، اس سے کبھی بھی نبوت چھینی نہیں جاتی ❁ اللہ پاک کے سب نبی معصوم ہوتے ہیں، یعنی ان حضرات کا گناہ کرنا ممکن نہیں ہر نبی ہر اُس بات سے دور ہوتا ہے جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں ❁ اللہ پاک نے اپنی نبیوں کو جتنے اَحکامات پہنچانے کا حکم دیا تھا وہ سب نے اُنہوں نے اپنی اُمّت تک پہنچا دیئے، کوئی ایک حکم بھی چھپا کر نہیں رکھا ❁ اللہ پاک اپنی عطا سے نبیوں کو چھپی ہوئی باتوں کا بھی علم عطا فرماتا ہے جنہیں عام لوگ نہیں جانتے ❁ نبی تمام مخلوق بلکہ فرشتوں میں جو رسول ہیں اُن سے بھی افضل ہوتے ہیں ❁ سارے نبیوں کی تعظیم (Respect) اور عزّت کرنا دین کا سب سے بنیادی ترین فرض ہے، کسی بھی نبی کی تھوڑی سی بھی توہین (Insult) کرنا یا اُنہیں جھٹلانا (یعنی اُن کا اِنکار کرنا) کفر ہے ❁ نبیوں کی کوئی تعداد ہم مقرّر (یعنی Fixed) نہیں کر سکتے، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کے جتنے نبی ہیں ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں ❁ اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک کئی نبیوں اور رسولوں کو دنیا میں بھیجا ❁ قرآن کریم میں کئی

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۲۸-۸۹، حصّہ ۱: ملخصاً۔

نبیوں کا واضح طور پر نامِ مبارک آیا ہے۔ جیسے: حضرتِ آدم، حضرتِ نوح، حضرتِ ابراہیم، حضرتِ اسماعیل، حضرتِ اِسحاق، حضرتِ یعقوب، حضرتِ یوسُف، حضرتِ موسٰی، حضرتِ ہارون، حضرتِ شعیب، حضرتِ لُوط، حضرتِ ہُود، حضرتِ داوٗد، حضرتِ سلیمان، حضرتِ ایّوب، حضرتِ زکریّا، حضرتِ یحییٰ، حضرتِ عیسیٰ، حضرتِ اِلیاس، حضرتِ یَسَع، حضرتِ یونُس، حضرتِ اِدریس، حضرتِ ذُوالْکِفْل، حضرتِ صالِح، حضرتِ عُزَیر، حضرتِ محمّد مصطفٰے عَلَیْہِمُ السَّلَام ❁ نبیوں میں سب سے بڑا مرتبہ ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ہے، اس کے بعد حضرت ابراہیم، پھر حضرتِ موسٰی، اس کے بعد حضرتِ عیسیٰ اور حضرتِ نوح عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مرتبہ ہے ❁ نبیوں کا اللہ پاک کی بارگاہ میں خاص مقام ہوتا ہے اور یہ اللہ پاک کے ہاں بہت عزّت و عظمت والے ہوتے ہیں ❁ نبی ''مُعْجِزہ'' بھی دکھاتے ہیں یعنی اپنے نبی ہونے کو ثابت کرنے کے لئے نبی ایسا کام کر کے دکھاتے ہیں جو عام طور پر کسی کا کرنا ممکن نہیں ہوتا، مثلاً: چاند کے 2 ٹکڑے کرنا، اُنگلیوں (Fingers) سے نہریں جاری کر دینا، مُردہ زندہ کرنا، کسی کے مرنے کا مقام بتانا، جیسا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے بلکہ اِس سے بہت زیادہ ثابت ہے ❁ تمام نبی اپنے مزارات میں اُسی طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے۔ کھاتے پیتے ہیں، آتے جاتے ہیں ❁ اللہ پاک نے اپنے نبیوں پر آسمانی کتابیں اور کئی صحیفے (یعنی تختیاں، صفحات یا چھوٹی کتابیں) نازل فرمائیں جن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: (1) تَورات۔ جو حضرتِ موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی (2) زَبُور۔ جو حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی (3) اِنجیل۔ جو حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی (4) قرآنِ کریم۔ جو ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا ❁ اللہ پاک نے جتنی کتابیں اپنے نبیوں پر نازل فرمائیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں ❁ قرآنِ کریم سب سے افضل کتاب ہے، اس کے افضل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زیادہ ہے ورنہ اللہ پاک ایک ہے، اُس کا کلام بھی ایک ہے، ایسا نہیں ہو سکتا کہ اُس کا ایک کلام افضل ہو اور دوسرا فضیلت میں کم ہو ❁ قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ پاک نے لے رکھا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن میں کسی حرف یا نقطے کی کمی یا زیادتی ممکن نہیں ❁ قرآن کریم جیسا کوئی کلام، اس کی سورت جیسی کوئی ایک سورت، یا اس کی آیت جیسی کوئی ایک آیت بھی بنالینا ممکن نہیں، اِس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سارے کا سارا اللہ پاک کا کلام ہے ❁ پہلی کتابوں کی حفاظت کا ذِمّہ اُنہی اُمّتوں پر ہوتا تھا، یہی وجہ ہے کہ آج زمین پر وہ کتابیں اپنی اصل حالت میں موجود نہیں ❁ ہمارا عقیدہ

یہ ہے کہ اللہ پاک نے جو تَورات اور اِنجیل وغیرہ نازل فرمائی تھیں ہمارا اُس پر ایمان ہے، لیکن آج کل جو تَورات یا اِنجیل وغیرہ موجود ہیں چونکہ اُن میں بہت ساری تبدیلیاں کر دی گئی ہیں، کہیں سے کچھ نکال دیا گیا ہے تو کہیں کچھ بڑھا دیا گیا ہے، یہاں تک کہ تَورات یا اِنجیل کے ہی مختلف نسخے (Different Editions) سامنے رکھے جائیں تو اُنہی میں اِختِلاف نظر آتا ہے، اِسی لئے آج کل کی تَورات یا اِنجیل کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ اِن کی جو باتیں قرآنِ کریم کے مطابق ہیں، وہ حق ہیں اور جو قرآنِ کریم کے خلاف ہیں، ہم اُسے نہیں مانتے ❁ اگر اِن کتابوں کی کوئی ایسی بات بیان کی جائے جس کی قرآنِ کریم نہ تصدیق کرے نہ اُسے جھٹلائے تو ایسی بات پر ہم چُپ رہیں گے اور یہ کہیں گے کہ ”ہم اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے“ ❁ پہلی کتابیں صرف نبیوں کو زبانی یاد ہوتی تھیں، لیکن یہ قرآن کریم کا معجزہ (یعنی عقل کو حیران کر دینے والی بات) ہے کہ مسلمانوں کا بچّہ بچّہ قرآنِ کریم زبانی یاد کرلیتا ہے ❁ ہندوؤں کے پاس اللہ پاک کی کوئی کتاب نہیں، اُن کی ”وید“ نام کی کتاب جسے وہ آسمانی کتاب کہتے ہیں، وہ پہلے کے شاعِروں کی نظمیں ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کِرام رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِم کے بارے میں اسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁ **”وِلایت“** ایک بہت خاص مقام ہے جو اللہ پاک اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے ❁ وِلایت صرف اللہ پاک کے فضل وکَرَم سے ملتی ہے، سخت اور مشکل اعمال (یا عبادت) سے حاصل نہیں ہوتی ❁ بعض ولیوں کو بچپن ہی سے ولایت مل جاتی ہے (جیسے: غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ❁ وِلایت کسی جاہل کو نہیں ملتی، عالم ہی کو ولی بنایا جاتا ہے ❁ پچھلی امتوں میں بھی اللہ پاک کے ولی ہوتے تھے، لیکن اِس اُمّت کے اولیائے کِرام پچھلی اُمّتوں کے ولیوں سے افضل ہیں ❁ ہر ولی شریعت کا پابند ہوتا ہے، کسی بھی ولی کو شریعت کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ❁ جو چیز، جس طرح عام مسلمانوں پر فرض ہے، اُسی طرح ولی پر بھی فرض ہے ❁ ولی در حقیقت نبی کے خلیفہ ہوتے ہیں اور اللہ پاک نبی کے وسیلے سے ہی اُنہیں اختیارات اور طاقت عطا فرماتا ہے۔ (جیسے: ایک مرتبہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا کٹا

[1] ...... بہار شریعت، ۱/۲۸-۵۸، حصّہ ۱: ماخوذاً۔ ہمارا اسلام، ص۴۸-۵۴۔

ہوا ہاتھ جوڑ دیا تھا۔[1] حضرت اِمام حسین رضی اللہ عنہ کا لُعاب (یعنی تھوک) ملا ہوا پانی جب کنویں میں ڈالا گیا تو کنویں کا پانی اُبل پڑا (یعنی اوپر آگیا) تھا۔[2] اسی طرح سلسلۂ قادریہ کے بزرگ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ طواف کرنے کی خواہش ہوئی تو آپ راتوں رات اپنے شہر سے مکہ شریف پہنچے اور طواف کر کے واپس تشریف لے آئے۔[3] یُوں ہی سلسلہ قادریہ کے ایک اور بزرگ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار ہوا میں ہاتھ بڑھایا تو آپ کے ہاتھ میں زعفران آگیا اور آپ نے اُسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔[4]) ❁ اللہ پاک اپنے فضل سے نبی کے وسیلے سے ولی کو چھپی ہوئی باتوں کا علم بھی عطا فرماتا ہے (جیسے: حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مدینہ شریف میں خطبہ کے دوران عراق کے ایک علاقے "نَہاوند" میں موجود حضرتِ سارِیہ رضی اللہ عنہ کو پکارا: یَاسَارِیَۃَ الْجَبَل (یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف سے ہوشیار) اور یوں اُنہیں پہاڑ کے پیچھے چُھپے حملہ آوروں سے خبردار کیا۔[5] یہ آپ رضی اللہ عنہ کی کرامت تھی کہ اتنی دور سے عراق کے ایک علاقے میں ہونے والی جنگ کا حال معلوم بھی کر لیا اور وہیں سے حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو بتا بھی دیا) ❁ اولیائے کِرام اللہ پاک ہی کی عطا سے کرامت بھی دکھاتے ہیں، یعنی ایسی چیزیں کرتے ہیں جن کو عام انسان کی عقل تسلیم نہیں کرتی۔ جیسے: مردہ زندہ کر دینا، پیدائشی اندھے کو آنکھیں دے دینا، سینکڑوں ہزاروں میل کا فاصلہ چند لمحوں میں طے کر لینا وغیرہ۔ یاد رہے کہ ولی کو بہت طاقت حاصل ہوتی ہے مگر جتنی بھی طاقت ہو سب اللہ ہی نے دی ہے، اللہ کی قدرت سب سے زیادہ ہے اور اللہ کی قدرت ایسی ہے کہ وہ اُسی کی قدرت ہے، اُسے کسی اور نے نہیں دی (چنانچہ مدرسہ شامیہ کے مُدرِّس حضرتِ شیخ زین الدین شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کی دعا کی برکت سے چھت سے گر کر مر جانے والا بچّہ زندہ ہو گیا۔[6] مشہور ہے کہ بغداد شریف میں چار بزرگ ایسے ہوئے ہیں جو

---

1 ...... تفسیر کبیر، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۹، ۷/۴۳۴۔

2 ...... الطبقات لابن سعد، عبد اللہ بن مطیع، ۵/۱۱۰، رقم: ۶۸۴۔

3 ...... جامع کرامات الأولیاء، ۲/۴۹۱۔

4 ...... جامع کرامات الأولیاء، ۲/۱۲۔

5 ...... تاریخ الخلفاء، عمر الفاروق، ص۹۹ ملتقطاً۔ حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی إثبات کرامات الأولیاء... إلخ، ص ۶۱۲ ملخصاً۔

6 ...... حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی إثبات کرامات الأولیاء... إلخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ... إلخ، ص ۶۰۹ ملخصاً۔

پیدائشی اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو اللہ پاک کے حکم سے شفادیتے تھے اور اپنی دعاؤں سے مُردوں کو زندہ کردیتے تھے، اُن میں سے ایک حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔[1] منقول ہے کہ طرسوس کی جامع مسجد میں ایک ولی تشریف فرماتھے۔ اُنہیں حَرَمِ کعبہ کی زیارت کی خواہش ہوئی، چنانچہ اُنہوں نے اپنا سَر گریبان میں ڈالا اور چند لمحوں میں گریبان سے باہر نکالا تو وہ حَرَمِ کعبہ میں موجود تھے۔[2]) ❁اولیائے کِرام اللہ پاک ہی کی عطااور اُسی کے فضل وکَرَم سے ہماری مدد بھی فرماتے ہیں❁ولیوں کے مزارات پر حاضری دینا خیر وبَرَکت اور سعادت والا کام ہے ❁اللہ پاک کی عطاسے اولیائے کِرام دور سے پکارنے والوں کی پکار بھی سن لیتے ہیں، پہلے کے لوگ بھی ولیوں کو مشکل میں پکارا کرتے تھے (جیسے: رُوم کی سرزمین سے جب ایک مجاہد نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پکارا تو آپ نے مدینہ شریف میں اُس کی آواز سنی اور 2 مرتبہ "لَبَّیْكَ" یعنی "میں حاضر ہوں" فرمایا۔[3] اِسی طرح ایک مرتبہ کسی عورت نے اپنی عزّت خطرے میں دیکھ کر حضور غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت اپنے مدرسے میں وُضو فرمارہے تھے، آپ نے اس عورت کی فریاد بھی سنی اور اُس کی مدد بھی فرمائی۔[4]) ❁ولیوں کا دور سے سننا اور لوگوں کی مدد کرنا سب اللہ پاک ہی کی مدد اور اُسی کا کَرَم ہے، درحقیقت اللہ پاک کے علاوہ کوئی اور مدد کرہی نہیں سکتا، اولیائے کِرام اِس مدد کا ذریعہ ہیں۔ اللہ پاک مدد کرنے کے لئے کسی کا محتاج نہیں، لیکن اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں اپنی جانب وسیلہ ڈھونڈنے کا فرمایا ہے، اِسی لئے مسلمان ولیوں سے مدد مانگتے ہیں❁ولی اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، انہیں رِزْق بھی دیا جاتا ہے اور ان کا علم بلکہ سننے اور دیکھنے کی کیفیت بھی دنیا کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا یہ وسوسہ نہ آئے کہ مَرے ہوئے کو پکارنا کیسا؟ بلکہ یہ اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہیں اور مدد کرتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ پاک نے شہیدوں کو قرآنِ پاک میں زندہ فرمایا ہے

---

1 ...... بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه...إلخ، ص ١٢٣۔

2 ...... حجة الله على العالمين، الخاتمة فی إثبات کرامات الأولياء...إلخ، المطلب الثالث فی ذكر جملة جميلة...إلخ، ص ٦٠٩۔

3 ...... إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، فصل رابع، ١٠٩/٣۔

4 ...... تفريح الخاطر، ص ٣٧۔

(حکایت: حضرتِ سیِّدُنا ابو علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک فقیر (یعنی اللہ کے ایک نیک بندے) کو قبر میں اُتارا، جب کفن کھولا اور اُن کا سر خاک (یعنی مٹّی) پر رکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ اُن کی غُربَت (یعنی بیکسی) پر رَحم کرے، فقیر نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: اے ابو علی! تم مجھے اُس (ربِّ کریم) کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو مجھ پر خاص کَرَم فرماتا ہے! میں نے عرض کی: اے میرے سردار! کیا موت کے بعد زِندَگی ہے؟ فرمایا: میں زندہ ہوں اور خُدا کا ہر پیارا زندہ ہے، بیشک وہ وَجاہت و عزّت جو مجھے روزِ قیامت ملے گی اُس سے میں تیری مدد کروں گا۔[1]) ❁کوئی بھی نیک کام کر کے ولیوں کو اُس کا ثواب پہنچانا، اِسی طرح اُن کو ثواب پہنچانے کے لئے کھانا کھلانا، جانور ذَبح کر کے دیگیں بنوانا بہت نیکی اور بَرَکت والا کام ہے، اِسے "نذر و نیاز" بھی کہا جاتا ہے کہ جانور کی قربانی اللہ پاک کا نام لے کر ہوتی ہے اور اُس کھانے کا ثواب بزرگوں کو پہنچا دیا جاتا ہے، خاص طور پر ولیوں کے سردار، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی گیارھویں شریف کی نیاز اور فاتحہ کرنا تو بہت ہی عظمت اور بھلائی والی چیز ہے۔ یاد رہے کہ ثواب پہنچانے سے ہماری نیکیاں ختم نہیں ہوتیں بلکہ اور بڑھ جاتی ہیں ❁اولیائے کِرام کا عُرس یعنی برسی وغیرہ منانا اور اُن کو ثواب پہنچانے کا اِہتمام کرنا جیسے: فاتحہ دلانا، قرآن پڑھنا اور نعت خوانی کرنا وغیرہ بہت ثواب والے اعمال ہیں۔ (مگر اِس موقع پر کوئی بھی کام شریعت کے خلاف نہیں ہونا چاہئے، جو خلافِ شرع کام کرتے ہیں اُن کے پاس جانے کی اِجازت نہیں، البتہ مزار پر ضرور جایئے اور بَرَکتیں پایئے)۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرشتوں کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁"فرشتے" اللہ پاک کی مخلوق ہیں ❁اللہ پاک نے اِنہیں نُور سے پیدا کیا ہے ❁یہ جس شکل میں آنا چاہیں آسکتے ہیں ❁فرشتے معصوم (یعنی گناہوں سے محفوظ) ہوتے ہیں، یعنی یہ اللہ پاک کی کسی بھی طرح نافرمانی کر ہی نہیں سکتے ❁فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے ❁فرشتے مختلف کام کرتے ہیں:۔ ❁کوئی نبیوں کی بارگاہ میں اللہ پاک کا پیغام پہنچاتا ہے ❁کوئی بارش برساتا ہے ❁کوئی ہَوا چلاتا ہے ❁کوئی روزی پہنچاتا ہے ❁کوئی ماں کے پیٹ میں بچّہ کی شکل بناتا

1 ...... فتاوی رضویہ، ۹/۴۳۳۔

2 ...... بہار شریعت، ۱/۲۶۴-۲۷۷، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

ہے ❁ کوئی انسان کی دشمن سے حفاظت کرتا ہے ❁ کوئی مسلمانوں کے نیک اجتماعات میں شریک ہوتا ہے ❁ کوئی نامۂ اعمال لکھتا ہے ❁ بہت سے فرشتے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں ❁ کوئی فرشتہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مسلمانوں کا صلوٰۃ و سلام پیش کرتا ہے ❁ کوئی مرنے والے سے سوالات کرتا ہے ❁ کوئی انسان کی رُوح نکال کر اُسے موت دیتا ہے ❁ کوئی عذاب دینے پر مقرّر ہے ❁ جبکہ کسی کے ذِمّہ قیامت کے دن صُور پھونکنے کی ذمّہ داری ہے ❁ فرشتے نہ ہی مرد ہیں اور نہ ہی عورت ❁ یہ عقیدہ رکھنا کہ "فرشتے ہمیشہ ہمیشہ سے ہیں یا سب کو پیدا کرنے والے ہیں" کفر ہے ❁ فرشتوں کی صحیح تعداد اللہ پاک جانتا ہے اور اللہ پاک کی عطا سے اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جانتے ہیں ❁ چار فرشتے بہت مشہور ہیں اور باقی سب فرشتوں سے افضل ہیں: ❁ حضرتِ جبریل ❁ حضرت میکائیل ❁ حضرت اِسرافیل ❁ حضرتِ عِزرائیل علیہم السلام ❁ کسی فرشتے کی تھوڑی سی گستاخی کرنا بھی کُفر ہے ❁ اِسی طرح فرشتوں کے "ہونے کا اِنکار کرنا" یا یہ کہنا کہ "فرشتہ تو بس نیکی کی طاقت کو کہتے ہیں، اِس کے علاوہ فرشتہ کوئی چیز نہیں ہوتی" یہ دونوں باتیں کُفر ہیں [1]۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنات کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁ "جنات" اللہ پاک کی مخلوق ہیں ❁ اللہ پاک نے انہیں آگ سے پیدا کیا ہے ❁ بعض جنات کو یہ طاقت بھی دی گئی ہے کہ وہ کوئی بھی شکل اختیار کرسکتے ہیں ❁ جنات کی عمر بہت لمبی ہوتی ہے ❁ شرارت کرنے والے جنات کو شیطان کہا جاتا ہے ❁ جنات ہم انسانوں کی طرح عقل، رُوح اور جسم والے ہوتے ہیں ❁ اِن کی اولاد بھی ہوتی ہے اور نسل بھی چلتی ہے ❁ جنات ہماری طرح ہی کھاتے، پیتے، جیتے اور مرتے ہیں ❁ جنات میں بھی مسلمان اور غیر مسلم ہوتے ہیں ❁ اکثر جنات غیر مسلم ہوتے ہیں ❁ جو جنات مسلمان ہوتے ہیں ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی ہوتے ہیں،

1 ...... بہار شریعت، ۱/ ۹۰-۹۵، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

2 ...... یادرہے! کسی کے کافر ہونے کا فیصلہ ہم نہیں کرسکتے، یہ علمائے کِرام کا کام ہے۔ کسی نے فرشتوں کے خلاف کوئی بات بولی تو "دارالافتاء اہلسنّت" سے پوچھ لیجئے۔

لیکن بُروں کی تعداد زیادہ ہے ❁جنات کے ”ہونے کا انکار کرنا“ یا”بُرائی کی طاقت کا نام جنّ یا شیطان“ رکھنا کُفر ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مرنے کے بعد کیا ہو گا؟

❁دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور دنیا ہے، جسے ”بَرزَخ“ کہا جاتا ہے، مرنے کے بعد انسان اور جنّات قیامت تک بَرزَخ میں رہتے ہیں ❁بَرزَخ میں کوئی آرام میں ہوتا ہے اور کوئی تکلیف میں ہوتا ہے ❁ہر شخص کی جتنی زندگی مقرّر ہے اُس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کمی ہو سکتی ہے ❁جب انسان کی زندگی کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اللہ پاک کے فرشتے رُوح نکالنے کے لئے آتے ہیں ❁جس شخص کی رُوح نکالی جانی ہوتی ہے اُسے آس پاس فرشتے ہی دکھائی دیتے ہیں ❁مسلمان کے آس پاس رَحمت کے فرشتے ہوتے ہیں جبکہ غیر مسلم کے آس پاس عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں ❁موت کے وقت ہر شخص پر دینِ اِسلام کا حق ہونا واضح ہو جاتا ہے لیکن اُس وقت اگر کوئی اِسلام قبول کرے تو اس کا مسلمان ہونا قبول نہیں کیا جائے گا کیونکہ اُسے اپنی زندگی میں اِسلام لانے کا حکم دیا گیا تھا اور اب وہ موقع ختم ہو گیا ❁مرنے کے بعد بھی رُوح کا بدَن کے ساتھ تعلق باقی رہتا ہے ❁جس طرح دنیا میں جسم کو پہنچنے والے آرام یا تکلیف کا اِحساس ہماری رُوح کو ہوتا تھا اُسی طرح مرنے کے بعد جسم کو پہنچنے والے آرام یا عذاب کا احساس بھی رُوح کو ہوتا ہے ❁مرنے کے بعد مسلمان کی روح مختلف مقامات پر رہتی ہے۔ مثلاً: ❁قبر میں ❁ (مکہ پاک میں خانہ کعبہ کے قریب) زَم زَم شریف کے کنویں میں ❁آسمان و زمین کے درمیان ❁پہلے سے لے کر ساتویں آسمان تک ❁آسمانوں سے بھی اوپر ❁عرشِ الٰہی (جو آسمانوں سے بھی اوپر ہے اُس) کے نیچے فانوسوں میں ❁جنّت کے نہایت ہی بلند اور اونچے مکانات میں ❁اِسی طرح غیر مسلموں کی رُوح بھی مختلف جگہوں پر رہتی ہے۔ مثلاً: ❁قبر میں ❁یَمَن کے ایک نالے میں ❁پہلی سے لے کر ساتویں زمین تک ❁ساتوں زمینوں سے نیچے جہنّم کی ایک وادی میں ❁جو کوئی بھی قبر پر آئے مرنے والا اُسے دیکھتا، پہچانتا اور اُس کی بات بھی سنتا ہے ❁”تَناسُخ“ اور ”آواگون“ یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ ”مرنے کے بعد روح نکل کر کسی اور انسان / جانور میں چلی جاتی ہے“ کفر ہے ❁مرنے والا شخص بات بھی کرتا ہے، لیکن اُس کی بات انسان اور جنّات کے علاوہ سارے حیوان سنتے ہیں

1 ...... بہار شریعت، ۱/۹۶-۹۷، حصہ:۱ ماخوذاً۔

❁قبر مرنے والے کو دباتی بھی ہے۔ اگر مرنے والا مسلمان ہے تو ایسے دباتی ہے جیسے ماں پیار سے اپنے بچے کو چپٹاتی ہے ❁اور اگر مرنے والا غیر مسلم ہو تو قبر اتنی زور سے دباتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں❁جب مرنے والے کو قبر میں دفنا دیا جاتا ہے تو 2 فرشتے اپنے کئی گز لمبے دانتوں سے زمین چیرتے ہوئے قبر میں آتے ہیں❁اُن کی شکلیں بہت خوفناک ہوتی ہیں❁آنکھیں کالی اور نیلی اور دیگ جتنی بڑی ہوتی ہیں❁آنکھوں میں آگ بھڑک رہی ہوتی ہے❁جسم کا رنگ بھی کالا ہوتا ہے❁اور پورے جسم پر بال ہوتے ہیں❁ان میں سے ایک کا نام "مُنْکَر" جبکہ دوسرے کا "نَکِیْر" ہوتا ہے❁یہ مرنے والے کو جھڑک کر اٹھاتے اور نہایت سختی سے یہ 3 سوالات پوچھتے ہیں:۔(1) تیرا رب کون ہے؟(2) تیرا دین کیا ہے؟(3) (ایک صورت دکھا کر پوچھا جاتا ہے:) اِن کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟❁مرنے والا نیک مسلمان ہو تو یہ جوابات دیتا ہے:(1) میرا رب اللہ پاک ہے(2) میرا دین اسلام ہے(3) یہ تو پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہیں❁اِس کے بعد مسلمان کو اُس کے اَعمال کے حساب سے مختلف نعمتیں عطا کی جاتی ہیں اور اُس کا قیامت تک کا وقت بہت آرام میں گزرتا ہے❁جبکہ اگر مرنے والا غیر مسلم ہو تو ہر سوال کے جواب میں یہی کہتا ہے:"افسوس! مجھے تو کچھ معلوم نہیں، میں تو جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا خود بھی وہی کہتا تھا"❁اِس کے بعد مختلف عذابات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور مرنے والا بہت زیادہ تکلیفوں کا شکار ہوتا چلا جاتا ہے❁قبر میں نعمتوں کا ملنا یا عذاب ہونا حق اور سچ ہے❁انسان جیسے بھی مَرے، چاہے جل جائے، ڈوب جائے یا کوئی جانور کھا جائے ہر حال میں اُسے بیان کئے گئے سوالات کا جواب دینا ہوتا ہے اور پھر آگے نعمتوں یا عذاب کا سلسلہ ہوتا ہے❁انبیائے کِرام علیہم السلام، اولیائے کِرام رحمۃ اللہ علیہم، عُلَمائے کِرام، حافظِ قرآن، شہید، ہمیشہ اللہ پاک کی نافرمانی سے بچنے والے اور اکثر دُرود شریف پڑھنے والے شخص کے بدن کو مٹّی نہیں کھا سکتی❁جو انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں کہے کہ "وہ مر کر مٹّی میں مل گئے" گمراہ اور بے دین ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁"جنّت" ایک مکان ہے جو اللہ پاک نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے❁جنّت میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۹۸-۱۱۵، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

شخص نے کبھی دیکھا نہ اُن کے بارے میں سُنا اور نہ ہی کسی کے دل میں ویسی نعمتوں کا کبھی خیال آیا❁جنّت کی تعریف کے لئے جو بھی مثال دی جاتی ہے وہ صِرف سمجھانے کے لئے ہوتی ہے ورنہ در حقیقت دنیا کی اعلیٰ ترین چیز کا بھی جنّت کی کسی چیز سے تقابُل (Comparison) نہیں کیا جاسکتا❁جنّت کی ناخُن جتنی چیز بھی آسمان و زمین سجانے کے لئے کافی ہے ❁جنّت کی اتنی جگہ جس میں چابُک (کوڑا۔Whip) رکھا جاسکے دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے❁جنّت میں 100 دَرَجے (یعنی منزلیں) ہیں، ہر دو دَرَجوں کے درمیان اِتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے، اور ہر دَرَجہ اتنا بڑا ہے کہ سارا عالَم (یعنی سارا جہاں) اُس میں آسکتا ہے❁جنّت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اُس کے سایے میں 100 سال تک کوئی تیز رفتار گھوڑا دوڑتا رہے تب بھی وہ ختم نہیں ہو گا❁جنّت کے دروازے اِتنے بڑے ہیں کہ ہر دروازے کے درمیان تیز رفتار گھوڑا 70 سال تک دوڑ سکتا ہے، اِس کے باوُجود جب جنّتی جنّت میں جائیں گے تو رَش کی وجہ سے دروازہ چَرچَرانے لگے گا❁جنّت کے محلّات طرح طرح کے ہیرے اور جواہرات سے بنے ہوئے ہیں اور صاف وشفاف اِتنے ہیں کہ اندر کا حصّہ باہر سے نظر آتا ہے❁جنّت کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں❁جنّت میں 04 دریا ہیں جن سے نہریں نکل کر ہر جنّتی کے مکان میں جاتی ہیں:۔ (1) پانی کا دریا (2) دودھ کا دریا (3) شہد کا دریا (4) پاکیزہ شراب کا دریا❁جنّت کی شراب میں دنیا کی شراب کی طرح بدبو، کڑواہٹ اور نشہ نہیں ہے کہ پینے والا آپے سے باہر ہو کر بیہودہ باتیں کہنے لگے، جنّتی شراب نہایت پاکیزہ ہے❁جنّت میں ہر قسم کا لذیذ کھانا ملے گا، جنّتی جو کھانا جتنی مقدار میں کھانا چاہے گا فوراً اُس کے سامنے آجائے گا❁جنّت میں نَجاست، گندَگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل اور بدن کا میل بالکُل نہیں ہو گا❁کھانے پینے کے بعد ایک خوشبودار ڈکار آئے گی، خوشبودار پسینہ نکلے گا اور سب کھانا ہَضم ہو جائے گا❁ہر جنّتی کو 100 آدمیوں کے برابر کھانے پینے کی طاقت دی جائے گی❁ہر وقت اُن کی زبان سے "سُبۡحٰنَ اللهِ" اور "اَللهُ اَکۡبَرۡ" کا ذِکر سانس کی طرح جاری رہے گا❁جنّتی سب ایک دل ہوں گے، آپس میں کوئی اختلاف نہیں ہو گا ❁ہر جنّتی کو کم از کم 2 حوریں ایسی ملیں گی کہ 70، 70 لباس پہننے کے باجود اُن کی پنڈلیوں کا مغز ایسے نظر آرہا ہو گا جیسے سفید شیشے میں لال رنگ کی شراب نظر آتی ہے❁انسان اپنا چہرہ حُور کے گال میں شیشے سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا ❁مرد جب بھی حُور کے پاس جائے گا اُسے کنواری ہی پائے گا❁اگر کوئی حُور سمندر میں تھوک دے تو سمندر میٹھا

ہو جائے ❁ حوریں جنّت میں نغمے بھی سنائیں گی، اُن کے نغموں میں شیطانی مزامیر (ڈھول، باجے اور آلاتِ موسیقی) نہیں بلکہ اللہ پاک کی حَمد ہو گی ❁ اگر جنّت کا کوئی کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بیہوش ہو جائے اور اس پر نِگاہ نہ جم سکے ❁ ہر جنّتی کی عمر 30 سال ہو گی اور سَر کے بال، پلکوں اور بھنوؤں کے علاوہ اُن کے بدن پر کہیں بال نہیں ہوں گے ❁ اگر کسی کو اولاد کی خواہش ہو گی تو وہ فوراً ہی پیدا ہو جائے گی اور اُس کی عمر بھی 30 سال کی ہو گی ❁ جنّت میں نیند نہیں ہے، کیونکہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنّت میں موت نہیں ❁ جنّت میں ہر ہفتے اللہ پاک کا دیدار بھی ہو گا اور یہی جنّت کی سب سے بڑی نعمت ہے ❁ جنّت میں ہر ہفتے بازار بھی لگے گا جسے فرشتے گھیرے ہوئے ہوں گے، اُس بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی کہ ہماری سوچ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی، جنّتی اُس بازار سے جو چیز لینا چاہیں گے بغیر قیمت کے اُنہیں دے دی جائے گی ❁ سب سے کم دَرَجے والے جنّتی کے پاس بھی اِتنے باغات اور دیگر نعمتیں ہوں گی کہ اُنہیں دیکھنے کے لئے 1000 سال درکار ہوں گے۔[1] اللہ پاک ہمیں اپنے فَضل و رَحمت سے جنّت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جہنّم کے بارے میں اِسلام کے چند بنیادی عقیدے

❁ "جہنّم" ایک مکان ہے جو اللہ پاک کے قہر اور جَلال کی جگہ ہے ❁ ہر وہ بڑی سے بڑی تکلیف جو محسوس کی جاسکے یا سوچی جاسکے جہنّم کے مُقابلے میں کچھ نہیں ❁ جہنّم کی چنگاریاں اُونچے اُونچے محلّات کے برابر اُڑیں گی ❁ جہنّم کی آگ کو بھڑکانے کے لئے اُس میں آدمی اور پتّھر ڈالے جائیں گے ❁ دنیا کی آگ جہنّم کی آگ کا 70 واں حصّہ ہے ❁ جہنّم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ جہنّمی کو آگ کی جوتیاں پہنادی جائیں گی جس سے اُس کا دِماغ ایسے کَھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کَھولتی ہے، اور وہ شخص سوچے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اُسے ہی ہو رہا ہے ❁ سب سے ہلکے عذاب والے سے اللہ پاک پوچھے گا: اگر ساری زمین تجھے دے دی جائے تو اس عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے وہ ساری زمین دے دے گا؟ عرض کرے گا: جی ہاں۔ اللہ پاک فرمائے گا: ہم نے تو تجھے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ "کُفر نہ کرنا" مگر تو نہیں مانا ❁ جہنّم کی آگ 1000 سال تک بھڑکائی گئی، یہاں تک کہ لال ہو گئی، پھر 1000 سال تک بھڑکائی گئی، یہاں تک کہ

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۵۲-۱۶۲، حصّہ: ۱ ماخوذاً۔

سفید ہو گئی، اُس کے بعد پھر 1000 سال تک بھڑکائی گئی، یہاں تک کہ کالی ہو گئی، اب وہ نہایت کالی ہے ❁ اگر جہنّم سُوئی کے سُوراخ کے برابر کھول دی جائے تو سارے زمین والے اُس کی گرمی سے مر جائیں ❁ اگر جہنّم کا کوئی مُحافِظ / نگران دنیا والوں کو دکھایا جائے تو سب کے سب اُس کے خوف سے مر جائیں ❁ جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی (یعنی لوہے کا حلقہ۔Link of Chain) بھی اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ کانپنے لگیں، یہاں تک کہ زمین میں دھنس جائیں ❁ دنیا کی آگ بھی اللہ پاک سے پناہ مانگتی ہے کہ اسے جہنّم میں دوبارہ نہ لے جایا جائے، مگر تعجّب ہے انسان پر! کہ جہنّم میں جانے والے کام کرتا ہے ❁ جہنّم اتنی گہری ہے کہ اگر پتّھر کی چٹّان جہنّم کے کنارے سے اندر پھینکی جائے تو 70 سال میں بھی اُس کی تہہ میں نہیں پہنچے گی ❁ جہنّم میں ایسی وادیاں بھی ہیں جن سے جہنّم خود روزانہ 70 یا اِس سے زیادہ بار پناہ مانگتا ہے ❁ جہنّم میں لوہے کے گُرز (ایک قسم کا ہتھیار) سے فرشتے ماریں گے، اگر 1 گُرز بھی زمین پر رکھ دیا جائے تو سارے انسان اور جنّات مل کر بھی اُسے اٹھا نہیں سکتے ❁ جہنّم میں مزید یہ عذابات بھی ہیں:۔ ☜ بڑی قسم کے اُونٹوں کی گردن کے برابر بچّھو اور بڑے بڑے سانپ کاٹیں گے، اُن کے ایک بار کاٹنے کی وجہ سے 1000 سال تک درد، جلَن اور بے چینی ختم نہیں ہو گی ☜ تیل کی جلی ہوئی تہہ کی طرح کا سخت کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی چہرے کی کھال اُس میں گر جائے گی ☜ سَر پر گرم پانی بہایا جائے گا ☜ جہنّمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی ☜ کانٹوں والا زہریلا درخت کھانے کو دیا جائے گا، جو جا کر گلے میں پھنس جائے گا، اُسے اُتارنے کے لئے پانی مانگیں گے تو اِتنا کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ پیٹ میں جاتے ہی آنتوں (Intestines) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہتی ہوئی نکل جائیں گی ☜ شدید پیاسے اُونٹوں کی طرح جہنمیوں کو پیاس محسوس ہو گی ❁ جہنمی اِن سارے عذابات سے عاجِز آکر جہنّم کے مُحافِظ حضرتِ مالِک علیہ السّلام کو پکاریں گے کہ اللہ پاک ہمارا قصّہ تمام کر دے۔ وہ 1000 سال تک کوئی جواب نہیں دیں گے، اُس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو؟ اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے۔ پھر جہنّمی 1000 سال تک اللہ پاک کو اُس کے رَحمت والے ناموں سے پکارتے رہیں گے۔ 1000 سال بعد اللہ پاک فرمائے گا: دور ہو جاؤ! جہنّم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! اُس وقت غیر مسلم ہر طرح کی بھلائی سے نااُمید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز میں چِلّا چِلّا کر اِتنا روئیں گے کہ آنسو ختم ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی جگہ خون بہنے لگے گا، روتے روتے گالوں میں گڑھے

پڑ جائیں گے اور رونے کی وجہ سے اِتنا خون اور پیپ بہے گا کہ اگر اُس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں ❁ جہنمی کی شکل اِتنی بُری ہو گی کہ اگر دنیا میں وہ شکل دکھا دی جائے تو اُس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے سب مر جائیں ❁ جہنمی کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک پہنچنے کے لئے تیز سواری والے شخص کو 3 دن لگیں گے، ایک داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی، کھال 42 گز موٹی ہو گی اور زبان 3 یا 4 ہزار گز لمبی ہو گی ❁ غیر مسلموں کو آگ کے صندوق میں ڈالا جائے گا، پھر اُس میں آگ بھڑکائی جائے گی اور آگ کا تالا لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں ڈالا جائے گا اور اُس میں بھی آگ بھڑکا کر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا، ایسا ہی ایک مرتبہ اور ہو گا۔ غیر مسلم سمجھے گا کہ اُس کے سوا اب کوئی آگ میں نہیں رہا۔ یہ اُس کے لئے عذاب بالائے عذاب اور ہمیشہ کا عذاب ہو گا۔(1)

موت کو ذبح کر دیا جائے گا

جب سب جنّتی جنّت میں اور سب جہنّمی جہنّم میں چلے جائیں گے تو جنّت اور دوزخ کے درمیان "موت" کو ایک دُنبے کی شکل میں لا کر کھڑا کیا جائے گا اور جنّتیوں اور جہنّمیوں کو آواز دی جائے گی۔ جنّت والے ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں جنّت سے نکلنے کا حکم نہ ہو جبکہ جہنّمی خوشی سے جھانکیں گے کہ ہو سکتا ہے جہنّم سے رِہائی ملنے والی ہو۔ اُن سب سے پوچھا جائے گا کہ اِسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ اُس کے بعد اُسے ذَبح کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا: اے جنّت والو! اب مرنا نہیں ہے، ہمیشہ جنّت میں رہنا ہے، اور اے جہنّم والو! اب مرنا نہیں ہے، ہمیشہ جہنّم میں رہنا ہے۔ اُس وقت جنّت والوں کے لئے خوشی ہی خوشی ہو گی اور جہنّم والوں کے لئے غم ہی غم۔(2)

اللہ پاک ہمیں ایک لمحے کے کروڑویں حصّے کے لئے بھی جہنّم میں داخل نہ فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان کیا ہے؟

❁ **"اِیمان"** سے مراد یہ ہے کہ سچّے دل سے اُن تمام باتوں کی تصدیق کرے جو "ضروریاتِ دین" ہیں

---

1. بہار شریعت، ۱/۱۶۳-۱۷۱، حصّہ:۱ ماخوذاً۔
2. بہار شریعت، ۱/۱۷۱، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

❁ ”ضروریاتِ دین“ سے مراد دین کے وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص و عام شخص[1] جانتا ہو۔ جیسے: ❁ اللہ پاک کا ایک ہونا ❁ نبیوں کا نبی ہونا ❁ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخِری نبی ہونا ❁ جنّت و دوزخ کا ہونا ❁ قیامت اور حساب و کتاب کا ہونا وغیرہ ❁ دور دراز کے علاقوں یا جنگلوں اور پہاڑوں میں رہنے والے وہ لوگ جن کو کلمہ بھی صحیح سے نہ آتا ہو اور نہ ہی وہ ضروریاتِ دین سے واقف ہوں اُن کے مسلمان ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ ضروریاتِ دین میں کسی بھی چیز کا انکار نہ کرتے ہوں اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ اِسلام میں جو کچھ ہے سب حق ہے ❁ مسلمان ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ زبان سے کسی ایک بھی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریاتِ دین سے تعلّق رکھتی ہو ❁ مسلمان کو مسلمان یا کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین میں سے ہے ❁ کبیرہ یعنی بڑے گناہ کرنے والا مسلمان ہی رہتا ہے اور جنّت میں بھی جائے گا۔ چاہے اللہ پاک اپنے فضل سے اُسے بخش دے اور جنّت میں داخل کر دے یا پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شفاعت سے اسے جنّت مل جائے یا اپنے بُرے اعمال کی سزا پانے کے بعد جنّت میں جانا نصیب ہو۔ البتہ گناہ گار مسلمانوں کی ایک تعداد شروع میں جہنّم میں ضرور جائے گی (ہم اللہ پاک سے بلاحساب جنّت میں داخلے کی دعا کرتے ہیں)۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کُفر کیا ہے؟

❁ ”کفر“ سے مراد یہ ہے کہ ”ضروریاتِ دین“ میں سے کسی ایک کا یا سبھی کا انکار کرے ❁ وہ کام جو واضح طور پر ایمان کے خلاف ہوں اُن کو کرنے سے بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اُس پر لازِم ہو گا کہ سچّی توبہ کر کے دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ چند کام یہ ہیں۔ جیسے: ❁ بُت یا ❁ چاند یا ❁ سورج کو سجدہ کرنا ❁ کسی بھی نبی کی توہین کرنا ❁ قرآن کریم یا ❁ کعبہ شریف کی توہین کرنا ❁ کسی سنّت کو ہلکا (یعنی گھٹیا) بتانا ❁ زُنّار (وہ دھاگہ یا ڈوری جو ہندو گلے سے بغل کے نیچے تک ڈالتے ہیں اور عیسائی، مجوسی اور یہودی کمر پر باندھتے ہیں) باندھنا ❁ قَشْقَہ (پیشانی پر صندل یا زعفران کے 2 نشانات، ٹیکا، تلک جو ہندو ماتھے پر لگاتے ہیں) لگانا ❁ سر پر چوٹیا (وہ چند بال جو بچّے کے سر پر منّت مان کر ہندو رکھتے ہیں) رکھنا ❁ صلیب لٹکانا

[1] ...... خاص و عام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو عُلَمائے کِرام کی صحبت میں بیٹھتے ہوں اور علمی مسائل سیکھنے کا شوق رکھتے ہوں۔

[2] ...... بہار شریعت، ۱/۱۷۲-۱۸۵، حصّہ: ۱ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

وغیرہ ❁ زبان سے مسلمان ہونے کا دعوی کرنا اور دل میں اِسلام کا انکار کرنا جسے نِفاق بھی کہتے ہیں بالکل کفر ہے ❁ جس شخص نے خالص کفر والا کام کیا ہو اور یقینی طور پر کافِر ہو (جیسے: کسی نبی کی توہین کی ہو، ختمِ نبوّت کا انکار کیا ہو، صلیب لٹکائی ہو، بُت کو سجدہ کیا ہو، قرآنِ کریم کی گستاخی کی ہو) اُس کے کافر ہونے میں شک کرنا بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے ❁ جس چیز کا حلال ہونا بہت مضبوط دلیل سے ثابت ہو اُسے حرام کہنا یا جو چیز یقینی طور پر حرام ہو اُسے حلال کہنا کفر ہے۔❁ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی چیز نہیں، یعنی آدمی مسلمان ہو گا یا کافر، تیسری کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ نہ مسلمان ہو اور نہ ہی کافر۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شِرک کیا ہے؟

❁ "شِرک" کا مطلب ہے: اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کو عبادت کے لائق سمجھنا یا اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کے وُجود کو ہمیشہ سے ہمیشہ لازِم سمجھنا اور اُس کے موجود نہ ہونے کو ناممکن سمجھنا۔ یعنی خدا ہونے میں کسی کو شریک کرنا شِرک کہلاتا ہے۔ یہ سب سے بُرا کفر ہے[2]۔ (شِرک کی مثالیں: بُتوں کو خدا، یا چھوٹا خدا، یا خدا کا مددگار سمجھنا/ رُوح کو ہمیشہ سے ہمیشہ زندہ رہنے والی سمجھنا (جیسا کہ "آریہ" مذہب والوں کا عقیدہ ہے) / اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کو خدا سمجھ کر سجدہ کرنا وغیرہ۔ عُلَما نے فرمایا: اللہ پاک کی کوئی صفت جیسے: علم، قدرت وغیرہ (یعنی جیسا علم اللہ کو ہے، ایسا) کسی دوسرے کے لئے ماننا بھی شِرک ہے۔ مثال کے طور پر یوں کہنا کہ "انبیائے کِرام یا اولیائے کِرام کو ذاتی طور پر ہماری ہر بات کا ایسے ہی علم ہوتا ہے جیسے اللہ پاک کو ہے" یا "نبی اور ولی ذاتی طور پر ہماری ویسی ہی مدد کرتے ہیں جیسی اللہ پاک کرتا ہے" وغیرہ[3])۔

"ذاتی" اور "عطائی" کا فرق

یہ بات یاد رہے! اللہ پاک کے نبیوں اور ولیوں کے علم، قدرت، اِختیار اور کمالات وغیرہ کی باتیں شِرک نہیں ہیں بلکہ خالص اسلام ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ نہ ہی خدا ہیں اور نہ ہی عبادت کے لائق ہیں، اِن کے پاس جتنی بھی صفات یا خوبیاں

---

1 ...... بہار شریعت، ۱/۱۷۲-۱۸۱، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

2 ...... بہار شریعت، ۱/۱۸۳، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

3 ...... الحق المبین، ص ۴۱-۴۳ ماخوذاً۔

ہیں وہ اِن کی اپنی نہیں ہیں بلکہ اللہ پاک کی طرف سے دی گئی ہیں۔ جبکہ شرک وہاں ہوتا ہے جہاں کسی کا علم، اختیار اور کمال اُس کا اپنا اور ذاتی مانا جائے اور اللہ پاک کی طرف سے ملنے کا انکار کیا جائے۔ یہ بھی ذِہن نشین رہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کو علم، قدرت، اختیارات، کمالات اور عقل کو حیران کر دینے والے معجزات و کرامات عطا فرماتا ہے، اس میں اس کی بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں، لیکن یہ چیزیں ملنے کے بعد کوئی بھی خدا یا عبادت کے لائق نہیں بن جاتا۔ مسلمان اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کو خدا، عبادت کے لائق یا اللہ پاک کے دیئے بغیر علم، قدرت، اختیار اور کمال رکھنے والا نہیں سمجھتے۔ (1)

مُشرک کی مغفرت نہیں ہو گی

اللہ پاک چاہے گا تو جیسا بھی گنہگار شخص ہو اُسے بخش دے گا، لیکن کسی کافر اور مشرک کی کبھی مغفرت نہیں فرمائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اُن کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا، کیونکہ اللہ پاک نے اپنا یہ ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ جو کفر پر مرا وہ کبھی بھی جنّت میں نہ جائے گا، ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔ وہ سچّا مالک ہے، اُس کی باتوں میں تبدیلی نہیں آتی اور وہ ظلم سے پاک ہے۔ وہ انعام و فضل اور اِحسان و کَرَم کرنے والا مولیٰ ہے اور جو اس ربّ کا باغی ہے، اُس کی یہی سزا ہونی چاہئے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنّم میں رہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِکراہِ شرعی کیا ہے؟

❁ اگر کوئی یہ دھمکی دے کہ "کلمۂ کفر بکو! ورنہ تمہیں جان سے مار دوں گا یا تمہارے جسم کا کوئی حصّہ کاٹ دوں گا" تو اِس صورت میں اگر یہ یقین ہے کہ جو یہ دھمکی دے رہا ہے وہ کر گزرے گا تو کلمۂ کفر بکنے کی اجازت ہے، لیکن اِس صورت میں بھی لازم یہی ہے کہ دل ایمان پر ویسے ہی مضبوط رہے جیسے پہلے مضبوط تھا۔ یعنی دل میں یہ بات ہو کہ مجبوراً زبان سے کلمۂ کفر کہہ رہا ہوں مگر ہوں پکّا مسلمان۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... الحق المبین، ص ۴۱-۴۳ ماخوذاً۔

2 ...... بہار شریعت، ۱/۱۸۳، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

3 ...... بہار شریعت، ۱/۱۷۴، حصّہ:۱ ماخوذاً۔

باب نمبر05: طہارت اور نماز کے مسائل

(1)وُضو

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **:** (1) قیامت کے دن میری اُمّت کو اِس حال میں بلایا جائے گا کہ وضو کی وجہ سے ان کے ہاتھ، منہ اور پاؤں وغیرہ چمک رہے ہوں گے۔[1] (2) جو شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے اللہ پاک اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔[2]

وُضو کا عملی طریقہ (حنفی)

01	وضو سے پہلے نیّت کرنا اور بِسْمِ اللہ شریف پڑھنا
02	مِسواک کرنا (آج کے حلقے کے آخر میں اس کا طریقہ آئے گا)
03	پانی چُپَڑنا (یعنی اچھی طرح مل لینا) خُصوصاً سردیوں میں
04	ہاتھ پہُنچوں (یعنی کلائی) تک 3 بار دھونا
05	3 مرتبہ کُلّی کرنا
06	3 مرتبہ سونگھ کر ناک میں پانی چڑھانا (اِس احتیاط سے کہ پانی دماغ تک نہ چڑھ جائے، کیونکہ یہ نقصان دِہ ہے)
07	3 مرتبہ چہرہ دھونا
08	3 مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا
09	پورے سر کا مسح کرنا
10	ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں 3 مرتبہ دھونا
11	وضو کے بعد کی دُعا پڑھنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء والغر... إلخ، ۱-۷۱، حدیث: ۱۳۶۔

2 ...... مسند بزار، محمد بن کعب القرظی عن حمران، ۲/ ۷۶، حدیث: ۴۲۲۔

وُضو توڑنے والی چیزیں

ایک حدیثِ مُبارَکہ: مالک و مختار آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: تم میں سے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو جب تک وضو نہیں کرے گا اس کا نَماز پڑھنا جائز نہیں ہو گا۔[1]

اِن چیزوں کی وجہ سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے اور نَماز پڑھنے یا قرآن کریم چھونے کی اِجازت نہیں ہوتی۔

01	پیشاب کرنا
02	پاخانہ کرنا
03	ہَوا خارج کرنا
04	بدَن سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (آنکھ یا کان کے اندر دانہ پھٹا اور پیپ باہر نہ نکلی تو وضو نہیں ٹوٹے گا)
05	خون یا پیپ وغیرہ کی ایسی اُلٹی ہونا جسے عُموماً روکا نہیں جاسکتا
06	بیماری یا کسی اور وجہ سے بیہوش ہو جانا
07	رکوع و سجدے والی نَماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا
08	درد یا مرض کی وجہ سے آنکھ سے آنسو بہنا
09	منہ سے ایسا تھوک نکلنا جو خون کی وجہ سے لال رنگ کا ہو گیا ہو
10	انجکشن / ڈرپ لگوانے کی صورت میں بہتی مقدار میں خون نکلنا (عموماً انجکشن / ڈرپ لگانے میں پہلے کچھ خون نکالتے ہیں جو اتنا ہوتا ہے کہ اگر جسم پر نکلتا تو بہہ جاتا، اگر ایسا ہے تو وضو ٹوٹ گیا)
11	خون کے ٹیسٹ کروانا (خون ٹیسٹ کے لئے عموماً اتنا خون نکالتے ہیں کہ اگر جسم پر نکلتا تو بہہ جاتا، اگر ایسا ہے تو وضو ٹوٹ گیا)
12	چھالے سے پانی بہنا (آنکھ یا کان کے اندر چھالا ہوا اور پانی باہر نہ نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا)
13	غفلت کی نیند اِس طرح سونا کہ دونوں سُرین (Buttocks) جمے ہوئے نہ ہوں
14	مرد / عورت کے آگے یا پیچھے والی جگہ سے کسی چیز کا نکلنا[2]

❖

1 ...... مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب الطہارۃ للصلاۃ، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۷۔

2 ...... نَماز کے احکام، ص ۲۶ - ۴۶۔ ہمارا اسلام، ص ۷۲ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غسل (2)

2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کوئی جنبی (یعنی ایسا شخص جس پر غسل کرنا فرض ہو) موجود ہو۔[1] (2) جس نے فرض غسل کرتے ہوئے ایک بال کے برابر جسم کا کوئی حصّہ نہ دھویا اسے آگ کا عذاب دیا جائے گا۔[2]

غسل کا طریقہ

نہانے کے دوران اِن 3 چیزوں کا کرنا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہو گا۔

01	کُلّی کرنا	02	ناک میں پانی چڑھانا	03	تمام بدن پر پانی بَہانا

کُلّی کرنے کا طریقہ: سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر منہ میں ڈالئے اور اچّھی طرح منہ کے اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں گھما کر حَلق کے شروع تک پانی پہنچا کر پھینک دیجئے۔ یہ کام 3 مرتبہ کیجئے، تاکہ منہ کے اندر کا ہر حصّہ حَلق تک اچّھی طرح دُھل جائے اور دانتوں میں جو چیز پھنسی ہو نکل جائے۔

ناک میں پانی چڑھانے کا طریقہ: غُسل میں ناک کے اندر کا نرم حصّہ سخت ہڈّی تک دھونا ضروری ہے، اِس کے لئے سیدھے ہاتھ میں پانی لے کر ناک کے قریب لایئے اور آہستہ سے پانی سونگھ کر ناک کی ہڈّی تک چڑھایئے۔ یہ کام 3 مرتبہ کیجئے، تاکہ ناک اچّھی طرح دُھل جائے اور رینٹھ وغیرہ سب نکل جائے۔ ناک کے بال دُھلنا بھی ضروری ہے۔ یاد رہے! اگر ناک میں میل جما ہوا ہو تو اُسے نکال کر پانی چڑھانا لازم ہے۔

تمام بدن پر پانی بہانے کا طریقہ: سَر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر حصّے، کھال اور ہر بال پر پانی بہانا ضروری ہے۔ سردی کا موسم ہو تو پہلے پانی مَل لیجئے، پھر پانی بہایئے، تاکہ جسم کا کوئی حصّہ خشک نہ رہ جائے۔ یاد رہے! بال برابر بھی جسم کا کوئی حصّہ دھلنے سے رہ گیا تو غسل نہیں ہو گا۔ بالخصوص یہ احتیاطیں ضرور کیجئے:

---

1 ...... أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل، ۱/۱۰۹، حديث: ۲۲۷ ملتقطاً۔

2 ...... أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الغسل من الجنابة، ۱/۱۱۷، حديث: ۲۴۹۔

❁مرد سر کے بال کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے ❁اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اُس میں بھی پانی بہائیے ❁ بَھنوؤں، مُونچھوں، داڑھی اور کان کا ہر حصّہ اچّھی طرح دھوئیے ❁کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر، ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ اُٹھا کر، پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر اور ہاتھوں کو اُٹھا کر بغلیں دھوئیے ❁ناف میں بھی پانی ڈالئے ❁ جسم کا ہر بال جڑ سے نوک تک دھوئیے ❁اگر خَتنہ نہ ہوا ہو اور کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئیے اور کھال کے اندر پانی چڑھائیے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

غُسل فرض کرنے والی چیزیں

ایک حدیثِ مُبارَکہ: مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے جس گھر میں تصویر، کتا یا وہ شخص موجود ہو جس پر غُسل فرض ہو۔[2]

اِن چیزوں کی وجہ سے غُسل فرض ہو جاتا ہے، ایسی حالت میں مسجد میں آنے، تلاوت کرنے، قرآنِ پاک چھونے اور نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔

مَنی کا شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضو سے نکلنا	01
سوتے ہوئے مَنی کا نکل جانا	02
عورت کی شرمگاہ میں مرد کی شرمگاہ کا داخل ہونا (اگر مرد کی شرمگاہ کا صرف اوپر کا حصّہ داخل ہوا تب بھی دونوں پر غسل فرض ہو گیا اگرچہ دونوں میں سے کسی کو بھی اِنزال نہ ہو)۔	03
عورت کا حیض ختم ہونا	04
عورت کا نِفاس ختم ہونا[3]	05

---

1 ...... غسل کا طریقہ، ص۳-۶ ماخوذاً۔

2 ...... أبو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب فی الجنب یؤخر الغسل، ۱/۱۰۹، حدیث: ۲۲۷۔

3 ...... نماز کے احکام، ص۱۰۹-۱۱۰ ماخوذاً۔

(3) کپڑے پاک کرنا

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔**[1] تفسیر "صراطُ الجنان" میں ہے: اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست (یعنی گندگی) سے پاک رکھیں، کیونکہ نماز کے لئے طَہارت (یعنی جسم، کپڑوں اور جس جگہ نماز پڑھنی ہے سب کا پاک ہونا) ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔[2] بعض بُزرگوں نے فرمایا: پاک کپڑوں میں رہنا، پاک بستر پر سونا (اور) ہمیشہ باوُضو رہنا دِل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔[3]

نَجاستِ غلیظہ (گاڑھی گندگی) اور نَجاستِ خفیفہ (پتلی گندگی) پاک کرنے کا طریقہ

نجاستِ غلیظہ (گاڑھی گندگی) ہو، جیسے: پاخانہ، گوبَر اور خون وغیرہ، یا نجاستِ خفیفہ (پتلی گندگی) ہو، جیسے: پیشاب وغیرہ۔ دونوں صورتوں میں کپڑا اِتنا دھویئے کہ گندَگی کا اثَر، رنگ، بدبو وغیرہ ختم ہو جائے۔ اگر ایک بار دھونے میں ہی گندگی صاف ہو جائے تو 2 مرتبہ مزید دھولیجئے۔ نجاست خفیفہ (پتلی گندگی) پاک کرنے کے لئے یہ طریقہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے کہ "نَل کے نیچے کپڑے رکھ کر نَل کھول دیجئے اور اتنا پانی بہایئے کہ گندَگی (ناپاکی) بہہ جانے اور کپڑا پاک ہونے کا خیال مضبوط ہو جائے، کپڑا پاک ہو گیا"۔ لیکن یہ احتیاط ضروری ہو گی کہ اس دوران پانی کا کوئی بھی چھینٹا آپ کے بدَن، کپڑوں یا کسی اور چیز پر نہ پڑے۔ ورنہ وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔[4]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(4) نماز

دو اَحادیثِ مُبارَکہ: (1) اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ سے پوچھا: یہ بتاؤ! اگر کسی کے گھر کے دروازے کے قریب ہی نہر ہو اور وہ روزانہ 5 بار اس نہر میں نہایا کرے تو کیا اس کے جسم پر گندگی باقی رہے گی؟ عرض کی گئی: جی نہیں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: یہی مثال دن بھر کی 5 نمازوں کی ہے کہ ان کے ذریعے اللہ

1. ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۲۹، المدثر: ۴)
2. صراط الجنان، پ۲۹، المدثر، تحت الآیۃ: ۴، ۱۰/۴۳۰۔
3. مراٰۃ المناجیح، ۱/۲۶۸۔
4. کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص۲۵-۳۳ ماخوذاً۔

پاک گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔[1] (2)ایک شخص نے رحیم و کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اسلام کی کیا چیز اللہ پاک کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: نَماز وقت پر ادا کرنا۔[2]

نَماز کا عملی طریقہ

تکبیر تحریمہ کے 5 مدنی پھول:

01	دونوں پاؤں کے درمیان 4 اُنگل (یعنی انگلیوں کی موٹائی کے برابر) کا فاصلہ
02	نِگاہ سامنے کی طرف ہونا
03	کان کی لَو (یعنی کان کے آخر کے نرم حصّے) تک ہاتھ اٹھانا
04	انگلیوں کو اپنے حال پر (Normal) چھوڑنا، ہتھیلیوں اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رُخ ہونا
05	سر جُھکا ہوا نہ ہونا

قیام کے 3 مدنی پھول:

01	لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑنا
02	اُلٹے ہاتھ کی کلائی (Wrist) پر سیدھے ہاتھ کی تین انگلیاں (رکھنا) اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا (کلائی کے) اَغَل بَغَل (یعنی دائیں بائیں رکھنا)
03	جو پڑھنے کا حکم ہے وہ پڑھنا اور امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا۔

رکوع کے 5 مدنی پھول:

01	"اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے رکوع میں جانا
02	پیٹھ (Back) اچھی طرح بچھی ہوئی ہونا
03	گھٹنوں (Knees) کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں پھیلی ہوئی رکھنا

---

1 ...... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب المشی إلی الصلاۃ... إلخ، ص ۲۶۳، حدیث: ۱۵۲۲۔

2 ...... شعب الإیمان، الباب الحادی والعشرین، باب فی الصلوات، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷۔

04	سَر اونچا نیچا نہ ہونا، قدموں پر نظر ہونا، ٹانگیں سیدھی ہونا
05	تین بار ''سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم'' کہنا

قومہ کے 4 مدنی پھول:

01	اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہ'' کہتے ہوئے کھڑے ہونا
02	اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو کھڑے ہو کر ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡد'' کہنا
03	اگر اِمام کے پیچھے ہوں تو ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الۡحَمۡد'' کہتے ہوئے کھڑے ہونا
04	اگر امام کے پیچھے ہوں تو کھڑے ہو کر کچھ نہ پڑھنا مگر تھوڑی دیر ٹھرنا اور ہاتھ لٹکے ہوئے ہونا

سجدے کے 7 مدنی پھول:

01	''اَللّٰہُ اَکۡبَر'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا
02	پہلے دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھنا پھر ہاتھ، اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پھر پیشانی رکھنا
03	ہتھیلیاں زمین پر رکھنا کہ انگلیاں ملی ہوئی اور قبلہ رُخ ہوں
04	پنڈلیاں (Calves) رانوں (Thighs) سے، رانیں پیٹ (Belly) سے، کلائیاں (Wrists) زمین سے، بازو (Arms) کروٹوں (Sides) سے جدا ہوں (اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے ملانا)
05	سجدے (Prostration) میں پیشانی اور ناک کی ہڈّی (Nasal Bone) جمانا کہ زمین کی سختی محسوس ہو اور نظر ناک پر رکھنا
06	پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ (اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) قبلہ رُخ زمین پر لگانا
07	3 بار ''سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی'' کہنا

جلسے کے 5 مدنی پھول:

01	تکبیر کہتے ہوئے جلسے میں جانا
02	پہلے پیشانی پھر ناک اور پھر ہاتھ اٹھانا

03	سیدھا قدم کھڑا کر کے الٹا قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا
04	سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ ہونا، دونوں ہاتھ رانوں (Thighs) پر رکھنا، نظر گود (Lap) میں رکھنا
05	’’اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ‘‘ کہنا (یہ آپ کو اذکارِ نماز میں یاد کرایا جائے گا۔اِنْ شَآءَاللہ)

دوسری رکعت کے لئے اٹھنے کے 2 مدنی پھول:

01	تکبیر کہتے ہوئے پنجوں (Toes) کے بَل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا
02	قعدۂ اخیرہ تک بقیہ نماز مکمّل کرنا

قعدہ کے 2 مدنی پھول:

01	جلسے کی طرح بیٹھنا
02	التّحیّات پڑھنا اور شہادت کا اشارہ کرنا یعنی ’’اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ‘‘ میں ’’لَا‘‘ سے پہلے چھنگلیا (Little Finger) اور پاس والی کو بند کرنا، انگوٹھے (Thumb) اور بیچ کی انگلی (Middle Finger) کا حلقہ بنانا، ’’لَا‘‘ پر کلمے کی انگلی اٹھانا اور ’’اِلَّا‘‘ پر گرانا اور سب انگلیاں سیدھی کر دینا

قعدۂ اخیرہ کے 2 مدنی پھول:

01	اَلتّحیّات کے بعد دُرود شریف
02	اس کے بعد دُعا پڑھنا

سلام پھیرنے کے 2 مدنی پھول:

01	پہلے سیدھی طرف گردن پھیرنا اور نظر کندھوں پر رکھنا پھر (فرشتوں کو سلام کرنے کی نیّت سے) ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ‘‘ کہنا
02	پھر اُلٹی طرف گردن پھیرنا اور نظر کندھوں پر رکھنا پھر (فرشتوں کو سلام کرنے کی نیّت سے) ’’اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ‘‘ کہنا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کی رکعتوں کی تعداد

نمبر شمار	نماز	فرض رکعتیں	سنت مؤکدہ	سنت غیر مؤکدہ	نفل	واجب	ٹوٹل
01	فجر	2	2	---	--	---	4
02	ظہر	4	6	---	2	---	12
03	عصر	4	---	4	--	---	8
04	مغرب	3	2	---	2	---	7
05	عشا	4	2	4	4	3(وِتْر)	17 (1)

5 نمازوں کی رکعتوں کی تفصیل

نمبر شمار	نماز	تفصیل
01	فجر	پہلے 2رکعت سنت مؤکدہ، پھر 2رکعت فرض
02	ظہر	پہلے 4رکعت سنتِ مؤکّدہ، پھر 4رکعت فرض، اس کے بعد 2رکعت سنت مؤکدہ، پھر 2رکعت نفل
03	عصر	پہلے 4رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر 4رکعت فرض
04	مغرب	پہلے 3رکعت فرض، پھر 2رکعت سنت مؤکدہ، اس کے بعد 2رکعت نفل
05	عشا	پہلے 4رکعت سنت غیر مؤکدہ، پھر 4رکعت فرض، اس کے بعد 2رکعت سنت مؤکدہ، پھر 2رکعت نفل، اس کے بعد 3رکعت وِتْر، پھر 2رکعت نفل (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... ہمارا اسلام، ص۲۶-۲۷ ماخوذاً۔ یاد رہے! فرض اور واجب سب سے اہم نمازیں ہیں، چھوڑیں گے تو گناہ ملے گا۔ سنّتِ مؤکّدہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔

2 ...... ہمارا اسلام، ص۲۶-۲۷ ماخوذاً۔

نماز کی شرائط

ایک حدیث مبارکہ: رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے ایسا وضو کیا جیسا کرنے کا حکم ہے اور ایسی نماز پڑھی جیسی پڑھنے کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف کر دیا جائے گا۔[1]

کوئی بھی نماز پڑھنے سے پہلے اِن 6 چیزوں کا پورا ہونا ضروری ہے، ورنہ نماز شُروع ہی نہیں ہو گی۔

نمبر شمار	شرط	تفصیل
01	طہارت	نماز پڑھنے والے کا (1) بدن (2) لباس اور (3) نماز پڑھنے کی جگہ ناپاکی (گندگی) سے پاک ہو۔ نماز پڑھنے والے پر غسل فرض نہ ہو اور وہ باوضو ہو۔
02	ستر عورت	مَرد کا ناف کے نیچے سے گھٹنے سمیت سارا حصہ اور عورت کا ہتھیلیوں، پاؤں کے تلووں اور چہرے کے علاوہ اپنا سارا جسم چھپانا۔ (عورت کے ہاتھ کلائیوں تک اور پیر ٹخنوں تک ظاہر ہوں تب بھی نماز ہو جائے گی)
03	اِستقبالِ قبلہ	نماز میں خانۂ کعبہ کی طرف سینہ کرکے کھڑا ہونا۔
04	وقت	جو نماز پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ اگر وقت سے پہلے نماز پڑھی تو ادا نہیں ہو گی بلکہ وقت میں دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ نمازِ فجر کو وقت کے اندر مکمل کرنا بھی ضروری ہے۔ جان بوجھ کر نماز کا وقت گزار دینا اور نماز ادا نہ کرنا سخت گناہ ہے۔
05	نیّت	"نیّت" دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ کسی بھی نماز کو ادا کرنے کے لئے پہلے اس نماز کا دل میں پکا ارادہ کرنا ضروری ہے۔ اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً: "میں فجر کی 2 رکعت فرض نماز ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں" تو زیادہ اچھا ہے۔
06	تکبیرِ تحریمہ	یعنی نماز شروع کرنا، "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر نماز شروع کریں گے۔[2]

1 ...... نسائی، کتاب الطہارۃ، باب ثواب من توضأ کما امر، ص ٣٢، حدیث: ١٤٤۔

2 ...... ہمارا اسلام، ص ٦٧، ١٢٤، ١٣١-١٣١ ماخوذاً۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کے فرائض

ایک حدیث مبارکہ: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے 2 رکعت نماز ادا کی اور اس میں کوئی غلطی نہیں کی، اللہ پاک اس کے پچھلے چھوٹے گناہ معاف فرمادے گا۔ (1)

نماز کے دوران ان 7 چیزوں کا کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہو گی۔

نمبر شمار	فرائض	تفصیل
01	تکبیرِ تحریمہ	یعنی نماز شروع کرنا "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر نماز شروع کریں گے۔ (تکبیر تحریمہ ویسے تو نماز کی شرط ہے، لیکن چونکہ یہ نماز کے ساتھ ملی ہوئی ہے، اس لئے اسے فرض بھی کہا گیا ہے)
02	قِیام	قراءت میں بالکل سیدھا کھڑا ہونا یا کم از کم ایسے کھڑا ہونا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں
03	قِراءَت	جتنا قرآن پڑھنا لازِم ہے اُتنا قرآن پڑھنا۔ سورۃُ الفاتحہ مکمّل پڑھیں گے، اس کے بعد تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو یا کوئی ایک چھوٹی سورت پڑھیں گے۔ (فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں قراءت کرنا ضروری نہیں)
04	رُکوع	یعنی کم از کم اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ اچھا رُکوع یہ ہے کہ جھک کر گھٹنے پکڑ لے اور کمر بالکل سیدھی بچھادے
05	سجود	یعنی پیشانی کو زمین پر اچھی طرح جمانا۔ اس کے علاوہ ہاتھ، پاؤں زمین پر لگیں گے، ناک کی بیچ کی ہڈّی لگے گی اور پیر کی تین تین انگلیوں کے پیچھے والا اُبھرا ہوا حصّہ بھی زمین پر لگے گا۔ ہر رکعت کے 2 سجدے فرض ہیں۔
06	قعدۂ اخیرہ	یعنی نماز کی سب رکعتیں پوری ہونے کی بعد "اَلتَّحِیّات" کے لیے بیٹھنا۔

1 ...... مسند إمام أحمد، مسند الأنصار، ٨/١٦٢، حديث: ٢١٧٤٩۔

		مکمل ”اَلتَّحِیَّات“ پڑھنا لازم ہے۔
07	خُروجِ بِصُنْعِہٖ	یعنی لفظِ ”سلام“ کے ذریعے نماز کو ختم کرنا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز توڑنے والی چیزیں

ایک حدیث مبارکہ: مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نماز میں لوگوں کا کوئی بھی بات کرنا صحیح نہیں، نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کرنے کا نام ہے۔[2]

اِن چیزوں کی وجہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے: ❁بات چیت کرنا ❁سلام کرنا ❁سلام کا جواب دینا ❁درد یا مصیبت کی وجہ سے ”آہ“ ”اُوہ“ یا ”اُف“ وغیرہ کہنا ❁ قرآنِ کریم میں دیکھ کر تلاوت کرنا ❁ عَمَلِ کثیر یعنی نماز میں کوئی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا (عام طور پر اس طرح کے کام سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) ❁ نماز میں ایسی چیز کھانا یا پینا جو پہلے سے منہ میں نہ ہو ❁3 قدم چلنا ❁قہقہہ مار کر ہنسنا کہ آس پاس والوں تک آواز پہنچے ❁ایک رُکن یعنی قیام یا رُکوع وغیرہ میں 3 بار کھجانا ❁ ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کے ”اَلِف“ کو لمبا کرنا یعنی ”آللّٰہُ“ کہنا یا ”اَکْبَر“ کے ”ب“ کے بعد ”اَلِف“ بڑھا دینا یعنی ”اَکْبَار“ کہنا۔ ❁ قرآنِ کریم یا اذکارِ نماز (یعنی جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے) اس میں ایسی غلطی کرنا جس سے معنی بگڑ جائیں۔ مثلاً: ”سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم“ میں ”عَظِیْم“ کو ”عَزِیْم“ کہنا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ

4 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جس نے اچھی طرح وضو کیا اور فرض نماز پڑھنے کے لئے چلا،

❶...... ہمارا اسلام، ص۱۳۳-۱۳۸ ماخوذاً۔

❷...... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب تحریم الکلام...إلخ، ص۲۱۵، حدیث: ۱۱۹۹۔

❸...... ہمارا اسلام، ص۲۱۵-۲۱۶ ماخوذاً۔

پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی، اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔[1] (2)جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے چل کر نہ آنے والا اگر جانتا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے چل کر آنے والے کے لئے کیا اَجْر ہے تو وہ ضرور آتا، اگر چِہ اسے گھسٹتے ہوئے آنا پڑتا۔[2] (3)ہماری بھلائی چاہنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو شخص (رُکوع اور سجدے وغیرہ میں) امام سے پہلے اپنا سَر اٹھاتا ہے کیا وہ اِس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ پاک اس کا سَر گدھے کے سَر جیسا کر دے؟[3] (4)ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِمام تو اس لئے ہوتا ہے کہ تاکہ اس کی اقتدا کی جائے، تو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔[4]

تکبیر تحریمہ کے 4 مدنی پھول:

01	جو نماز پڑھنی ہو اُس کی دل میں نیّت کرنا۔ مثلاً: نیت کرتا ہوں 2 رکعت نمازِ فجر فرض، واسطے اللہ پاک کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اِس امام کے۔ اور یہ بھی کافی ہے کہ ”فلاں نماز کی نیّت کرتا ہوں“۔ (یہ الفاظ زبان سے بھی کہہ لئے جائیں تو زیادہ اچھا ہے)
02	اِمام کے ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہنے کے بعد ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہنا
03	اِتنی آواز سے ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہنا کہ اپنے کان سُن لیں، ساتھ والوں کو آواز نہ جائے
04	دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر ناف کے نیچے باندھنا

قیام کے 2 مدنی پھول:

01	”ثَنا“ یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ (مکمل) پڑھنا
02	”ثَنا“ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا اور چُپ کھڑا رہنا

❖

1 ...... صحیح إبن خزیمة، کتاب الإمامة فی الصلاة، باب فضل المشی إلی الجماعة متوضیاً . . . إلخ، ۲/۳۷۳، حدیث: ۱۴۸۹۔

2 ...... معجم کبیر، عثمان بن أبی العاتکة، ۸/۲۲۴، حدیث: ۷۸۸۶۔

3 ...... مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن سبق الإمام برکوع أو سجود ونحوهما، ص ۱۸۱، حدیث: ۹۶۳۔

4 ...... إبن ماجه، کتاب إقامة الصلاة، باب إذا قرأ الإمام فأنصتوا، ۱/۴۶۲، حدیث: ۸۴۶۔

نوٹ: ظہر وعصر میں امام صاحب بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے پھر بھی ہم بالکل خاموش رہیں گے۔

رکوع کے 2 مدنی پھول:

01	اِمام کے ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر رُکوع میں جانے کے وقت، ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے رُکوع میں جانا
02	3 بار ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم'' کہنا

قومہ کے 2 مدنی پھول:

01	اِمام کے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ'' کہہ کر کھڑے ہونے کے وقت ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد'' کہتے ہوئے کھڑا ہونا
02	کھڑے ہو کر کچھ نہ پڑھنا دو، تین سیکنڈ ٹھہرنا اور ہاتھ لٹکے ہوئے رکھنا

سجدے کے 2 مدنی پھول:

01	اِمام ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر سجدے میں جائے، تو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا
02	3 بار ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنا

جلسے کے 2 مدنی پھول:

01	اِمام ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر بیٹھے تو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے بیٹھنا
02	مکمل بیٹھنے کے بعد ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' کہنا

دوسرے سجدے کے 2 مدنی پھول:

01	اِمام ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہہ کر سجدے میں جائے، تو ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا
02	3 بار ''سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہنا

نوٹ: جہاں لکھا ہے کہ 3 مرتبہ یہ پڑھیں، وہاں یہ بات یاد رکھیں کہ اگر امام صاحب نماز میں آگے بڑھ گئے تو ہم 3 تسبیح مکمل کیئے بغیر امام سے مل جائیں گے (چاہے ہم نے ایک تسبیح پڑھی ہو)۔ ایک تسبیح پڑھنے میں جتنا وقت لگتا ہے اُتنا ٹھہرنا واجب ہے، اس لئے اُتنا ضرور ٹھہریں گے، اگرچہ امام صاحب نماز میں آگے بڑھ جائیں۔

دوسری رکعت کے لئے اٹھنے کا 1 مدنی پھول:

01	امام کے ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہہ کر کھڑے ہوتے وقت، ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے کھڑا ہونا

نوٹ: اب پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت مکمل کر لیجئے۔

دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ کے 2 مدنی پھول:

01	دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد جب اِمام ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہہ کر بیٹھے تو ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے بیٹھنا
02	اِتنی آواز سے التّحیّات پڑھنا کہ اپنے کان سن لیں

نوٹ: ❁اگر ہم نے اَلتّحیّات مکمل نہیں پڑھی تھی اور امام صاحب آگے بڑھ گئے تب بھی ہم اَلتّحیّات مکمل کریں گے ❁اگر 3 یا 4 رکعت والی فرض نمازیں ہیں، جیسے: مغرب یا ظہر، عصر اور عشا، تو ہم پہلی اور دوسری رکعت کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت ادا کریں گے ❁کسی بھی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں امام صاحب بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے پھر بھی ہم بالکل خاموش رہیں گے۔

قعدۂ اخیرہ کے 4 مدنی پھول:

01	آخری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد جب اِمام ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہہ کر بیٹھے تو ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے بیٹھنا
02	اِتنی آواز سے التّحیّات پڑھنا کہ اپنے کان سن لیں
03	اَلتّحیّات کے بعد دُرود شریف پڑھنا
04	اِس کے بعد دُعا پڑھنا

نوٹ: 4 رکعت والی نماز (جیسے: ظہر، عصر، عشاء) کی تیسری رکعت کے 2 سجدوں کے بعد نہیں بیٹھیں گے۔

سلام پھیرنے کے 2 مدنی پھول:

01	امام کے سیدھی جانب سلام پھیرنے کے بعد سیدھی جانب گردن پھیرنا اور ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ“ کہنا
02	امام کے اُلٹی طرف سلام پھیرنے کے بعد اُلٹی طرف گردن پھیرنا اور ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ

اللهِ وَبَرَكَاتُه‘‘ کہنا	

نوٹ: اگر اَلتّحیّات مکمل نہیں پڑھی اور اِمام نے سلام پھیر دیا تب بھی ہم اَلتّحیّات مکمل کر کے سلام پھیریں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کے واجبات

ایک حدیثِ مُبارَکہ: ایک مرتبہ پیارے نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک صحابی آئے، نماز پڑھی اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: جاکر دوبارہ نماز پڑھو، تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ وہ گئے اور نماز پڑھ کر دوبارہ آئے۔ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے پھر یہی فرمایا کہ جاکر دوبارہ نماز پڑھو، تماری نماز نہیں ہوئی۔ وہ پھر گئے اور نماز پڑھ کر آئے۔ ایسا 3 مرتبہ ہوا۔ وہ صحابی عرض کرنے لگے: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق عطا فرما کر بھیجا ہے! مجھے اس سے اچّھی نماز ادا کرنا نہیں آتی، آپ مجھے سکھا دیجئے! یہ سن کر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: جب نماز کے لئے کھڑے ہونا چاہو تو اچّھی طرح وُضو کر کے کعبہ شریف کی طرف منہ کرو اور ’’اَللهُ اَکْبَر‘‘ کہو، پھر جو قرآن آتا ہو اُس کی تلاوت کرو، اُس کے بعد اطمینان کے ساتھ رُکوع کرو، پھر بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، اس کے بعد اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ اور اِسی طرح ساری نماز میں کرو۔[1]

اِن چیزوں کو نماز میں کرنا ضروری ہے۔ اگر اِن میں سے کوئی چیز جان بوجھ کر چھوڑی تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی نیز ایسا شخص گناہ گار بھی ہو گا اور اگر کوئی چیز غلطی سے چھوٹ گئی تو ’’سجدۂ سہو‘‘[2] کرنا ہو گا۔ ہاں اگر امام کے پیچھے بھولے سے کوئی واجب چھوٹا تو اب مقتدی پر سجدۂ سہو لازِم نہیں۔

نوٹ: ہر واجب چھوڑنے کا یہ حکم نہیں ہے کہ نماز دوبارہ پڑھنی ہو یا سجدۂ سہو لازم ہو۔

---

1 ...... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ، ص ۱۶۸، حدیث: ۸۸۵-۸۸۶ ملخصاً۔

2 ...... ’’سجدۂ سہو‘‘ کا طریقہ آگے آرہا ہے۔

01	تکبیر تحریمہ میں لفظ ’’اَللّٰہُ اَکْبَر‘‘ کہنا	02	ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا
03	سورۃ الفاتحہ کے بعد 1 چھوٹی سورت / 1 بڑی آیت / 3 چھوٹی آیتیں کہ جو ایک بڑی آیت کے برابر ہو پڑھنا[1]	04	سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا
		05	سورۂ فاتحہ اور سورت کے درمیان ’’اٰمین‘‘ اور ’’بِسْمِ اللہ‘‘ کے علاوہ کچھ نہ پڑھنا[2]
06	قراءت کے فوراً بعد رکوع کرنا		
07	رکوع کے بعد بالکل سیدھا کھڑا ہونا	08	ہر رکعت میں 1 ہی مرتبہ رکوع کرنا
09	ترتیب کے مطابق ایک سجدے کے بعد بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ کرنا	10	دو سجدوں کے درمیان بالکل سیدھا بیٹھنا
		11	ہر رکعت میں 2 بار سجدہ کرنا
12	رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ میں کم از کم 1 بار ’’سُبْحٰنَ اللہ‘‘ کہنے کے برابر ٹھہرنا	13	دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا
		14	قعدۂ اولیٰ کرنا[3]
15	قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں ’’اَلتَّحِیَّات‘‘ مکمّل پڑھنا	16	فرض، وِتْر اور سنت مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں ’’اَلتَّحِیَّات‘‘ کے بعد کچھ نہ پڑھنا
17	4 رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کے بعد قعدہ نہ کرنا	18	ہر فرض اور واجب کو اُسی کی جگہ ادا کرنا
19	دونوں طرف سلام پھیرنے میں لفظ ’’اَلسَّلَام‘‘ کہنا	20	2 فرض / 2 واجب / فرض و واجب کے درمیان 3 بار ’’سُبْحٰنَ اللہ‘‘ کہنے کے برابر وقفہ نہ ہونا

---

1 ...... چار رکعت والی فرض نماز (ظہر، عصر، عشاء) کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں۔

2 ...... ’’اٰمین‘‘ اور ’’بِسْمِ اللہ‘‘ کا پڑھنا واجب نہیں۔

3 ...... 2 سے زیادہ رکعت والی نماز (جیسے: 3 / 4 رکعت والی نماز) میں پہلی دو رکعتوں کے درمیان بیٹھنا ’’قعدۂ اولیٰ‘‘ کہلاتا ہے۔

21	امام جب قراءت کر رہا ہو چاہے بلند آواز سے ہو یا آہستہ، تو مقتدی کا چپ رہنا	22	سَجدۂ سہو واجب ہو تو سجدۂ سہو کرنا[1]
		❀	❀❀❀[2]

نوٹ: غلطی سے جتنے واجب بھی چھوٹ جائیں ایک ہی مرتبہ ''سجدۂ سَہو'' کرنا کافی ہے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ: قعدۂ اخیرہ میں جب نَماز کی آخری رکعت مکمل کر کے بیٹھیں تو ''اَلتَّحِیَّات'' پڑھ کر سیدھی طرف سلام پھیریئے اور 2 بار سجدہ کیجئے، جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں اسی طرح یہاں بھی بیٹھنا ہو گا۔ اس کے بعد دوبارہ قعدہ کیجئے یعنی بیٹھیے اور ''اَلتَّحِیَّات'' ''درود شریف'' اور ''دعا'' پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نماز کے مکروہات

2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو نَماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں؟ انہیں چاہئے کہ ایسا نہ کریں، ورنہ ان کی آنکھیں چھین لی جائیں گی۔[4] (2) نَماز کی حالت میں اپنی انگلیاں نہ چٹخاؤ![5]

نَماز کے مکروہ تحریمی میں سے کوئی چیز اگر نَماز کے دوران ہو جائے تو نَماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔ جان بوجھ کر جس نے نَماز مکروہ تحریمی کی وہ گناہ گار بھی ہو گا۔ اس صورت میں توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

نوٹ: ہر مکرہ تحریمی کا یہ حکم نہیں ہے کہ نَماز دوبارہ پڑھنا لازِم ہو۔

1 ...... سجدۂ سہو واجب ہوا اور نہ کیا تو نَماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔

2 ...... نَماز کے احکام، ص ۲۱۷-۲۲۱ ماخوذاً۔

3 ...... نَماز کے احکام، ص ۲۷۶-۲۸۰ ماخوذاً۔

4 ...... بخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصر إلى السماء في الصلاة، ۱/۲۶۵، حدیث: ۷۵۰۔

5 ...... إبن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة، باب مایکرہ في الصلاة، ۱/۵۱۴، حدیث: ۹۶۵۔

01	داڑھی / بدن / لباس کے ساتھ کھیلنا	02	کپڑا سمیٹنا[1]
03	کپڑا لٹکانا[2]	04	کسی بھی آستین کا آدھی کلائی سے اوپر ہونا
05	شدّت سے پیشاب / پاخانہ / ریح آنا	06	کنکریاں (چھوٹے پتّھر) ہٹانا[3]
07	کسی واجب کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا[4]	08	ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا
09	کمر پر ہاتھ رکھنا		
10	آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا	11	ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا چاہے تھوڑا منہ پھرے یا زیادہ
12	مرد کا سجدے میں کلائیاں بچھانا		
13	کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا	14	نماز میں ناک اور منہ چھپانا
15	بلا ضرورت بلغم وغیرہ نکالنا	16	جان بوجھ کر جماہی لینا
17	قراءت رکوع میں پہنچ کر ختم کرنا	18	قیام کے علاوہ کسی اور مقام پر قرآن پڑھنا
19	انگلیاں چٹخانا	20	امام سے پہلے رکوع / سجدے میں چلے جانا یا امام سے پہلے سر اٹھا دینا
21	جاندار کی تصویر والے لباس میں نماز پڑھنا		
22	اُلٹا قرآن پڑھنا[5]	❀	❀❀❀ [6]

1...... اگر کپڑا بدن سے چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرَج نہیں۔

2...... مثلاً: کندھے پر ایسے چادر ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹک رہے ہوں۔ اگر ایک کنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا تو ٹھیک ہے۔

3...... اگر کنکری ہٹائے بغیر فرض / واجب ادا نہ ہو تا ہو تو ہٹانا ضروری ہے۔

4...... مثلاً: قومہ اور جلسہ میں پیٹھ سیدھی ہونے سے پہلے ہی رکوع یا دوسرے سجدے میں چلے جانا۔

5...... مثلاً: پہلے سورۃُ النّاس پھر سورۃُ الفلق پڑھنا۔ یہ نماز کا مکروہِ تحریمی نہیں بلکہ قراءت کا مکروہِ تحریمی ہے، جان بوجھ کر جس نے ایسا کیا گناہ گار ہوا مگر نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں۔

6...... نماز کے احکام، ص ۲۴۷-۲۵۹ ماخوذاً۔

نمازِ وتر کا طریقہ

2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) بلا شبہ اللہ پاک نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اور وہ نمازِ وِتْر ہے جسے اللہ پاک نے عشا اور سورج نکلنے کے درمیان رکھا ہے۔[1]

(2) ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: وِتْر حق ہے، تو جو وِتْر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وِتْر حق ہے، تو جو وِتْر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وِتْر حق ہے، تو جو وِتْر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔[2]

7 مَدَنی پھول:

01	3 رکعت نمازِ وِتْر کی نیّت کر کے نماز شروع کرنا
02	عام نماز کی طرح دوسری رکعت تک نماز پڑھ کر قعدۂ اولیٰ کرنا
03	قعدۂ اولیٰ میں "اَلتَّحِیَّات" پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا
04	سورۂ فاتحہ اور سورت کی تِلاوت کے بعد ہاتھ اٹھا کر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر دوبارہ ہاتھ باندھنا
05	دُعائے قُنوت پڑھنا دُعائے قُنُوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ○ (دُعائے قُنوت یاد نہ ہو تو یہ دُعا بھی پڑھی جاسکتی ہے: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ")
06	"اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر رکوع کرنا پھر پہلے کی طرح تیسری رکعت مکمّل کر کے قعدۂ اخیرہ کرنا
07	"اَلتَّحِیَّات" "دُرود شریف" اور "دُعا" پڑھ کر سلام پھیر دینا[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... أبو داؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، ٢/٨٨، حدیث: ١٤١٨۔

2 ...... أبو داؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، ٢/٨٩، حدیث: ١٤١٩۔

3 ...... نماز کے احکام، ص ٢٧٣-٢٧٥ ماخوذاً۔

باب نمبر06: سُنّتیں اوراِسلامی طریقے

(1)مسواک

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ہر سنّت خزانۂ حکمت ہے۔ مِسواک ہی کو لے لیجئے! اِس سنّت کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! ایک تاجر (Businessman) کا بیان ہے: ”سوئیزر لینڈ“ میں ایک نیو مسلم سے میری ملاقات ہوئی، اُس کو میں نے تحفۃً مِسواک پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اُسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے! اُس نے جیب سے ایک رومال نکالا، اس کی تَہ (Fold) کھولی تو اس میں سے تقریباً 2 اِنچ کا چھوٹا سا مِسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا: میری اِسلام آوری کے وَقت مسلمانوں نے مجھے یہ تُحفہ دیا تھا۔ میں بہت سنبھال سنبھال کر اِس کو اِستعمال کر رہا تھا، یہ ختم ہونے کو تھا اور مجھے تشویش تھی کہ اب مِسواک کہاں سے ملے گی! بس اللہ پاک نے کرم فرمادیا اور آپ نے مجھے مِسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مَسُوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا، ہمارے یہاں کے دانتوں کے ڈاکٹر (Dentist) سے ان کا علاج بَن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اس مِسواک کا اِستِعمال شروع کیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰه تھوڑے ہی دِنوں کے اندر میں ٹھیک ہو گیا۔ میں جب ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا: میری دوا سے اِتنی جلدی تمہارا مَرَض دُور نہیں ہو سکتا، سوچو! کوئی اور وجہ ہو گی۔ میں نے جب ذِہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری بَرَکت مِسواک ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو مِسواک دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔![1]

مِسواک کرنے کے 25 دنیا اور آخرت کے فائدے

حضرتِ علّامہ سیِّد احمد طَحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ مِسواک شریف کو لازم کرلو، اِس سے غفلت نہ کرو۔ اِسے ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اِس میں اللہ پاک کی خوشنودی ہے ❁ ہمیشہ **مِسواک** کرتے رہنے سے روزی میں آسانی اور بر کت رہتی ہے ❁ دَردِ سر دُور ہوتا ہے ❁ **بلغم** کو دُور کرتی ہے ❁ **نظر** کو تیز کرتی ہے ❁ **مِعدے** کو دُرست رکھتی ہے ❁ جسم کو توانائی بخشتی ہے ❁ حافظہ (قُوتِ یادداشت) کو تیز کرتی ہے اور عقل کو بڑھاتی ہے ❁ دل کو پاک کرتی ہے ❁

---

1 ...... وضو اور سائنس، ص ۴۔

www.dawateislami.net

نیکیوں میں اِضافہ ہو جاتا ہے ❀ فرشتے خوش ہوتے ہیں ❀ مِسواک شیطان کو ناراض کر دیتی ہے ❀ کھانا ہضم کرتی ہے ❀ بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا ہے ❀ بڑھاپا دیر میں آتا ہے ❀ پیٹھ کو مضبوط کرتی ہے ❀ بدن کو اللہ پاک کی اِطاعت کے لئے قوت دیتی ہے ❀ نزع میں آسانی اور کلمۂ شہادَت یاد دلاتی ہے ❀ قِیامت میں نامۂ اَعمال سِیدھے ہاتھ میں دِلاتی ہے ❀ پُل صراط سے بجلی کی طرح تیزی سے گزار دے گی ❀ حاجات پوری ہونے میں اُس کی اِمداد کی جاتی ہے ❀ قبر میں آرام وسکون پاتا ہے ❀ اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ❀ دنیا سے پاک صاف ہو کر رخصت ہوتا ہے ❀ سب سے بڑھ کر فائدہ یہ ہے کہ اُس میں اللہ پاک کی رِضا ہے۔ (1)

مِسواک کیسی ہونی چاہیے؟

❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ❀ مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ❀ اِس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ❀ مِسواک تازہ ہو تو خُوب (یعنی بہتر) ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے ❀ طبیبوں کا مشورہ ہے کہ مِسواک کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے۔ (2)

مِسواک کرنے کا طریقہ

❀ دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کیجئے ❀ جب بھی مِسواک کرنی ہو کم از کم 3 بار کیجئے ❀ ہر بار دھو لیجئے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی 3 اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سِرے پر ہو ❀ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے اور پھر اُلٹی طرف نیچے مِسواک کیجئے ❀ مٹھی باندھ کر مِسواک کرنے سے بواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ (3) ❀ عورَتوں کے لئے مِسواک کرنا اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی سُنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت

---

1 ...... حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الطہارۃ، فصل من آداب الوضوء، ص ۶۹ ملخّصاً۔

2 ...... مسواک شریف کے فضائل، ص ۱۰۔

3 ...... مسواک شریف کے فضائل، ص ۱۰۔

مر دوں کے کمزور ہوتے ہیں،(ان کے لئے) مِسّی (یعنی دَنداسہ) کافی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

(2)سلام

پیارے اسلامی بھائیو! دنیا کے ہر ملک، ہر مذہب اور ہر قوم میں ملاقات کے وقت کچھ نہ کچھ خاص الفاظ بولے جاتے ہیں۔ ”اِسلام“ کے آنے سے پہلے ”عَرَب کے لوگ“ ملاقات کے وقت کہتے تھے: ”حَیَّاكَ اللهُ۔ یعنی اللہ تجھے زندہ رکھے“ اِسی طرح کسی بادشاہ سے ملاقات کے وقت کہتے تھے: ”اَنْعِمْ صَبَاحًا“ یعنی خدا آپ کی صبح اچھی کرے۔ جبکہ مختلف مذاہب والے اس طرح کے انداز سے سلام کرتے تھے:۔ ❁کوئی مُنہ پر ہاتھ رکھ دیتے ❁کوئی ایک دوسرے کو اُنگلیوں سے اشارہ کرتے ❁کوئی جھک جاتے ❁جبکہ کوئی کلمہ کی انگلی اٹھا دیتے تھے۔ آج بھی دنیا میں ملاقات کے وقت مختلف قسم کے الفاظ بولے جاتے اور طرح طرح کے انداز اپنائے جاتے ہیں۔ دیگر مذاہب کی طرح اللہ کے پسندیدہ دین ”اِسلام“ میں بھی ملاقات کے وقت کچھ خاص الفاظ بولے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی مسلمان دوسرے سے ملتا ہے تو کہتا ہے: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللهِ وَبَرَکَاتُه“ یعنی اللہ پاک آپ کو سلامَتی، رَحمت اور بَرَکت عطا فرمائے۔ اور سلام کرتے وقت اُسے یہ نیّت کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے کہ ”تمہاری جان، مال، عزّت سب محفوظ ہے، میں تمہیں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔“

اِسلامی سلام سب سے زیادہ خوبصورت ہے

اگر ہم غور کریں تو یہ ”اِسلامی سلام“ 3 باتوں کی وجہ سے بقیہ سب طریقوں میں سب سے خوبصورت ہے: (1) ”منہ پر ہاتھ رکھنا“ ”انگلیوں سے اشارہ کرنا“ ”جھک جانا“ ”کلمہ کی انگلی اٹھا دینا“ وغیرہ کا کوئی خاص مطلب یا مقصد سمجھ نہیں آتا، جبکہ ”اِسلامی سلام“ میں ایک خاص نیّت اور بہت پیاری دُعا ہے۔ (2) ”زندگی کی دعا دینا“ یا ”صبح وشام اچّھی ہونے کی دعا دینا“ وغیرہ میں لمبی زندگی ملنے یا صرف صبح وشام اچھی ہونے کی دعا ہے۔ جبکہ ”اِسلامی سلام“ میں سلامَتی، رَحمت اور بَرَکت کی دعا ہے جو سب سے بہترین ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کسی کی زندگی لمبی تو ہو مگر آزمائشوں

[1]...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۵۷۔

سے بھرپور ہو۔ اِسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ صبح وشام بظاہر تو اچّھی اور خوشیوں بھری نظر آرہی ہو لیکن اللہ پاک کی نافرمانیوں کی وجہ سے رَحمت اور بَرَکت سے خالی ہو۔ اِسی طرح ان دعاؤں میں انسان کے دنیا سے جانے کے بعد کے لئے کوئی دعا نہیں ہے۔ جبکہ ''اِسلامی سلام'' میں جو سلامَتی، رَحمت اور بَرَکت کی دعا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم دنیا میں، مرتے وقت، قبر میں اور آخرت میں ہر جگہ آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں اور عذابات سے سلامت رہو، رَحمتِ الٰہی کے سائے میں رہو اور اِس سلامَتی اور رَحمت میں مزید بَرَکت ہو۔ (3) اگر کوئی انسان کسی کو فائدہ پہنچانے کا وعدہ کرے تو ہوسکتا ہے کہ وہ فائدہ پہنچانے میں کامیاب ہوجائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ناکام ہوجائے۔ کیونکہ وقت ایک جیسا نہیں رہتا اور انسان کے حالات خراب بھی ہوجاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا تو بہت زیادہ حد تک ممکن ہے کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرجائے، کیونکہ نقصان پہنچانے سے بچنے کے لئے اسے کچھ کرنا نہیں پڑے گا اور اس کے اچھے یا برے حالات بھی اس وعدے کو پورا کرنے میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ ''اِسلامی سلام'' میں یہی نیّت ہوتی ہے کہ میں تمہاری جان، مال اور عزّت وغیرہ کسی چیز کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ یہی وجہ ہے کہ ''اِسلامی سلام'' بقیہ سلام کے طریقوں میں سب سے اچّھا ہے۔[1]

سلام کرنے، ہاتھ ملانے اور گلے ملنے کی سنّتیں واسلامی طریقے

❁ کسی سے ملاقات ہو تو کہئے: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' دوسرا بھی کہے: ''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' اس طرح دونوں کو 30، 30 نیکیاں ملیں گی ❁ پہلے سلام کیا جائے، اُس کے بعد بات کی جائے ❁ چھوٹا بڑے کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں ❁ اگر کوئی مسلمان ملاقات کے وقت سلام کرے تو سلام کا جواب دینا واجب ہے ❁ جو شخص درس دینے، سبق پڑھانے یا سبق یاد کرنے میں مصروف ہو اُسے سلام نہ کیا جائے ❁ اِستنجا خانہ یا غسل خانہ میں موجود شخص کو بھی سلام نہ کیا جائے ❁ ملاقات کے وقت مُصافَحہ کرنا یعنی ہاتھ ملانا بھی سنّت ہے ❁ ہاتھ ملانے میں یہ اِحتیاط کی جائے کہ دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں آپس میں ملیں، درمیان میں کوئی چیز نہ ہو ❁ دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کیا جائے ❁ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار مُصافَحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا)

---

1 ...... تفسیر کبیر، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۸۶، ۴/۱۶۱ ماخوذاً۔ تفسیر نعیمی، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۸۶، ۵/۲۷۴۔

ثواب کا کام ہے ❁ والد صاحِب، عالِمِ دین، پیر صاحب یا کسی بزرگ سے ہاتھ ملاتے وقت اُن کا ہاتھ چوم لینا بھی ثواب کا کام ہے ❁ خوشی کے موقع پر مُعانَقہ کرنا یعنی گلے ملنا سنّت ہے ❁ عید کے موقع پر گلے مل سکتے ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) ظاہِر و باطن کی صفائی

پیارے اسلامی بھائیو! صفائی ستھرائی دینِ اِسلام کی ایک بہت نُمایاں خوبی ہے۔ اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صفائی کی اَہمیت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: صفائی آدھا ایمان ہے۔[2] کیونکہ ایمان دل کو برائیوں سے پاک اور خوبیوں سے سجاتا ہے اور صفائی جسم کو صرف گندگی سے پاک کرتی ہے اس لئے صفائی کو آدھا ایمان فرمایا گیا۔[3]

صفائی وہ پیاری عادت ہے کہ جس مرد وعورت میں یہ موجود ہو اُسے عزّت بخشتی ہے، صفائی اِنسان کے سَر کا بہت قیمتی تاج ہے، اِنسان امیر ہو یا فقیر ہر حال میں صفائی اِنسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا یہ اِسلامی نِشان ہے کہ وہ اپنے بدَن، اپنے مکان و سامان، اپنے دروازے اور صحن وغیرہ ہر ہر چیز کی صفائی ستھرائی کا دھیان رکھے۔[4] خیال رہے کہ ظاہر کے ساتھ ساتھ انسان کو اپنے باطن (یعنی اندر) کی بھی صفائی رکھنی ہوگی۔ کہ نہ تو مسلمان کا لباس گندہ ہو، نہ سوچ گندی ہو، نہ گھر گندہ ہو اور نہ ہی اس کی سوچ میں کسی مسلمان کے حوالے سے گندگی بھری ہو۔ آج سے تقریباً 100 سال پہلے کے بہت بڑے عالِمِ دین اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسلمان کے کام کو جہاں تک ممکن ہو اچھا ہی سمجھنا واجب ہے۔[5] مقصد یہ ہے کہ اِسلام نے جسم، لباس، مکان کو صاف کرنے کی اہمیت کے ساتھ ساتھ دل و دماغ کی سوچ کی صفائی کا بھی درس دیا ہے۔ مزید یہ کہ گندگی اِنسان کی عزّت کی بدترین دشمن ہے، اس لئے ہمیشہ صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ صفائی ستھرائی سے صحّت و تندرستی بڑھتی ہے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں

---

1 ...... سنّتیں اور آداب، ص ۲۲-۲۸ ماخوذاً۔

2 ...... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضو، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۴۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۳۲ ماخوذاً۔

4 ...... جنتی زیور، ص ۱۳۹ ماخوذاً۔

5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۲۴ ماخوذاً۔

بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو میلے کچیلے رہنے والے لوگ پسند نہیں تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے صحابہ کو ہمیشہ صفائی ستھرائی کا حکم دیتے رہتے اور اس کی تاکید کیا کرتے تھے۔[1] چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسلام صفائی ستھرائی والا دین ہے، اِس لئے صاف ستھرے رہا کرو، کیونکہ جنّت میں وہی داخل ہوگا جو صاف ستھرا ہوگا۔[2] یعنی اپنے ظاہر کو گندگی سے صاف رکھو! مثلاً: میلے کچیلے کپڑے پہننے سے بچو، غذا و لباس حرام نہ ہو، اپنے باطن کو بھی اس طرح ستھرا رکھو کہ دُرست عقیدہ رکھو اور شِرک و گمراہی سے بچو، نیز اپنے دل کو حَسَد اور بغض و کینہ سے بھی پاک رکھو، کیونکہ جنّت میں وہی داخل ہوگا جس کا ظاہر اور باطن دونوں پاکیزہ ہوں گے۔[3] ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: اپنے کپڑے دھویا کرو، بالوں کو کاٹا کرو، مسواک کیا کرو، (تیل وغیرہ لگا کر اچھے لباس اور حلیے کے ذریعے) زینت اختیار کیا کرو اور صاف ستھرے رہا کرو۔ کیونکہ بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے جس کی وجہ سے اُن کی عورتیں بدکاری میں مبتلا ہوگئی تھیں۔[4]

اِسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر طرح کی صفائی کا حکم دیا ہے، چاہے وہ جسمانی ہو یا رُوحانی ہو، ایک فرد کی ہو یا پورے معاشرے کی، مسجد کی ہو یا محلے کی، الغرض! اِسلام جسم و روح، دل و دماغ اور دوسری ہر چیز کی صفائی رکھنے کا درس دیتا ہے۔ جسمانی صفائی سے متعلق ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فِطرت سے ہیں: (1) ختنہ کرنا (2) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا (3) مونچھیں ہلکی کرنا (4) ناخن کاٹنا (5) بغل کے بال اُکھیڑنا۔[5] فطرت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر پہلے کے انبیا عَلَیْہِمُ السَّلام بھی عمل کرتے رہے ہوں اور ہمارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی اُس طریقے پر عمل کیا ہو اور اُسے کرنے کی رغبت دلائی ہو۔ یعنی اوپر بیان کردہ 5 چیزیں ہر شریعت

1 ...... جنتی زیور، ص۱۳۹-۱۴۰ ماخوذاً۔

2 ...... معجم أوسط، ۳/ ۳۸۲، حدیث: ۴۸۹۳۔

3 ...... فیض القدیر، ۲/ ۴۰۸-۴۰۹، تحت الحدیث: ۱۹۵۳۔

4 ...... إبن عساکر، ذکر من اسمہ عبد الرحیم، ۳۶/ ۱۲۴۔

5 ...... بخاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الأظفار، ۴/ ۷۵، حدیث: ۵۸۹۱۔

میں موجود تھیں اور ہمیں بھی ان پر عمل کا حکم دیا گیا ہے۔[1]

ناخُن حجامت، موئے بغل اور زلفوں کی سنتیں و اسلامی طریقے

❁40 دن کے اندر اندر ان 4 کاموں کو ضرور کرلیں:۔ (1) مونچھیں ہلکی کرنا۔ اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مونچھیں اتنی بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام، گناہ اور غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔[2] (2) ناخن کاٹنا (3) بغل کے بال صاف کرنا (4) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا۔ حضرتِ اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (بیان کردہ پچھلی چاروں چیزوں میں) ہمارے لئے وقت مقرّر کیا گیا ہے کہ اِن چیزوں کو 40 دن سے زیادہ نہ چھوڑیں۔[3] ❁ہفتہ میں 1 بار ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ثواب کا کام ہے، 15 ویں دن کرنے کی بھی اجازت ہے۔ لیکن 40 دن سے زیادہ گزارنا منع ہے ❁ہاتھ کے ناخن کاٹنے کی ایک سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر والی انگلی کا ناخن کاٹیں اس کے بعد ترتیب کے ساتھ سیدھے ہاتھ کی باقی انگلیوں کے ناخن کاٹیں اور انگوٹھا چھوڑ دیں، پھر اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور ترتیب کے ساتھ کاٹتے ہوئے انگوٹھے کا ناخن بھی کاٹ لیں، اس کے بعد سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹ لیں۔ اس طریقے میں خوبصورتی یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ سے ہی کاٹنا شروع کیا اور سیدھے ہاتھ پر ہی ختم کیا۔ (اس طریقے کو یاد رکھنے کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ جس طرح دعا میں ہاتھ اُٹھاتے ہیں، اسی طرح آپ اپنے ہاتھ اُٹھالیجئے یعنی ہتھیلیاں قبلہ رُخ رکھیں۔ اب سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شروع کرنا ہے اور الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹنے کے بعد سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرنا ہے) ❁پاؤں کے ناخن کاٹنے میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور ترتیب کے ساتھ کاٹتے ہوئے انگوٹھے کا ناخن بھی کاٹ لیں، پھر الٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کریں اور ترتیب کے ساتھ کاٹتے ہوئے چھوٹی انگلی کا ناخن بھی کاٹ لیں ❁دانت سے ناخن نہ کاٹے جائیں کہ اس سے برَص (جسم پر جگہ جگہ دھبے پڑجانے والا مرض) ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ❁ناخن کاٹنے کے بعد انگلیوں کے پَورے دھولینے چاہئیں ❁مرد ناف کے نیچے کے بال صاف کرنے

❖

1. مرآۃ المناجیح، ۱/۲۷۶ مفہوماً۔
2. فتاوىٰ رضویہ، ۲۲/۶۸۴ ماخوذاً۔
3. مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، ص۱۲۵، حدیث:۵۹۹۔

کے لئے بلیڈ استعمال کرے، بال صاف کرنے والا پاؤڈر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ❁ناف کے نیچے کے بال بالکل ناف کے نیچے سے کاٹنا شروع کیجئے ❁جب غسل فرض ہو اُس وقت بال یا ناخن کاٹنا ناپسندیدہ کام ہے ❁ناخن یا بال وغیرہ کاٹنے کے بعد زمین میں دفن کر دینا بہتر ہے ❁اِسلامی بہنیں جسم کے کسی بھی حصّے کے بال ایسی جگہ ہر گز نہ ڈالیں جہاں کسی غیر مرد کی نظر پڑ سکتی ہو ❁داڑھی کا خط بنوانے کی بھی اجازت ہے ❁کانوں کے آس پاس کے بال اور گالوں کے ہلکے بال جو بعض لوگوں کے کم اور بعض کے آنکھوں تک ہوتے ہیں یہ داڑھی میں شامل نہیں ہیں، انہیں کاٹ سکتے ہیں ❁داڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام کام ہے، ایک مٹھی سے جو بال زیادہ ہوں وہ کاٹے جاسکتے ہیں (یعنی ٹھوڑی (Chin) کے نیچے سے ایک مُٹھی اور چہرے کے دونوں اطراف (Sides) کے بعد ایک مُٹھی رکھنی ہے۔[1]) ❁بُچّی (نچلے ہونٹ کے نیچے والے بال) بھی داڑھی میں شامل ہیں اور داڑھی کے کسی حصے کا مونڈنا جائز نہیں۔[2] ❁مونچھوں کے کناروں کے بال بڑے ہوں تو اس میں حرج نہیں ❁ناک کے بال نہ اُکھاڑے جائیں، اس سے مَرَضِ آکِلہ (یعنی عُضْو کو ختم کر دینے والا خارِشی مرض) ہونے کا خطرہ ہے، لہٰذا جب بڑھ جائیں تو ان کو کاٹ لیا جائے ❁صرف گردن کے بال کٹوانا ناپسندیدہ کام ہے، ہاں اگر پورے سر کے بال کٹوائیں تو گردن کے بھی کٹوا لئے جائیں ❁ہاتھ، پاؤں اور پیٹ کے بال ختم کرنا چاہیں تو منع نہیں ہے ❁خوبصورتی و زینت کے لئے اَبرو (Eye Brows) کے بال نوچنا اور اسے بنوانا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ابرو بنوانے والی عورت کے بارے میں لعنت آئی ہے۔[3] ❁زُلفیں رکھنا ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت پیاری سنّت ہے ❁زلفیں رکھنے میں تین طریقے ہیں:۔(1) آدھے کان تک رکھئے (2) کان کی لو تک رکھئے (3) اتنے بال بڑھا لیجئے کہ کندھوں کو چھونے لگیں ❁مرد کو کندھوں سے نیچے زلفیں رکھنا جائز نہیں ❁سر کے بیچ میں مانگ نکالنا بھی سنّت ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۸۱ ماخوذاً۔
2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۹۷ ماخوذاً۔
3 ...... مختصر فتاویٰ اہلِ سنّت، ص ۱۹۲۔
4 ...... سنتیں اور آداب، ص ۶۳-۷۰ ماخوذاً۔

(4) کھانا پینا

پیارے اِسلامی بھائیو! اِسلام کی ایک عظیم خوبی یہ ہے کہ زندگی میں پیش آنے والے ہر طرح کے حالات اور مواقع پر اِسلام ہماری مکمّل راہ نمائی کرتا ہے۔ کسی بھی انسان کو زندہ رہنے کے لئے کھانے پینے کی لازمی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ ضرورت بعض لوگوں کو دن میں 2 مرتبہ، بعض کو 3 مرتبہ اور کچھ کو تو اِس سے بھی زیادہ بار پیش آتی ہے۔ آج کی دنیا میں فوڈ کلچر (Food Culture) بہت بڑھتا چلا جارہا ہے۔ نت نئے کھانے، انواع و اقسام کی ڈِشز (Dishes) اور اُنہیں کھانے کے منفرد انداز آئے دن متعارف کروائے جارہے ہوتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو آج کی دنیا میں فوڈیز (Foodies) یعنی کھانے پینے کے شوقین کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ایسے لوگ جینے کے لئے نہیں کھاتے بلکہ کھانے کے لئے جیتے ہیں۔

دینِ اِسلام ہمیں ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنے (یعنی Moderation) کا درس دیتا ہے۔ ہمیں ہر حلال چیز (اپنی شرائط کے ساتھ) کھانے پینے کی اجازت دی گئی ہے لیکن ساتھ اپنی صحّت کی حفاظت کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ اور ہر عقلمند شخص جانتا ہے کہ زیادہ کھانا، کھائے چلے جانا اور کھاتے ہی رہنا انسان کی صحّت کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں فوڈ کلچر بڑھنے کے ساتھ ساتھ نئی نئی بیماریوں میں بھی اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور کھانوں کے ساتھ ساتھ دواؤں کا خرچہ بھی تیزی کے ساتھ اُڑان بھرتا نظر آرہا ہے۔

سارا علمِ طِب آدھی آیت میں

صُوفی بزرگ حضرت علی بن حسین واقِد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عیسائی (Christen) ڈاکٹر نے کہا: تمہارے قرآن میں "علمِ طِب (Medical)" بالکل بھی نہیں ہے، اس لئے دینِ اِسلام ایک مکمل دین نہیں ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ پاک نے سارا علمِ طِب قرآنِ کریم کی آدھی آیت میں بیان فرمادیا ہے، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔** [1] یہ سب سُن کر وہ عیسائی ڈاکٹر حیران رہ گیا اور کہنے لگا: یقیناً تمہارے قرآن نے

---

[1]...... ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۸، الاعراف: ۳۱)

(قدیم یونان کے ماہر ترین ڈاکٹر) جالینُوس کے لئے طِب کا کوئی مسئلہ نہیں چھوڑا۔ (1)

پیارے اِسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ کھانے پینے میں میانہ روی (یعنی Moderation) اختیار کرنا انسان کو کئی بیماریوں سے بچاتا اور صحّت مند زندگی فراہم کرتا ہے۔ کھانے پینے میں اللہ پاک نے جہاں ہماری زندگی کا تحفظ رکھا ہے وہاں طرح طرح کی لذّتیں بھی رکھی ہیں۔ ہم شریعت کے مطابق جتنا اور جیسے کھائیں منع نہیں ہے لیکن اگر اس جائز کام میں اچھی نیتیں، پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتیں اور بزرگوں کے بیان کردہ آداب کا بھی لحاظ رکھ لیا جائے تو ہمیں بہت ثواب مل سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمارا کھانا پینا بھی ثواب کا کام بن سکتا ہے۔

کھانے پینے کی سنّتیں و اسلامی طریقے

❁ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ کلائی کے جوڑ تک دھولیجئے ❁ دونوں ہاتھ دھونا اور کلی کرنا "کھانے کا وُضو" کہلاتا ہے، اس سے ہم جراثیم سے بچیں گے ❁ کھانا کھاتے وقت اُلٹا گھٹنا بچھا کر سیدھا گھٹنا کھڑا کر لیجئے، اس طرح ہم موٹاپے سے بچیں گے ❁ کھانے سے پہلے جوتے یا چپّل وغیرہ اتار لیجئے ❁ کھانے سے پہلے "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" پڑھئے، اس طرح شیطان ہمارے کھانے میں شریک نہیں ہوگا اور کھانے میں برکت ہوگی ❁ اگر کھانے کے شروع میں "بِسۡمِ اللّٰہ" پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر "بِسۡمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ" پڑھ لیجئے ❁ کھانا سیدھے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھایئے ❁ کھانے میں کسی قسم کا عیب (یعنی خرابی) مت نکالئے، (مثلاً: ذائقہ اچھا نہیں ہے وغیرہ) ❁ پانی ہمیشہ بیٹھ کر، روشنی میں دیکھ کر اور "بِسۡمِ اللّٰہ" پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے پیجئے ❁ پانی 3 سانس میں پیجئے اور ہر مرتبہ گلاس منہ سے ہٹا کر سانس لیجئے ❁ پینے کے بعد "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ" کہئے ❁ چائے وغیرہ پینی ہو تب بھی "بِسۡمِ اللّٰہ" پڑھ کر پیجئے اور آخر میں "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ" کہئے ❁ ہوسکے تو کچھ بھی کھانے یا پینے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کا معمول بنالیجئے۔ (2) اِنۡ شَآءَ اللہ ڈھیروں ثواب کے حق دار ہوں گے۔ (3)

---

1. روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۳۱، ۳/۱۵۵ ملتقطاً۔
2. اِس کے لئے فیضانِ سنّت جلد اوّل کے باب "آدابِ طعام" کا مطالعہ کیجئے۔
3. سنّتیں اور آداب، ص ۸۹-۹۶ ماخوذاً۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) لباس اور جوتا پہننا

پیارے اِسلامی بھائیو! لباس کی اہمیت سے ہم سبھی واقف ہیں۔ یہ نہ صرف ہمارے بدن کو چھپاتا بلکہ اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ اچھّے اور عمدہ لباس سے انسان کی شخصیت کا بھی پتہ چلتا ہے اور اس کی عزّت میں بھی اِضافہ ہوتا ہے۔ دنیا کے تقریباً تمام ہی مذاہِب اور قوموں میں لباس کی خاص حیثیت ہے۔ بلکہ کئی لباس تو ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے انسان کے مذہب، قوم اور کام کاج کا علم ہو جاتا ہے۔ بنیادی طور پر لباس ایک اِنسانی ضرورت ہے لیکن جیسے جیسے دنیا آگے بڑھتی چلی جارہی ہے لباس کے رنگ اور ڈھنگ بھی بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ بلکہ نوبت یہ ہے کہ دن اور رات کے اوقات بھی اِنسان کے لباس پر اَثَر انداز ہوتے نظر آتے ہیں۔

دینِ اِسلام کی خوبی ہے کہ یہ اِنسان کی فطرت کے بہت قریب ہے۔ اِسلام نہ صرف مرد و عورت کو لباس اِختیار کرنے اور مناسب انداز سے اپنے جسم کو چھپانے کا حکم دیتا ہے بلکہ صاف اور عمدہ لباس کو پسند بھی فرماتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اِسلام ہماری دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اپنے لباس اور کِردار دونوں میں تقوٰی اختیار کرنے کا بھی درس دیتا ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے: (ترجمہ Translation:) **اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو تمہاری شَرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب و زینت ہے اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔**[1] عُلَما نے فرمایا: لباس کی دین اور دنیا دونوں کے اعتبار سے حاجت (یعنی ضرورت) ہے۔ دین کے اعتبار سے تو یوں کہ لباس سے ستر ڈھانپنے (یعنی جسم کے وہ حصّے جنہیں چھپانے کا حکم ہے انہیں چھپانے) کا کام لیا جاتا ہے کیونکہ "ستر عورت" (یعنی جسم کے وہ حصے جن کا پردہ ضروری ہے انہیں چھپانا) نَماز میں شرط ہے۔ اور دنیا کے اعتبار سے یوں کہ لباس گرمی اور سردی روکنے کے کام آتا ہے۔ یہ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے۔ اللہ پاک نے تین طرح کے لباس اتارے، دو جسمانی اور ایک رُوحانی۔ جسمانی لباس بعض تو ستر عورت کے لئے اور بعض زینت (یعنی خوبصورتی) کے لئے ہیں، یہ دونوں اچھّے ہیں (جبکہ شریعت کے مطابق ہوں) اور رُوحانی لباس ایمان، تقوٰی، حَیا اور نیک

---

1 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۸، الاعراف: ۲۶)

خصلتیں (یعنی اچھی عادتیں) ہیں۔ یہ تمام لباس آسمان سے اُترے ہیں کیونکہ بارِش سے رُوئی، اُون اور ریشم پیدا ہوتی ہے، یہ بارِش آسمان سے آتی ہے اور وحی (یعنی اللہ پاک اپنے نبیوں کو جو خاص پیغام عطا فرماتا ہے اُس) سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور وحی بھی آسمان سے آتی ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا، اِسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباسِ زینت (یعنی جائز اور اچھا لباس) پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح لباس ایک نعمت ہے اِسی طرح جوتا / چپّل بھی اللہ پاک کی نعمت ہے۔ جوتے پہننے سے جہاں کنکر، اور کانٹے وغیرہ چبھنے سے حفاظت ہوتی ہے وہاں سردی اور گرمی میں بھی پاؤں محفوظ رہتے ہیں۔

لباس اور جوتا پہننے کی سنتیں و اسلامی طریقے

❁ **سفید** رنگ کا لباس ہر لباس سے بہتر ہے۔ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سفید لباس کو پسند فرمایا ہے ❁ جب کپڑا پہنیں تو یہ دُعا پڑھیں، اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ" یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری طاقت و قوّت کے مجھے یہ عطا کیا ❁ کپڑا پہنتے وقت سیدھی جانب سے پہننا شروع کیجئے۔ مثلاً: جو کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالئے پھر اُلٹی میں۔ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھا پاؤں داخل کیجئے ❁ کپڑا اُتارتے وقت اُلٹی جانب سے شُروع کیجئے۔ مثلاً: پہلے اُلٹا ہاتھ نکالئے پھر سیدھا ❁ پہلے کُرتا پہنئے پھر پاجامہ ❁ عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ عمامہ باندھنا پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت پیاری سنّت ہے ❁ نعلین[2] (یعنی جوتا) پہننا نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنّت ہے ❁ پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر اُلٹا ❁ اُتارنے میں پہلا اُلٹا جوتا اُتاریں اور پھر سیدھا ❁ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لینا سنّت ہے ❁ جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تاکہ کیڑا / کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے ❁ استعمال والا جوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ محتاجی اور تنگدستی کا اندیشہ ہے۔[3]

❖

1 ...... صراط الجنان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۲۶، ۳/۲۸۹۔

2 ...... پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم (Respect) کی وجہ سے عاشقانِ رسول آپ کے چپّل کو "نعلین شریف" کہتے ہیں۔

3 ...... سنتیں اور آداب، ص ۱۰۲-۱۰۵ ماخوذاً۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6)اِستنجا کرنا

پیارے اِسلامی بھائیو! ہم انسانوں کو روزانہ ہی اپنی غذا کے زائد اجزا (Waste Material) اپنے جسم سے باہر نکالنے کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کے لئے ہمیں "اِستنجا" کرنا ہوتا ہے جو ہم سب کی صحّت مند زندگی کے لئے بے حد ضروری ہوتا ہے۔ دینِ اسلام نے چونکہ انسان کی روز مرّہ زندگی کے تمام معاملات میں راہ نمائی کی ہے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اتنے اَہم اور لازمی کام کے ہمیں آداب نہ سکھاتا۔ یوں تو دنیا کا ہر شخص چاہے کسی بھی رنگ و نسل یا کسی بھی ملک سے تعلق رکھنے والا ہو یہ کام اپنے تئیں اچھے یا بُرے انداز میں انجام دے ہی لیتا ہے، لیکن یہ کام بھی سلیقے، صفائی اور عقل و شعور نیز معاشرے کے تمام تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے انجام دینے کا طریقہ سکھانا اور اِس کام میں بھی انسان کو اُس کی آخرت کی ہمیشگی والی زندگی میں کام آنے والا ثواب حاصل کرنے کا موقع فراہم کرنا "دینِ اسلام" ہی کی عظیم خصوصیت ہے۔

دنیا میں اِستنجا کے مختلف طریقے اور اِس کے بعد صفائی کے مختلف انداز رائج ہیں۔ کوئی غیر شرعی چیز نہ ہونے کی صورت میں "اِسلام" اِستنجا کے اُن طریقوں یا صفائی کے اُن سب انداز کو منع نہیں کرتا لیکن چند ایسی چیزوں کی طرف ضرور راہ نمائی کرتا ہے جن کے سبب ہمیں نہ صرف دنیا میں فائدہ ہوتا ہے بلکہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ آخرت میں بھی وہ چیزیں ہمیں کام آئیں گی: ❁صفائی کے لئے ڈھیلے استعمال کرنا سنت ہے مگر ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھولینا ثواب کا کام ہے ❁ڈھیلوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے، اگر ایک سے بھی صفائی ہوگئی تو سنت ادا ہوگئی ❁البتہ طاق عدد (یعنی 1/3/5) کے مطابق ڈھیلے استعمال کرنا زیادہ اچھا ہے۔

ایک تحقیق (Research) کے مطابِق مِٹّی میں نَوشادَر (Ammonium Chloride) نیز بدبُو دُور کرنے والے بہترین اَجزا موجود ہیں۔ "ڈاکٹر ہلوک" لکھتا ہے: اِستِنجا کے مِٹّی کے ڈَھیلے نے سائنسی دنیا کو وَرطہ ٔحیرت میں ڈال رکھا ہے۔ مِٹّی کے تمام اَجزا جراثیم کے قاتل ہوتے ہیں لِہٰذا مِٹّی کے ڈَھیلے کے اِستِعمال سے پردے کی جگہ پر موجود جراثیم کا خاتِمہ ہو جاتا ہے بلکہ اِس کا اِستِعمال "پردے کی جگہ کے کینسر" (Cancer of Penis) سے بچاتا ہے۔

❁ **اگر** گندگی (ناپاکی) نکلنے کی جگہ کا آس پاس کا حصہ ”1 درہم“ سے زیادہ آلودہ ہو جائے تو اب صرف ڈھیلوں سے پاکی حاصل نہیں ہوگی بلکہ اب دھونا فرض ہو جائے گا ❁ کنکر، پتھر اور پھٹا ہوا کپڑا بھی ڈھیلے کے حکم میں ہے، یعنی ان چیزوں سے بھی صفائی کرنے کی اجازت ہے ❁ بہتر یہ ہے کہ پھٹا ہوا کپڑا یا درزی کی بے قیمت کترن سوتی (Cotton) ہو تاکہ جلدی جذب کرلے، اس کام کے لئے ٹائلٹ پیپر (Toilet Paper) بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ❁ پانی میں اللہ پاک نے وہ تمام مفید اجزا رکھے ہیں جن سے جراثیم، گندگی اور بیماریاں دور ہوتی ہیں نیز خوب پاکی کا بھی اہتمام ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک نے مدینے کی ایک مسجد ”مسجدِ قُبا“ کے نمازیوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ترجمہ Translation:) **اُس میں وہ لوگ ہیں جو خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے محبّت فرماتا ہے۔**(1)

یہ آیت نازِل ہونے کے بعد پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن لوگوں سے فرمایا: اللہ پاک نے تمہاری پاکی کی تعریف فرمائی ہے، تم کس طرح پاکی حاصل کرتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! ہم نماز کے لئے وُضو کرتے، فرض ہونے پر غسل کرتے اور **پانی سے استنجا** کرتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے تمہاری تعریف ہوئی، تم اِن چیزوں کو لازِمی کرتے رہنا۔(2)

اِستنجا کی سنّتیں و اسلامی طریقہ

❁ اِستنجا خانے میں جنّات اور شیاطین رہتے ہیں۔ اگر جانے سے ”بِسْمِ اللہ“ پڑھ لی جائے تو اِس کی بَرَکت سے وہ پردے کی جگہ نہیں دیکھ سکیں گے ❁ داخل ہونے سے پہلے یہ دعا بھی پڑھ لیجئے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ“ یعنی یااللہ! میں ناپاک جِنّوں (نر و مادہ۔Male & Female) سے تیری پناہ مانگتا ہوں ❁ استنجا خانے میں پہلے اُلٹا قدم داخل کیجئے ❁ سر ڈھانپ کر استنجا کیجئے ❁ یہ دھیان رکھئے کہ استنجا کے دوران قبلہ شریف کو منہ یا پیٹھ بالکل نہ ہو کہ اس دوران قبلے کو سینہ یا پیٹھ کرنا جائز نہیں بلکہ اتنا ہٹ کر استنجا کیجئے کہ قبلے کے رخ سے 45ڈگری (Degree) سے زیادہ باہر ہو جائیں ❁ جب بیٹھنے کے قریب ہو اُس وقت کپڑا بدن سے ہٹایئے اور ضرورت سے زائد بدن نہ کھولئے ❁ دونوں پاؤں

---

1 ...... ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۸)

2 ...... اِبن ماجہ، أبواب الطھارۃ، باب الاستنجاء بالماء، ۱/ ۲۲۲، حدیث: ۳۵۵۔

ذرا کھلے کر کے اُلٹے پاؤں پر زور دے کر بیٹھئے کہ اِس سے فراغت میں آسانی ہوتی ہے ❁ اِس حالت میں کسی دینی مسئلے پر غور کرنا منع ہے ❁ اسی طرح سلام، اذان یا چھینک کا جواب دینا ❁ بات چیت کرنا ❁ پردے کے مقام پر نظر کرنا ❁ بدن سے نکلی ہوئی گندگی دیکھنا ❁ خوامخواہ دیر تک بیٹھے رہنا ❁ تھوکنا ❁ ناک صاف کرنا ❁ اِدھر اُدھر دیکھنا ❁ اور آسمان کی طرف نظر اٹھانا بھی منع ہے ❁ فراغت کے بعد پہلے اگلا مقام دھوئیے اور پھر پچھلا ❁ سیدھے ہاتھ سے پانی ڈالئے اور الٹے ہاتھ سے دھوئیے ❁ دھونے میں الٹے ہاتھ کی 3 انگلیاں (درمیان والی انگلی، اس کے ساتھ والی انگلی اور چھوٹی انگلی) استعمال کیجئے ❁ اتنا دھوئیے کہ چکناہٹ اور بُو وغیرہ ختم ہو جائے ❁ لوٹا اونچا رکھئے تا کہ اُس میں چھینٹے نہ پڑیں ❁ فراغت کے بعد ہاتھ صابن (Soap) وغیرہ سے بھی دھولیجئے ❁ اپنے قدموں کو دھولیجئے تاکہ ناپاک چھینٹوں کا اثر ختم ہو جائے ❁ استنجا خانے سے باہر نکلتے وقت پہلے سیدھا قدم باہر نکالئے ❁ باہر آکر یہ دعا پڑھئے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ" یعنی اللہ پاک کا شکر ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے راحت عطا فرمائی ❁ غسل خانے میں پیشاب کرنا منع ہے، اِس سے وسوسے آتے ہیں ❁ استنجا کے لئے جانے سے پہلے کچھ دیر چل لینا فراغت میں آسانی کا سبب بنتا ہے ❁ ہو سکے تو استنجا خانے میں جانے سے پہلے کی نیتیں بھی کر لیجئے[1]۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

(7) زینت کرنا

پیارے اِسلامی بھائیو! دنیا میں اکثر لوگ اچھا کھانا، اچھا پہننا، اچھا رہنا اور اچھا نظر آنا پسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں فوڈ کلچر (Food Culture) بڑھتا چلا جا رہا ہے، نِت نئے ڈیزائنز (Designs) اور طرح طرح کے ملبوسات (Dresses) منظرِ عام پر آتے جا رہے ہیں، رِہائش کے اعلیٰ سے اعلیٰ منصوبے (Projects) تیّار کئے جا رہے ہیں اور اچھّا نظر آنے کے لئے تو جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ عموماً ہر چیز کی ایک حد (Limit) ہوتی ہے اور جب تک وہ اپنی حد میں رہتی ہے اچھی بھی لگتی ہے۔ لیکن جب وہ اپنی حد سے باہر ہو جائے تو اپنی

---

1 ...... اس کے لئے رسالہ "استنجا کا طریقہ صفحہ 16 تا 18" کا مطالعہ فرمائیے۔

2 ...... استنجا کا طریقہ، ص ۲-۱۰ ماخوذاً۔

خوبصورتی بھی کھو دیتی ہے اور نقصان کا سبب بھی بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں فیشن (Fashion) اور لگژریز (Luxuries) کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ یقیناً کسی بھی سنجیدہ معاشرے کو زیب نہیں دیتا اور اِسی وجہ سے اَخلاقی، معاشی اور معاشَرتی نقصانات آج دنیا بھر میں اپنی آخری حدوں کو چھو رہے ہیں۔

دینِ اِسلام انتہائی نفیس، عمدہ اور حسین ترین دین ہے، یہ ہمیں جہاں ہر وقت صاف رہنے کا حکم دیتا ہے وہاں زینت اختیار کرنے اور اچّھی حالت وصورت میں رہنے کا بھی دَرْس دیتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں میانہ روی اور شرعی حُدود کا خیال رکھنا بھی سکھاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اِسلامی اَحکامات میں سلیقہ اور نفاست دکھائی دیتی ہے اور عقل وشعور رکھنے والا ہر شخص اِسے مانتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود عملی طور پر اِسلام کے اَحکامات پر عمل کر کے دکھایا اور رہتی دنیا کے مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ایک بہترین نمونہ، رول ماڈل (Roll Model) اور ترقّی کا نشان ثابت ہوئے۔

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: (ترجمہ Translation:) **اے ایمان والو! اِسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔**[1] تفسیر ”صِراط الجنان“ میں ہے: اَہلِ کتاب میں سے حضرت عبدُ اللہ بن سَلام رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی، پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے بعض اَحکامات پر عمل کرتے رہے، ہفتہ (Saturday) کے دن کی تعظیم کرتے، اِس دن شکار کرنے سے بچتے، اُونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے اور یہ سوچتے کہ یہ چیزیں اِسلام میں صرف جائز ہیں، اِن کا کرنا ضروری نہیں، جبکہ توریت میں اِن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے تو اِن چیزوں کو چھوڑنے میں توریت پر بھی عمل ہو جاتا ہے اور اِسلام کی مخالفت بھی نہیں ہوتی۔ اِس بات پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اِسلام کے احکام پر پورا عمل کرو۔ یعنی توریت کے احکامات اب ختم ہو گئے ہیں، اب اُن کی طرف توجّہ نہ دو۔ یاد رکھئے کہ داڑھی منڈوانا، مُشرِکوں جیسا لباس پہننا اور اپنی زندگی بے دینوں جیسی گزارنا بھی ایمان کمزور ہونے کی علامت ہے۔ جب مسلمان ہو گئے تو سیرت وصورت، ظاہر وباطن، عبادات و معاملات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرو۔ نیز یہ بھی

---

[1]...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲، البقرۃ:۲۰۸)

www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ مسلمان کا دوسرے مذاہب یا دوسرے دین والوں کی رِعایت کرنا شیطانی دھوکے میں آنا ہے۔[1]

زینت کی سنتیں اور اسلامی طریقے

❁مَردوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ کان چھدوائیں اور اس میں زیور پہنیں ❁مرد و عورت انسانی بالوں کی چوٹی سَر میں نہیں لگا سکتے، چاہے وہ اُس کے اپنے ہی بال ہوں ❁البتہ عورت کو اُون یا سیاہ دھاگے کی چوٹی سَر میں لگانے کی اِجازت ہے ❁عورتیں ہاتھ اور پاؤں میں مہندی لگا سکتی ہیں ❁مَردوں کو بلکہ چھوٹے بچّوں کو بھی ہاتھ اور پاؤں میں مہندی لگانے کی اِجازت نہیں، چھوٹی بچیوں کو لگائی جاسکتی ہے ❁جاندار کی تصویر والے لباس ہر گز نہ پہنیں ❁جانوروں یا انسانوں کی تصویروں والے اسٹیکرز (Stickers) بھی اپنے کپڑوں پر نہ لگائیں اور نہ گھر میں لگائیں ❁بچّوں کو بھی ایسے کپڑے مت پہنائیں جن پر جانوروں یا انسانوں کی تصویریں ہوں ❁عورتیں جائز چیزوں کے ذریعے گھر کی چار دیواری میں اپنے شوہر کے لئے سج سنور سکتی ہیں، لیکن اِس طرح تیار ہو کر کسی نامحرم کے سامنے آنے کی یا بے پردہ باہر گھومنے کی بالکل اجازت نہیں ہے ❁ننگے سر پھرنا سنّت نہیں ہے، اِس لئے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنّت عمامہ شریف کو ضرور سَر پر سجائیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُخار کی شِدّت کے باعِث ہاتھ لگانا مُشکِل

ایک شخص نے (بُخار کی حالت میں) رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جَسَدِ اَطْہر کو ہاتھ لگایا (جیسے عُموماً عِیادت کرنے والے ہاتھ لگا کر بُخار کی شِدّت معلوم کرتے ہیں) اور عرض کیا: اللہ کی قسم! آپ کے بُخار کی شدّت کی وجہ سے میں ہاتھ نہیں لگا پارہا۔

(مسند احمد، ۴/۱۸۷، حدیث: ۱۱۸۹۳ - نسیم الریاض، ۶/۱۲۲)

حضرتِ سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو اُس وقت پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شدید بُخار میں مبتلا تھے۔ میں نے جسمِ انور کو چُھوا اور عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ! آپ کو تو بہت تیز بُخار ہے۔ ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بُخار ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا: کیا اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کو دُگنا اَجر ملتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ (بخاری، ۴/۹، حدیث: ۵۶۶۰)

[1] ...... صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۰۸، ۱/۳۲۴-۳۲۵ ماخوذاً۔

[2] ...... سنتیں اور آداب، ص ۷۸-۸۰ ماخوذاً۔

باب نمبر 07: بُرے اعمال

(1) شراب (Wine)

شراب کی تعریف: ہر وہ بہنے والی چیز (یعنی Liquid) جس کے پینے سے نشہ (Intoxication) آتا ہو شراب ہے۔ چاہے کسی بھی چیز سے بنائی گئی ہو۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اے ایمان والو! شراب اور جوّا اور بُت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر[2] (Arrows) ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ (یعنی کامیاب ہو)۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آتے ہو؟[3] تفسیر "صراطُ الجنان" میں ہے: اِس آیت میں شراب اور جوئے کے نتائج اور وبال (نقصانات) بیان فرمائے گئے کہ شراب خوری اور جوئے بازی کا ظاہری دنیوی وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض اور عداوتیں (یعنی نفرتیں اور دشمنیاں) پیدا ہوتی ہیں جبکہ ظاہری دینی وَبال یہ ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہو وہ ذِکرِ الٰہی اور نَماز کے اوقات کی پابندی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ پاک کے ذِکر اور نَماز سے روکے، وہ بُری ہے اور چھوڑنے کے قابل ہے۔[4]

شراب پینے کا وَبال: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے میری عزّت کی قسم! میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اسے اُتنی ہی جہنمی پیپ پلاؤں گا۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑے گا میں اسے جنّتی مشروب پلاؤں گا۔[5]

شراب کے طِبّی نقصانات: کسی ماہر کا کہنا ہے کہ شروع شروع میں انسانی بدن شراب کے نقصان پہنچانے

1 فتاویٰ رضویہ، ۲۵/۲۰۵ ملخصاً۔

2 زمانۂ جاہلیت میں غیر مسلم کچھ خاص تیروں کے ذریعے اپنی قسمت معلوم کرتے اور کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا کرتے تھے۔

3 ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۷، المائدۃ: ۹۰-۹۱)

4 صراط الجنان، پ۷، المائدہ، تحت الآیۃ: ۹۱، ۳/۲۶۔

5 مسند إمام أحمد، مسند الأنصار، ۸/۲۸۶، حدیث: ۲۲۲۸۱ ملتقطاً۔

والے اثرات کا مقابلہ کرلیتا ہے اور شراب پینے والے کو خوشی والی کیفیت محسوس ہوتی ہے لیکن جلد ہی انسان کے اندر کی برداشت والی قوّت ختم ہوجاتی ہے اور شراب کے نقصان پہنچانے والے اثرات اپنا کام شروع کردیتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (Liver) پر ہوتا ہے اور جگر خراب ہونے لگتا ہے۔ شراب کی وجہ سے گردوں (Kidneys) پر بوجھ زیادہ ہوجاتا ہے اور آخر کار گردے فیل ہوجاتے ہیں۔ شراب کی وجہ سے دماغ اور معدہ سوج جاتا ہے جبکہ ہڈّیاں نرم اور کمزور ہوجاتی ہیں۔ شراب کی وجہ سے جسم میں موجود وٹامنز (Vitamins) بھی تیزی سے ختم ہوتے ہیں اور ساتھ ہی تھکن، سر درد، متلی اور پیاس کی شدّت بھی بڑھ جاتی ہے۔ زیادہ مقدار میں شراب پینے والے کا دل اور سانس لینے کا عمل بھی رک جاتا ہے اور وہ فوراً موت کا شکار بھی ہوسکتا ہے۔[1] کسی ماہر کا کہنا ہے کہ 12 سے 23 سال کی عمر میں شراب کی عادت ڈالنے والوں میں سے 51 فیصد افراد مر جاتے ہیں۔ ایک اور مشہور محقق کا کہنا ہے کہ 20 سال کی عمر سے شراب پینے والے اکثر افراد 35 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتے۔[2]

شراب کے اخلاقی ومعاشرتی نقصانات: ❁ہزاروں افراد شرابیوں کے ہاتھوں بے قصور قتل ہوجاتے ہیں ❁شرابی شوہروں کے ہاتھوں بیویاں ظلم وستم کا نشانہ بنتی ہیں ❁کئی عورتیں شرابی افراد کی طرف سے جنسی زیادتی کا شکار ہوجاتی ہیں ❁شرابی والدین کی اولاد بھی عام بچوں کے مقابلے میں زیادہ بیمار اور کمزور ہوتی ہے ❁یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ شرابی شخص کے گھر والے اور دوست احباب اس کے پیار، محبّت، ہمدردی اور خلوص وغیرہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔[3]

پیارے اِسلامی بھائیو! شراب کے بے شمار نقصانات ہی کی وجہ سے اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور دیکھا جائے تو کوئی بھی عقل مند انسان اُس چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا سکتا جس کے نقصانات بہت زیادہ ہوں۔ عمومی طور پر کسی کی صحبت ہمیں شراب کے قریب کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ایسی جگہوں پر ہرگز نہ جائیں جہاں شراب کے جام چھلکتے ہوں۔ اُمّت کے خیر خواہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو اللہ پاک اور آخرت کے دن پر

---

1 ...... بیماریوں کی ماں، ص۴۳-۴۴ ملتقطاً وملخصاً۔

2 ...... بیماریوں کی ماں، ص۵۹ ملتقطاً وملخصاً۔

3 ...... صراط الجنان، پ۷، المائدہ، تحت الآیۃ: ۹۰، ۳/ ۲۲ ملخصاً۔

ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔[1] ایک مرتبہ فرمایا: جو لوگ دنیا میں کسی نشہ کرنے والے کے پاس آتے ہیں، اللہ پاک ان سب کو جہنّم میں ڈال دے گا۔ اور وہ جہنم میں ایک دوسرے کو آکر بُرا بھلا کہیں گے کہ تونے ہی مجھے اس جگہ پہنچایا ہے۔[2] اِس لئے ایسی محفل یا پارٹی وغیرہ نہ خود رکھی جائے جہاں شراب ہو اور نہ ہی ایسی محفل یا پارٹی میں شرکت کی جائے۔ اگر ذِہن میں یہ خیال آئے کہ شراب تو آنے والے غیر مسلموں کے لئے رکھوں گا، خود نہیں پیوں گا۔ تو یہ مسئلہ یاد رہے کہ کسی غیر مسلم کو شراب پلانا بھی حرام ہے اور پلانے والا سخت گنہگار ہو گا۔[3]

شراب کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁سب سے پہلے ایسے دوستوں اور مجلسوں سے خود کو دور کیجئے جہاں شراب کا استعمال ہوتا ہو ❁شراب پینے سے سچّی توبہ کر کے اللہ پاک سے یہ دعا مانگئے کہ وہ شراب سے ہمیشہ دور رہنے کی توفیق اور قوّت عطا فرمائے ❁شراب کی عادت چھڑانے کے لئے اگر علاج کروانا پڑے تو وہ بھی کروایئے ❁ہوسکے تو حلال کمانے کھانے کے علاوہ جو وقت ملے اُسے فارغ گزارنے کے بجائے نیکی کے کاموں مثلاً: سنّتوں بھرے اجتماعات، عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کر کے گزاریئے ❁اگر کبھی شیطان دوبارہ شراب پینے پر اُبھارنا شروع کرے تو حدیثوں میں بیان کئے گئے ان عذابات کا تصوّر اپنے دل میں جمایئے: ❁شراب پیوں گا تو قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جاؤں گا ❁شراب پیوں گا تو دل سے ایمان کا نور نکل جائے گا ❁ شراپ پیوں گا تو دوزخ میں فرشتے لوہے کے گُرز ماریں گے ❁شراب پیوں گا تو جنّت کی خوشبو بھی سونگھنے کو نہیں ملے گی ❁ شراب پیوں گا تو لعنت کا مستحق ٹھہروں گا ❁ شراب پیوں گا تو دوزخ میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا ❁ شراب پیوں گا تو قبر میں خنزیر (Pig) بنادیا جاؤں گا۔[4] اِس طرح کے عذابات کا تصوّر کرنے کے نتیجے میں اللہ پاک کی رحمت سے شراب سے بچنے میں مدد ملے گی اور ایک وقت آئے گا کہ شراب کی طرف ذِہن بھی نہیں جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ[5]

---

1. ترمذی، کتاب الأدب، باب ما جاء فی دخول الحمام، ۳۶۶، حدیث: ۲۸۱۰ ملتقطاً۔
2. الکبائر للذہبی، ص ۹۵ ملخصاً۔
3. ہدایہ، کتاب الأشربۃ، أنواع الأشربۃ المحرمۃ، ۳۹۸/۴ ملخصاً۔
4. اسلام میں شراب کی حیثیت از مفتی امین صاحب، ص ۲۱-۲۳ ماخوذاً۔
5. تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”برائیوں کی ماں“ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) گالی

گالی کی تعریف: ایسی بات کرنا جس سے کسی بھی انسان یا اُس کے باپ دادا کی عزّت خراب ہو، گالی کہلاتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) بُری بات کا اعلان کرنا اللہ پسند نہیں کرتا مگر مظلوم سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔[2] عُلَما نے اس آیت کا ایک مطلب یہ بیان کیا ہے کہ بُری بات کے اِعلان سے مراد "گالی دینا" ہے۔ یعنی اللہ پاک اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو گالی دے۔[3]

گالی کے متعلق 2 احادیث: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے گالی دیتا ہے۔[4] ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا "فِسق (یعنی اللہ ورسول کی نافرمانی والا کام)" ہے۔[5]

گالی کے نقصانات: ❁ گالی دینے میں انسان کا دینی اور دنیاوی ہر طرح کا نقصان ہے ❁ گالی دینا حرام اور اللہ ورسول کی نافرمانی والا کام ہے ❁ گالی دینے والا کبھی ایک سچا مسلمان اور اچھا شہری نہیں سمجھا جاتا ❁ گالی دینا در حقیقت اپنے مسلمان بھائی پر ظلم کرنا ہے ❁ گالی سے معاشرے کا اَمن و امان تباہ ہوتا اور لڑائی جھگڑوں میں اِضافہ ہوتا ہے ❁ گالی کی وجہ سے دشمنیاں بڑھتیں اور بعض اوقات تو قتل تک بات پہنچ جاتی ہے ❁ گالی کی وجہ سے دوست بلکہ خونی رشتہ دار بھی دور ہو جاتے ہیں ❁ گالی سے انسان جھوٹ، غیبت، بہتان اور دل آزاری جیسے بڑے گناہوں کا بھی شکار ہو جاتا ہے ❁ گالی سے اِحترامِ مسلم اور ہمدردیٔ مسلم کا خاتمہ ہوتا ہے ❁ گالی سے انسان کی صلاحیتوں کا خون ہوتا اور وہ ترقّی سے دور ہو جاتا

---

1 ...... عمدۃ القاری، کتاب الإیمان، باب خوف المؤمن... إلخ، ۱/۴۳۳، تحت الحدیث: ۴۸ ماخوذاً۔

2 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۶، النساء: ۱۴۸)

3 ...... صراط الجنان، پ۶، النساء، تحت الآیۃ: ۱۴۸، ۲/۳۳۹۔

4 ...... شرح السنہ، کتاب البر والصلۃ، باب الستر، ۶/۳۸۹، حدیث: ۳۴۱۲۔

5 ...... بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: لاترجعوا بعدی... إلخ، ۴/۴۳۴، حدیث: ۷۰۷۶۔

ہے ❁ گالی سے اپنی عزّت اور لوگوں کی ہمدردیاں دونوں ختم ہو جاتی ہیں ❁ گالی سے ابتداءً انسان کی زبان گندی ہوتی ہے اور بعد میں اس کا وجود ہی گندہ سمجھا جانے لگتا ہے ❁ گالی دینے والا موت کے بعد بھی اچّھے لفظوں میں یاد نہیں کیا جاتا۔

گالی کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁ اپنے غصّے پر قابو پانا سیکھئے اور غصّے کا علاج کیجئے ❁ بُرے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر عاشقانِ رسول کی صحبت اِختیار کیجئے ❁ علمِ دین حاصل کیجئے اور غصّے کے دینی و دنیاوی نقصانات اپنے پیشِ نظر رکھئے ❁ اپنے اندر خوفِ خدا پیدا کیجئے، اِس کے لئے بُزُرگوں کے واقعات کا مُطالَعہ کیجئے ❁ کم بولنے کی عادت بنالیجئے، کیونکہ فضول گوئی بسا اوقات گالی تک لے جاتی ہے ❁ اِحترامِ مسلم کا جذبہ پیدا کیجئے اور جتنا ہوسکے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی اور ہمدردی سے پیش آیئے ❁ اگر کوئی آپ کو اُکسائے یا لڑائی جھگڑا کرے تو بھڑکنے کے بجائے صبر کیجئے ❁ زیادہ تر دُرود و سلام پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ زبان اور دل دونوں کو ایمانی تازگی نصیب ہوگی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بدنِگاہی

بدنِگاہی کی تعریف: جس کو دیکھنے سے اللہ اور رسول نے منع کیا ہو اُسے جان بوجھ کر دیکھنا بدنِگاہی ہے۔[2]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **مسلمان مَردوں کو حکم دو کہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ اُن کے کاموں سے خبردار ہے۔**[3] اس آیت میں مسلمان مردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں۔[4]

بد نِگاہی کے متعلق 3 احادیث: (1) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: آنکھیں بھی

---

1 ...... گالی سے بچنے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی یہ کتابیں ”خاموش شہزادہ“ ”میٹھے بول“ ”ایک چپ سو سکھ“ اور ”جنت کی دو چابیاں“ کا مطالعہ کیجئے۔

2 ...... گناہوں کے عذابات، ص۶۶ ماخوذاً۔

3 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔(پ۱۸، النور:۳۰)

4 ...... صراط الجنان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۳۰، ۶/۶۱۶۔

بدکاری کرتی ہیں۔[1] (2)اور دوسری حدیث میں فرمایا: آنکھوں کی بدکاری ''دیکھنا'' ہے۔[2] (3)اسی طرح ایک حدیث میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: (اللہ پاک فرماتا ہے:) بدنِگاہی شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جو بدنگاہی چھوڑ دے گا میں اُسے ایسا کامل ایمان عطا فرماؤں گا جس کی لذّت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔[3]

بد نگاہی کے نقصانات: ❁بدنگاہی حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ❁بدنگاہی اللہ و رسول کی نافرمانی والا کام ہے ❁بدنگاہی کرنے والے کی آنکھ میں قیامت کے دن آگ بھر دی جائے گی ❁بدنگاہی حافظہ کی کمزوری کا سبب بنتی ہے ❁بدنگاہی در حقیقت بے حیائی ہے ❁بدنگاہی بدکاری کی طرف لے جانے والی ہے اور بدکاری نسلوں کو خراب کرنے والی ہے۔

اِسلام کا احسان: ❁اِسلام نے بدنگاہی سے روک کر نسلوں کی حفاظت کی ❁اِسلام نے بدنگاہی سے روک کر حیا کا دَرس دیا ❁اِسلام نے بدنگاہی سے روک کر دلوں کو چین و سُکون بخشا ❁اِسلام نے بدنگاہی سے روک کر میاں بیوی کے رشتے کو مضبوط کیا۔

بدنگاہی کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے سچّی توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہنے کی دعا کیجئے ❁آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنائیے اور اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنے کی کوشش کیجئے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں اکثر جھکی رہتی تھیں ❁جہاں بدنگاہی کا اندیشہ ہو وہاں جانے سے بچئے ❁بدنگاہی کا دل کرے تو خود کو جہنّم کے عذاب سے ڈرائیے ❁''حیا'' اپنانے کی کوشش کیجئے، اِس کے لئے باحیا لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے ❁پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کیجئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے ❁تنہائی میں ہوں یا لوگوں کے درمیان، یہ ذہن میں رکھئے کہ '' اللہ دیکھ رہا ہے'' ❁انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا صرف ضروری استعمال کیجئے ❁صرف اور صرف مَدَنی چینل دیکھئے۔[4]

---

1 ...... مسند إمام أحمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۸۴/۲، حدیث: ۳۹۱۲۔

2 ...... أبو داؤد، کتاب النکاح، باب ما یؤمر بہ من غض البصر، ۳۵۸/۲، حدیث: ۲۱۵۲۔

3 ...... معجم کبیر، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۱۷۳/۱۰، حدیث: ۱۰۳۶۲۔

4 ...... بدنگاہی سے بچنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتابیں ''باحیا نوجوان'' ''پردے کے بارے میں سوال جواب'' اور ''قومِ لوط کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(4) بدکاری

بدکاری کی تعریف: بدکاری سے مراد یہ ہے کہ ایسے طریقے سے اپنی شہوت (یعنی خواہش) کو پورا کرنا جس سے دین یا فِطرت (یعنی عقل) منع کرتی ہو۔ جیسے: مرد کا عورت سے بغیر نکاح کے تعلق قائم کرنا، یا مرد کا مرد اور عورت کا عورت کے ساتھ بُرا کام کرنا۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُرا راستہ ہے۔**[1] عُلَما فرماتے ہیں: اِسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہِب میں بدکاری کو بدترین گناہ اور جُرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ اِنتہا درجے کی (بہت) بے حیائی (کی بات ہے) اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے۔ بلکہ اب تو ”ایڈز (Aids)“ کے خوفناک مرض کی شکل میں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آرہے ہیں۔ جس ملک میں بدکاری کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے وہاں ”ایڈز (Aids)“ پھیلتا جارہا ہے۔ یہ گویا دنیا میں عذابِ الٰہی کی ایک صورت ہے۔[2]

بد کاری کے متعلق 3 احادیث: (1) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: میری اُمّت اُس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک اُن میں ”ناجائز بچے“ عام نہیں ہوں گے۔ جب اُن میں ”ناجائز بچے“ عام ہو جائیں گے تو اللہ پاک انہیں عذاب میں مبتلا فرمادے گا۔[3] (2) اور دوسری حدیث میں فرمایا: شطرنج کھیلنا اور ناپ تول میں کمی کرنا ”قومِ لُوط“ کے کام ہیں، ہَلاکت ہے اُس شخص کے لئے جو ایسے کام کرے۔ ”قومِ لُوط“ کا سب سے بڑا گناہ عورت کا عورت سے اور مرد کا مرد سے بدکاری کرنا تھا، جب اُنہوں نے بے حیائی شروع کردی اور اللہ پاک کی نافرمانی کرنے لگے تو اللہ پاک نے اُن کے شہر کو پلٹ دیا اور آسمان سے پتّھروں کی بارش برسا کر اُنہیں عذاب دیا۔[4] (3) اسی طرح ایک حدیث میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کرسکتا وہ نکاح کرے، کیونکہ اس سے نگاہ جھکتی اور شرمگاہ

---

1 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

2 ...... صراط الجنان، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۳۲، ۵/ ۴۵۴ ماخوذاً۔

3 ...... مسند إمام أحمد، حديث ميمونة بنت الحارث الهلالية زوج النبي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم، ۱۰/ ۲۴۶، حدیث: ۲۶۸۹۴۔

4 ...... قرة العيون، الباب الرابع في عقوبة اللواط، ص ۳۹۰۔

کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جو نکاح نہ کر سکتا ہو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔[1]

بد کاری کے نقصانات: ❁بدکاری سخت حرام اور اللہ و رسول کی نافرمانی والا کام ہے ❁بدکاری بے حیائی ہے ❁بدکاری سے شیطان خوش ہوتا ہے ❁بدکاری چہرے کی رونق ختم کر دیتی ہے ❁بدکاری محتاج اور فقیر بنا دیتی ہے ❁بدکاری عمر گھٹا دیتی ہے ❁بدکاری خاندانی نظام کو تباہ کرتی ہے ❁بدکاری نسلِ انسانی کے خاتمے کا ذریعہ ہے ❁بدکار شخص کی اولاد اور خاندان کے ساتھ بھی بُرا سلوک کیا جاتا ہے ❁بدکاری سے آتشک (Syphilis)، سوزاک (Gonorrhea)، سیلان (Leucorrhoea)، خارِش (Scabies)، خطرناک پھوڑے (Perilous Boils) یہاں تک کہ ایڈز (Aids) جیسی ہلاک کرنے والی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ❁بدکاری نسلِ انسانی کے لئے زہر ہے ❁بدکاری گھریلو امن کو ختم کرنے والی ہے ❁بدکاری معاشرے کی تباہی کا سبب ہے ❁بدکار کے خلاف قیامت کے دن جسم کے اعضا گواہی دیں گے ❁بدکاری کرنے والوں پر جہنمی بھی لعنت کریں گے ❁بدکار شخص جنت میں داخل ہونے سے روک دیا جائے گا ❁بدکار شخص کو فرشتے سخت عذاب دیں گے۔

بدکاری کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے سچّی توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہنے کی دعا کیجئے ❁بدکاری کے دنیا اور آخرت کے نقصانات ہر دم پیشِ نظر رکھئے ❁کوئی شرعی مجبوری نہ ہونے کی صورت میں نکاح کی ترکیب بنالیجئے ❁کثرت سے روزے رکھئے ❁ایسی دوستی، محفل یا ماحول سے خود کو فوراً دور کرلیجئے جو بدکاری کا سبب بنتی ہو ❁صحت کی عظیم نعمت کی قدر کیجئے اور شریعت کے خلاف کام کرنے سے خود کو بچایئے ❁نگاہیں جھکائے رکھنے عادت بنایئے کہ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نگاہیں اکثر جُھکی رہتی تھیں ❁غیر عورتوں کی دوستی یا ان کے ساتھ میل جول سے دور رہئے ❁بدکردار دوستوں کے بجائے عاشقانِ رسول کے ساتھ رہ کر سنّتیں سیکھنے اور پھیلانے میں مصروف رہئے ❁ہر وقت یہ ذہن میں رکھئے کہ ”اللہ دیکھ رہا ہے“ ❁انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا صرف ضروری استعمال کیجئے۔[2]

---

1. ...... بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ۳/۴۲۲، حدیث: ۵۰۶۶۔
2. ...... بدکاری سے بچنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتابیں ”ہمیں کیا ہوگیا ہے“ ”نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں“ اور ”قومِ لوط کی تباہ کاریاں“ پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5)جوا(Gambling)

جوئے کی تعریف: ہر وہ کھیل جس میں یہ شرط ہو کہ ہارنے والے کی کوئی چیز جیتنے والے کو دی جائے گی وہ "جوا" ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ (اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم!) تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ (یعنی بڑا) گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی منافع (یعنی دنیاوی فائدے) بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔[2] عُلَما فرماتے ہیں: جوئے میں یہ فائدہ ہے کہ اس سے کبھی مفت کا مال ہاتھ آجاتا ہے لیکن جوئے کی وجہ سے ہونے والے گناہوں اور فسادات (یعنی خرابیوں) کا کیا شمار! مزید لکھا ہے: شطرنج (Chess)، تاش (Cards)، لُڈو، کیرم، بلیئرڈ (Bleared)، کرکٹ (Cricket) وغیرہ ہار جیت کے کھیل جن پر بازی لگائی جائے سب جوئے میں داخل اور حرام ہیں۔ یونہی کرکٹ وغیرہ میں میچ (Match) یا ایک ایک اوور (Over) یا ایک ایک بال (Ball) پر جو رقم لگائی جاتی ہے یہ جوا ہے، یونہی گھروں یا دفتروں میں چھوٹی موٹی باتوں پر جو اس طرح کی شرطیں لگتی ہیں کہ اگر میری بات درست نکلی تو تم کھانا کھلاؤ گے اور اگر تمہاری بات سچ نکلی تو میں کھانا کھلاؤں گا یہ سب جوئے میں داخل ہیں۔ یونہی لاٹری وغیرہ جوئے میں داخل ہے۔ آج کل موبائل پر کمپنی کو میسج (Message) کرنے پر ایک مخصوص رقم کٹتی ہے اور اس پر بھی انعامات رکھے جاتے ہیں یہ سب جوئے میں داخل ہیں۔[3]

جوئے کے متعلق 3 احادیث: (1) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جس نے نَرْد شیر (فارس کے بادشاہ "آردشیر ابن تابک" کا ایجاد کردہ جوئے کا ایک کھیل) کھیلا تو گویا اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔[4] (2) اور دوسری حدیث میں فرمایا: جو شخص نَرْد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھنے اٹھتا ہے، اُس کی مثال اُس شخص کی

---

1 ...... التعریفات للجرجانی، باب القاف، ص ۱۲۶۔

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۹)

3 ...... صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۱۹، ۱/ ۳۳۶ ملتقطاً۔

4 ...... مسلم، کتاب الشعر، باب تحریم اللعب بالنردشیر، ص ۹۵۵، حدیث: ۵۸۹۶۔

طرح ہے جو پیپ اور سؤر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔[1] (3) اسی طرح ایک حدیث میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ! جوا کھیلیں۔ اس کہنے والے کو چاہئے کہ صدقہ کرے۔[2] یعنی جوا کھیلنا تو در کنار اگر کسی کو جوا کھیلنے کی دعوت بھی دے تو وہ جوئے کا مال جس سے جوا کھیلنا چاہتا ہے وہ یا دوسرا مال صدقہ کر دے تاکہ اس ارادے کا یہ کفارہ ہو جائے۔[3] یاد رہے کہ بُرائی اور گناہ کی طرف بُلانا بھی بُرائی اور گناہ ہے۔

جوئے کے نقصانات: ❁ جوا کھیلنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ❁ جوئے کی وجہ سے لوگوں سے دشمنیاں پیدا ہو جاتی ہیں ❁ جوئے کی وجہ سے آدمی سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے ❁ جوا کھیلنے والا جوئے باز اور سٹے باز کے نام سے بدنام ہوتا ہے ❁ جوا کھیلنے والا شخص کبھی اپنا سارا مال جوئے میں ہار جاتا ہے ❁ جوا کھیلنے والے کی زندگی برباد ہو جاتی ہے ❁ جوا کھیلنے والا محنت سے جی چُرانے لگتا ہے ❁ جوا کھیلنے والے کو مفت خورہ بننے کی عادت پڑ جاتی ہے ❁ جوا کھیلنے والا کبھی سود پر قرض لیتا ہے اور لمبا ہاتھ مارنے کے چکّر میں مزید دلدل میں دھنس جاتا ہے ❁ جوا کھیلنے والا کبھی کسی کا خیر خواہ نہیں ہوتا، کیونکہ اُس کی کامیابی ہی دوسرے کی ہار میں ہوتی ہے ❁ جوا کھیلنے والا جوا کھیلنے کے پیسے حاصل کرنے کے لئے ہر بُرے سے بُرا کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے ❁ جوا کھیلنے والے کی نوکری یا کاروبار بھی ختم ہو جاتا ہے ❁ جوا کھیلنے والی کی گھریلو زندگی بھی تباہ ہو جاتی ہے ❁ جوا کھیلنے والا بسا اوقات مایوس ہو کر خودکشی کر لیتا اور حرام موت کا شکار ہو جاتا ہے۔

جوئے کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁ اِس حرام کام پر شرمندہ ہوتے ہوئے اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّی توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہنے کی دُعا کیجئے ❁ جوا کھیلنے کے دین و دنیا کے نقصانات پیش نظر رکھئے اور عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے جوئے سے بالکل دور رہئے ❁ جوا کھیلنے والے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر نیکی کی دعوت عام کرنے والے عاشقانِ رسول کے ساتھ رہئے ❁ جوا کھیلنے کا دل کرے تو صدقہ و خیرات کیجئے ❁ جائز اور ثواب والے کاموں میں پیسہ خرچ کیجئے اور

---

1 ...... مسند إمام أحمد، أحاديث رجال من أصحاب النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ، ۹/ ۵۰، حديث: ۲۳۱۹۹۔

2 ...... مسلم، كتاب الإيمان، باب من حلف باللات... إلخ، ص ۶۹۲، حديث: ۴۲۶۰۔

3 ...... مراٰة المناجيح، ۵/ ۱۹۵۔

آخرت کے لئے ثواب کا انبار جمع کیجئے ۞ فارِغ رہنے کے بجائے خود کو جائز اور نیکی کے کاموں میں مصروف رکھئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6)چوری (Thievery)

چوری کی تعریف: سمجھدار اور بالغ (Adult) شخص کا چھپ کر ایسی چیز اٹھانا جو حِفاظت سے کسی محفوظ جگہ رکھی گئی ہو، اُس چیز کی قیمت 10 دِرہم (یعنی 2 تولہ ساڑھے سات ماشہ (30.618 گرام) چاندی) کے برابر یا اِس سے زیادہ ہو اور وہ چیز جلدی خراب بھی نہ ہو سکتی ہو۔[2]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور اِس بات پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان گھڑیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے اُن کی مغفرت چاہو، بیشک اللہ بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔[3]

چوری کے متعلق 3 احادیث: (1) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جس نے کوئی چیز چوری کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کا پٹّا ہو گا۔[4] (2) اور دوسری حدیث میں فرمایا: جس نے چوری کی اُس نے اپنے گلے سے اِسلام کا پٹّا اُتار دیا، اب اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔[5] (3) اسی طرح ایک حدیث میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: میں نے جہنّم میں ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ٹیڑھی لاٹھی کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چُراتا، جب لوگ اُسے چوری کرتا دیکھ لیتے تو کہتا: میں چور نہیں ہوں، یہ سامان میری

---

1. جوئے سے بچنے کا ذہن بنانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "غیبت کی تباہ کاریاں" صفحہ 184 تا 191 کا مطالعہ کیجئے۔
2. ماخوذ از صراط الجنان، پ۶، المائدہ، تحت الآیۃ:۳۸، ۲/۴۲۹۔ بہار شریعت، ۲/۴۱۴، حصہ:۹۔
3. ترجمۂ کنزالعرفان۔ (پ۲۸، الممتحنۃ: ۱۲)
4. قرۃ العیون، الباب الرابع فی عقوبۃ اللواط، ص ۳۹۲۔
5. نسائی، کتاب قطع السارق، باب تعظیم السرقۃ، ص ۷۸۳، حدیث: ۴۸۸۲۔

لاٹھی میں اٹک گیا تھا۔ وہ آگ میں اپنی ٹیڑھی لاٹھی پر ٹیک لگائے یہ کہہ رہا تھا: میں ٹیڑھی لاٹھی والا چور ہوں۔[1]

چوری کے نقصانات: ❁چوری حرام اور کبیرہ (بڑا) گناہ ہے۔(صراط الجنان،2/429) ❁چوری کامل مسلمان بننے میں رکاوٹ ہے ❁چوری سے دِل آزاری ہوتی ہے ❁چوری سے بندوں کا حق مارا جاتا ہے ❁چوری احترام مسلم کے خلاف ہے ❁چوری کرنا خود کو ذلیل کرنے کے برابر ہے ❁چور کی نہ گھر میں عزّت ہوتی ہے اور نہ ہی معاشرے میں ❁چور سے نہ کوئی دوستی کرتا ہے اور نہ ہی ہمدردی ❁چوری سے معاشرے کا امن خراب ہوتا ہے ❁چوری انسان کو بالآخر ڈاکے اور لوٹ مار تک پہنچا دیتی ہے ❁چور پر کوئی بھی بھروسہ نہیں کرتا ❁چور ہر جگہ شک کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے ❁چور اپنے گھر اور خاندان کے لئے بھی شرم کا باعث بنتا ہے ❁چور مرنے کے بعد بھی بُرے لفظوں میں یاد کیا جاتا ہے ❁چوری کی بُرائی کا اندازہ اِس بات سے بھی لگائیے کہ چور بھی اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اُسے چور کہا جائے۔

چوری کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁چوری کے دنیا و آخرت کے نقصانات کو پیشِ نظر رکھئے ❁اپنے دل میں مسلمانوں کا احترام پیدا کیجئے اور ان کی جان، مال اور عزّت کے مُحافِظ بنئے ❁ اللہ پاک پر بھروسہ رکھئے اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی عادت بنائیے ❁مشکل حالات کو اپنا امتحان تصوّر کرتے ہوئے یہ ذہن بنائیے کہ دنیا میں آزمائشیں ہیں اور مجھے آزمائشوں پر صبر کرکے اپنے ربّ کو راضی کرنا ہے ❁قبر اور آخرت کی تیاری کی فکر دل میں پیدا کیجئے، اِس سے ہر نافرمانی والے کام سے بچنے میں مدد ملے گی ❁یوں ذِہن بنائیے کہ چوری کرتے ہوئے بظاہر مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا لیکن "اللہ دیکھ رہا ہے" ❁اپنے آپ سے یہ پکّا وعدہ کرلیجئے کہ کبھی بھی کسی بھی مسلمان کا حق نہیں ماروں گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(7) گانے سننا (Listening Songs)

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ**

---

1. جمع الجوامع، قسم الأقوال، تتمة حرف الھمزة...إلخ، ۳/۲۷، حدیث: ۲۰۷٦۔
2. چوری کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "بہار شریعت" جلد2 صفحہ 411 تا420 کا مطالعہ کیجئے۔

سے بہکادیں اور اُنہیں ہنسی مذاق بنالیں۔ اُن کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے۔[1] عُلَما فرماتے ہیں: (کھیل کی باتوں میں) جھوٹے قصّے، کہانیاں اور افسانے، جادو، ناجائز لطیفے اور گانا بجانا سب داخل ہیں۔ اِس قسم کے آلات (یعنی وہ سامان جن سے یہ کام کئے جاسکتے ہوں اُن کو) بیچنا بھی منع ہے اور خریدنا بھی ناجائز۔ اِسی طرح ناجائز ناول، گندے رِسالے، سینما کے ٹکٹ، تماشے وغیرہ کے اسباب سب کی خرید و فروخت منع ہے۔ مزید لکھاہے: اس آیت کو علمائے کرام نے گانے بجانے کے حرام ہونے کی دلیل کے طور پر بیان کیاہے۔[2]

گانے کے متعلق 3احادیث: (1) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: گانا دل میں ایسے مُنافَقت پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی اُگاتا ہے۔[3] (2) اور دوسری حدیث میں فرمایا: جو شخص گانا سننے کے لئے کسی گانے والی کے پاس بیٹھا، اُس کے کانوں میں قیامت کے دن پگھلا ہوا سیسہ (Lead) انڈیلا جائے گا۔[4] (3) اسی طرح ایک حدیث میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: اِس اُمّت میں زمین میں دھنسنا (یعنی گُھسنا)، مَسخ ہونا (یعنی صورت بگڑنا)، اور آسمان سے پتّھر برسنا ہو گا۔ عرض کی گئی: ایسا کب ہو گا؟ فرمایا: جب گانے والیاں اور موسیقی کے آلات ظاہر ہو جائیں گے اور شرابیں (سرِ عام) پی جائیں گی۔[5]

گانے سننے کے نقصانات: ❁ گانے سننا اللہ اور رسول کو ناراض کرنے والا کام ہے ❁ گانے سننے سے رُوح کمزور ہوتی ہے ❁ گانے سننے سے دل سیاہ ہو جاتا ہے ❁ گانے سننا کامل مسلمان بننے میں رُکاوٹ ہے ❁ گانے سننے سے بُری شہوت اور بُرے خیالات دل میں پیدا ہوتے ہیں ❁ گانے سننے سے اِنسان کا ذِہن بہکتا اور وہ غلط راستوں پر چل پڑتا ہے ❁ گانے سننے سے انسان عشقِ مجازی کا شِکار ہوتا اور بالآخر ناکارہ ہو جاتا ہے ❁ گانے سننے سے ڈپریشن میں اِضافہ ہوتا اور

---

1. ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲۱، لقمٰن: ۶)
2. صراط الجنان، پ ۲۱، لقمان، تحت الآیۃ: ۶، ۷ / ۴۷۵ ماخوذاً۔
3. شعب الإیمان، الباب الرابع والثلاثون، فصل فی حفظ اللسان عن الغناء، ۴ / ۲۷۹، حدیث: ۵۱۰۰۔
4. إبن عساکر، محمد بن إبراهیم أبو بکر الصوری، ۵۱ / ۲۶۳، رقم: ۱۰۸۸۴۔
5. ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی علامة حلول المسخ والخسف، ۴ / ۹۰، حدیث: ۲۲۱۹۔

انسان نا امید ہو جاتا ہے ❁ گانے سننے کی وجہ سے انسان کی طبیعت میں جذباتی اور ہیجانی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو کبھی کبھی خود کشی بھی کروا دیتی ہے ❁ گانے سننے والے کے کان کے پردے بھی متأثر ہوتے ہیں جبکہ قیامت کے دن اُس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ بھی ڈالا جائے گا ❁ آج کل گانوں میں ایسے کفریہ کلمات بھی ہوتے ہیں جن کو کہنے سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور یہ تو سب سے بڑا نقصان ہے۔

گانے سننے کی عادت ختم کرنے کا طریقہ: ❁ فوراً تمام سی ڈیز(CD,s)، وی سی ڈیز(VSD,s)، میموری کارڈز(Memory Cards)، کمپیوٹر سسٹم (Computer System)اور دیگر تمام سوشل سائٹس (Social Sites) کے اکاؤنٹس سے گانوں (Songs) اور میوزک (Music) کا ڈیٹا ڈیلیٹ (Delete) کر دیجئے ❁ گانوں کے بجائے تلاوت، نعت اور سنّتوں بھرے بیانات سننے کی ترکیب بنایئے، اِس میں دین و دنیا دونوں کا فائدہ ہے ❁ جتنا ہو سکے اللہ پاک کا ذِکر کیجئے، اجتماعاتِ ذِکر و نعت میں شرکت کیجئے، دل کا میل دور ہو گا اور رُوحانیت نصیب ہو گی ❁ روزانہ کم از کم 313 مرتبہ دُرود پڑھنے کا معمول بنالیجئے، گناہ سے بچنے کی طاقت نصیب ہو گی ❁ گانے سننے کا شوق رکھنے والے یار دوستوں کی سنگت سے فوراً دور ہو جایئے اور ذِکر و نعت کا شوق رکھنے والے عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے ❁ یہ ذِہن بنایئے کہ آج اگر کان میں معمولی درد بھی ہو جائے تو جینا حرام ہو جاتا ہے تو خدا نخواستہ اگر گانے سننے کی وجہ سے کل بروز قیامت میرے کانوں میں سیسہ انڈیلا گیا تو میرا کیا بنے گا!!! ❁ گانے سننے کے فزیکلی (Physically) نقصانات بھی پیش نظر رکھئے کہ گانے سننا درحقیقت اپنی صحّت سے دشمنی ہے ❁ اپنے ایمان کی فکر کیجئے، کہ کہیں گانے سننے سے خدا نخواستہ ایمان برباد ہو گیا تو دین و دنیا کی ذِلّت و رُسوائی ہمارا مقدّر بن جائے گی۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(8) ریاکاری

ریاکاری کی تعریف: نیک کام ثواب کے لئے یا اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے نہ کرنا بلکہ اس لئے کرنا تاکہ

---

(1)...... گانے سننے کے نقصانات اور عذابات مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ اور ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ کا مطالعہ کیجئے۔

لوگ اُسے نیک سمجھیں یہ ریاکاری ہے۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) تو جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ [1] اس آیت میں اللہ پاک کے علاوہ شرک یعنی کسی اور کی عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ریاکاری یعنی اللہ پاک کو راضی کرنے کے علاوہ کسی اور کو دکھانے کے لئے عبادت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ [2]

ریاکاری کے بارے میں حدیث: آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ایک حدیث پاک کے مطابق قیامت کے دن ایک حافظ قرآن، ایک اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے اور ایک مالدار سخی شخص کو لایا جائے گا اور انہیں جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ اس حافظِ قرآن نے اس لئے قرآن حفظ کیا ہو گا تاکہ لوگ اُسے حافظ کہیں، اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا اس لئے شہید ہوا ہو گا کہ اُسے بہادر کہا جائے، جبکہ مالدار سخی شخص نے دنیا میں اس لئے سخاوت کی ہو گی کہ لوگ اسے سخی کہیں۔ ان تینوں میں سے کسی کا ارادہ اللہ پاک کو راضی کرنے کا نہیں ہو گا، یہی وجہ ہے کہ ان کا ٹھکانہ جہنّم ہو گا۔ [3]

ریاکاری کی مثالیں: ❁ لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کرنے لئے لمبی نماز پڑھنا ❁ سیٹھ صاحب کا اس لئے غریبوں میں خیرات بانٹنا کہ وہ اس کے آس پاس حاجی صاحب! سیٹھ صاحب! کہیں اور عاجزی و نرمی سے اس سے بھیک مانگیں۔ [4]

ریاکاری سے بچنے کے علاج: ❁ اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ ریاکاری سے حفاظت فرمائے ❁ ریاکاری کے دین و دنیا کے نقصانات ذہن میں رکھئے ❁ اللہ پاک کی بارگاہ میں شیطان کے وسوسوں سے پناہ مانگئے ❁ اکیلے عبادت کرنی ہو یا لوگوں کے سامنے، ہمیشہ ایک جیسی اور اچھی عبادت کیجئے ❁ جہاں تک ہو سکے اپنی نیکیاں لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے سے

---

1. ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۱۶، الکھف: ۱۱۰)
2. صراط الجنان، پ۱۶، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۶/ ۵۶ مفہوماً۔
3. ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الریاء والسمعة، ۴/ ۱۶۹، حدیث: ۲۳۸۹ ملخصاً و ملتقطاً۔
4. نیکی کی دعوت، ص۶۷-۷۳ ماخوذاً۔

بچائیے کہ اس سے بھی ریاکاری کا دروازہ کھلتا ہے ❁ اچھے دین دار لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔[1] [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(9) غیبت

غیبت کی تعریف: کوئی شخص موجود نہ ہو، اُس کے بارے میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پتہ چل جائے تو اُسے بُرا لگے، غیبت کہلاتا ہے۔[3] غیبت سخت حرام اور بڑا گناہ ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ غیبت تب ہو گی جب وہ بات اُس میں موجود ہو ورنہ یہ بہتان ہو گا جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مَرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں ناپسند ہو گا۔[4] عُلَما فرماتے ہیں: مسلمان بھائی کی غیبت کرنا تمہیں پسند نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ مسلمان کو پیٹھ پیچھے بُرا کہنا اُس کے مَرنے کے بعد اُس کا گوشت کھانے کی طرح ہے، کہ جس طرح کسی کا گوشت کاٹنے سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اِسی طرح اس کے بارے میں بُری بات کہنے سے بھی اُس کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔[5]

غیبت کے بارے میں 2 احادیث: (1) آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ صحابہ سے پوچھا: غیبت کسے کہتے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کی: اللہ پاک اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا اِس طرح ذِکر کرنا جو اُسے بُرا لگے غیبت ہے۔ کسی نے عرض کی: اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر وہ بُرائی اُس میں موجود ہو تو تبھی غیبت ہو گی۔ اور بُرائی موجود نہ ہونے کی صورت میں یہ بُہتان (جھوٹا اِلزام) کہلائے

---

1 ...... باطنی بیماریوں کی معلومات، ص ۳۳-۳۵ ملخصاً وملتقطاً۔

2 ...... ریاکاری کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "ریاکاری" کا مطالعہ کیجئے۔

3 ...... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۴۳۸ ملخصاً۔

4 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲۶، الحجرات: ۱۲)

5 ...... صراط الجنان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/۴۳۹ ملخصاً۔

گا(جو غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔)[1] (2)ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں معراج کی رات ایسی قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخُنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) اور ان کی عزت خراب کرتے تھے۔[2]

غیبت کی مثالیں: کسی کی برائی بیان کرنے کے لئے کہنا: ❁سوتا بہت ہے ❁ہر وقت کھاتا رہتا ہے ❁بولتا بہت ہے ❁کپڑوں سے بدبو آتی ہے ❁دھوکے باز ہے ❁سود کھانے والا ہے ❁کام چور ہے ❁میری ترقی سے جلتا ہے ❁نماز نہیں پڑھتا ❁غصے کا بہت تیز ہے ❁گھر والوں پر ظلم کرتا ہے ❁رات دیر تک گھر سے باہر رہتا ہے ❁گھر کا ایک کام نہیں کرتا ❁اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی ❁گھٹیا خاندان سے تعلق ہے۔[3]

غیبت سے بچنے کے علاج: ❁اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ غیبت کرنے اور سننے سے بچائے ❁ سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے ❁ ذاتی دوستیوں سے پیچھا چھڑائیے ❁ یہ ذِہن بنائیے کہ اگر کوئی میری غیبت کرے تو مجھے بہت تکلیف ہو گی تو اگر میں کسی اور کی غیبت کروں تو اُسے بھی تکلیف ہو گی اور اچھا مسلمان وہ ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کے لئے بھی پسند کرے تو جب میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں کہ میری غیبت نہ کی جائے تو مجھے دوسرے کے لئے بھی یہی پسند کرنا چاہئے کہ میری وجہ سے اُسے تکلیف نہ ہو ❁ غصّہ آنے پر بھڑاس نکالنے کے بجائے صبر کیجئے ❁غیبت کے عذابات سے خود کو ڈرائیے ❁کام کی بات کیجئے اور فضول گوئی سے خود کو بچائیے ❁ اگر کسی کی غیبت کرنے کا دل کرے تو اپنے عیبوں اور خامیوں کی طرف توجّہ کرکے اپنی اِصلاح کی فکر کرنا شروع کر دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ مدد ملے گی[4]۔[5]

---

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة، ص۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۳۔

2 ...... أبو داؤد، كتاب الأدب، باب في الغيبة، ۴/۳۵۳، حدیث: ۴۸۷۸۔

3 ...... یاد رہے! اگر کسی کی اِصلاح کی نیّت سے، صرف اُس شخص کے بڑے کے سامنے اکیلے میں اُس شخص کی بُرائی کی تو یہ گناہ نہیں، اِس طرح کی اور صورتیں بھی ہو سکتی ہیں۔

4 ...... غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۷-۲۹۰ ملخصاً۔

5 ...... غیبت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(10) بدگمانی

بدگمانی کی تعریف: بغیر کسی ثبوت کے کسی کے بُرا ہونے کا یقین کرلینا بدگمانی کہلاتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔[2] تفسیر "صراطُ الجنان" میں ہے: آیت کے اس حصّے میں اللہ پاک نے اپنے مؤمن بندوں کو بہت زیادہ گمان (یعنی خیال) کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گناہ ہیں، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔[3]

بدگمانی کے بارے میں 2 احادیث: (1) آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عبرت والا فرمان ہے: بدگمانی سے بچو، یقیناً بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔[4] (2) ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون، مال اور اُس کی بدگمانی (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔[5]

بدگمانی کی مثالیں: ❁ شوہر کی توجّہ کم ہوتی دیکھ کر ساس سے بدگمانی کرنا کہ ضرور ساس نے میرے شوہر کو بھڑکایا ہوگا ❁ بیٹے کی توجّہ کم ہوتی دیکھ کر بہو سے بدگمانی کرنا کہ ضرور بہو نے کچھ پٹّی پڑھائی ہوگی ❁ کسی اچھی نوکری سے نکالے جانے پر دفتر کے کسی شخص سے بدگمانی کرنا کہ ضرور اس نے مجھے نکالنے کی سازِش کی ہوگی ❁ قرض دار سے رابطہ نہ ہونے کی صورت میں بدگمانی کرنا کہ ضرور مجھ سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے ❁ تھوڑے ہی عرصے میں کسی کے پاس گاڑی اور گھر وغیرہ سہولیات آتی دیکھ کر بدگمانی کرنا کہ ضرور کسی غلط کام کی وجہ سے اتنی جلدی ترقّی کی ہے۔ وغیرہ

بدگمانی سے بچنے کے علاج: ❁ اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ بدگمانی کرنے سے بچائے ❁ بُرے لوگوں کی

---

1 ...... شیطان کے بعض ہتھیار، ص ۳۲ ماخوذاً۔

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲)

3 ...... صراط الجنان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۹/ ۴۳۳ ملخصاً۔

4 ...... بخاری، کتاب النکاح، باب لایخطب علی خطبۃ... إلخ، ۳/ ۴۴۶، حدیث: ۵۱۴۳۔

5 ...... شعب الإیمان، الرابع والأربعون، ۵/ ۲۹۷، حدیث: ۶۷۰۶۔

صحبت چھوڑ کر عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ برے لوگوں کی صحبت اچھّے لوگوں سے بدگمانی کرواتی ہے ❁ ہر مسلمان کے بارے میں اچھّا گمان رکھنے کے لیے اس کی خوبیوں پر نظر رکھیں ❁ اپنی غلطیوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش شروع کر دیجئے کہ جس کسی کے اپنے کام برے ہوتے ہیں تو وہ دوسروں سے بھی برا گمان رکھتا ہے ❁ بدگمانی کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے اور خود کو آخرت کے عذاب سے ڈرایئے کہ کہیں آج کا برا خیال کل قیامت کے دن جہنم میں نہ ڈلوا دے ❁ اگر کسی کے بارے میں بدگمانی ہو رہی ہو تو فوراً اس خیال کو جھٹک کر "اَسْتَغْفِرُ الله" پڑھئے اور اس کی اچھی عادتیں یا خوبیاں سوچنا شروع کر دیجئے[1]۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

(11) چغلی

چغلی کی تعریف: لوگوں میں لڑائی کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے کو بتانا چغلی کہلاتا ہے۔[3]

چغلی کی مثال: گاہک (Customer) ایک شخص کی دُکان (Shop) سے ہو کر دوسرے کی دُکان پر پہنچے اور اُنہیں آپس میں لڑوانے کے لئے دوسرے دکاندار سے کہے: وہ (پہلا) دُکان دار تمہارے مال کی بُرائی کر رہا تھا۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا، چغلی کے ساتھ اِدھر اُدھر بہت پھرنے والا۔[4] عُلَما فرماتے ہیں: اس آیت میں 2 برائیاں بیان کی گئی ہیں: (1) لوگوں کے سامنے ان کے بہت زیادہ عیب (یعنی کمزوریاں) نکالنا یا طعنے دینا (یعنی باتیں سنانا) (2) اِدھر اُدھر بہت زیادہ چغلیاں کرتے پھرنا۔[5]

چغلی کے بارے میں 2 احادیث: (1) آخری نبی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کا عبرت والا فرمان ہے: چغل خور جنّت

---

1. بدگمانی، ص ۳۳-۳۵ ماخوذاً۔
2. بدگمانی کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "شیطان کے بعض ہتھیار" کا مطالعہ کیجئے۔
3. شرح نووی، کتاب الإیمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، جزء ۲، ۱/۱۲۸۔
4. ترجمہ کنز العرفان۔ (پ ۲۹، القلم: ۱۱)
5. صراط الجنان، پ ۲۹، القلم، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/ ۲۸۸ ملخصاً۔

میں نہیں جائے گا۔[1] (2)ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔[2]

چغلی کے نقصانات: ❁چغلی محبّت ختم کرتی ہے ❁چغلی سے لڑائیاں ہوتی ہیں ❁چغلی سے دشمنی کی فضا قائم ہوتی ہے ❁چغلی احترامِ مسلم کا خاتمہ کرتی ہے ❁چغلی خاندانوں کو تباہ کرتی ہے ❁چغلی قتل و غارت تک لے جاتی ہے ❁چغلی غیبت و جھوٹ کی طرف لے جانے والی ہے ❁چغلی اللہ و رسول کی نافرمانی کا سبب ہے ❁چغلی جہنّم میں لے جانے والا کام ہے ❁چغلی بندوں کے حقوق ضائع کرنے کا سبب ہے۔

اِسلام کا احسان: ❁اِسلام نے چغلی سے روک کر معاشرے کو محبّت کا تحفہ دیا ❁اِسلام نے چغلی سے روک کر لڑائیاں رکوائیں ❁اِسلام نے چغلی سے روک کر دشمنیاں ختم کرنے کی راہ کھولی ❁اِسلام نے چغلی سے روک کر احترامِ مسلم کی فضا قائم کی ❁اِسلام نے چغلی سے روک کر خاندانوں کی حفاظت کی۔

چغلی سے بچنے کے علاج: ❁اللہ پاک سے دعا کیجئے کہ وہ چغلی کرنے اور سننے سے بچائے ❁جتنا ہوسکے دوسروں کے معاملات میں پڑنے کے بجائے اپنے کام سے کام رکھئے ❁فضول گوئی سے بچنے کی عادت بنایئے اور ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں کیجئے ❁لوگوں کی باتیں معلوم کرنے کی جستجو ختم کیجئے اور اپنی اصلاح کی فکر کیجئے ❁چغل خور کو ملنے والے عذابات ذِہن میں رکھئے اور خود کو جنّت کی محرومی سے بچایئے ❁سلام و مصافحہ کرنے کی عادت بنایئے، اس سے بغض و کینہ دور ہوتا ہے اور محبّت بڑھتی ہے ❁ہر مسلمان کا احترام کیجئے اور اس کی دنیا تباہ کرنے کے لئے اپنی آخِرت برباد مت کیجئے ❁چغل خوروں کی دوستی چھوڑ کر سنجیدہ اور محتاط گفتگو کرنے والے عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے ❁لوگوں کو لڑوانے کے بجائے ان کے آپسی اختلافات اور نفرتیں ختم کیجئے اور امن والا معاشرہ بنانے میں اپنا کردار ادا کیجئے۔[3]

محبتوں کے چور! چغل خور! چغل خور!

---

[1] بخاری، کتاب الأدب، باب مایکرہ من النمیمۃ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۶۔

[2] مسند إمام أحمد، مسند الشامیین، ۶/۲۹۱، حدیث: ۱۸۰۲۰۔

[3] چغلی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 468 تا 480" کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(12) کینہ

کینہ کی تعریف: کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی اور غصہ رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور ہم نے ان کے سینوں سے بغض و کینہ کھینچ لیا، ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔[2] عُلَما فرماتے ہیں: جنّتیوں کے دلوں سے اللہ پاک نے کینے کو نکال دیا اور یہ سب پاکیزہ دل والے ہوں گے۔ نہ تو دنیوی باتوں کا کینہ ان کے دلوں میں ہوگا اور نہ ہی جنّت میں ایک دوسرے کے بلند مقامات و محلّات پر حسد کریں بلکہ سب پیار و محبّت سے رہ رہے ہوں گے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ پاکیزہ دل ہونا جنّتیوں کے وصف ہیں اور اللہ پاک کے فضل سے امید ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بغض و کینہ اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ پاک قیامت کے دن اُسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنّتیوں میں داخل فرمائے گا۔ جنّت میں جانے سے پہلے سب کے دلوں کو کینہ سے پاک کر دیا جائے گا۔[3]

کینہ کے بارے میں 2 احادیث: (1) آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عبرت والا فرمان ہے: بغض و کینہ رکھنے والوں سے بچو! کیونکہ بغض و کینہ دین کو تباہ کر دیتا ہے۔[4] (2) ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک چغلی اور کینہ جہنم میں ہیں۔ یہ کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔[5]

کینہ کی مثالیں: ❁ کسی کا دل میں خیال آتے ہی دل میں بوجھ محسوس کرنا اور نفرت کی لہر دوڑ جانا ❁ وہ اگر نظر آجائے تو نفرت کے سبب بغیر کسی شرعی وجہ کے ملنے سے بچنا ❁ زبان، ہاتھ یا کسی بھی طرح اُسے نقصان پہنچانے کا موقع

---

1. إحياء العلوم، كتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول في معنى الحقد... إلخ، ۲۲۳/۳۔
2. ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۸، الاعراف: ۴۳)
3. صراط الجنان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۴۴، ۳/ ۳۱۹ ملخصاً۔
4. كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، جزء۳، ۲۸/۲، حديث: ۵۴۸۶۔
5. مسند إمام أحمد، مسند الشاميين، ۲۹۱/۶، حديث: ۱۸۰۲۰۔

www.dawateislami.net

ملے تو پیچھے نہ ہٹنا ❁ملاقات ہونے پر روکھے پن اور بد اَخلاقی سے مِلنا❁اُس کی خوشیاں دیکھ کر شدید جَلَن محسوس کرنا ❁جہاں موقع ملے اُس کی عزّت خراب کرنا وغیرہ۔[1]

کینہ سے بچنے کے علاج: ❁اللہ پاک سے دُعا کیجئے کہ وہ بُغض و کینہ سے دل کو پاک وصاف فرمادے ❁غصّہ پینے کے فضائل کا مطالعہ کیجئے اور اپنے غصّے پر قابو پانے کی کوشش کیجئے ❁کسی کے بارے میں بدگمانی کو دل میں جگہ مت دیجئے بلکہ جہاں تک ہوسکے ہر کسی سے اچھّا گمان رکھئے ❁شراب اور جوئے سے بالکل دور رہئے کہ اس سے آپس میں نفرتوں اور بُغض و کینہ کا بازار گرم ہوتا ہے ❁کسی کے پاس زیادہ نعمتیں دیکھ کر صبر و شکر اور قناعت سے کام لیجئے اور اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہئے ❁اپنے پاس زیادہ نعمتیں ہوں تو سرکش ہونے کے بجائے دوسروں کے کام آیئے اور سخاوت کیجئے ❁سلام و مصافحہ کی عادت بنایئے ❁شریعت منع نہ کرے تو تحفہ پیش کیجئے کہ اس سے محبّت بڑھتی ہے ❁ہر مسلمان سے رِضائے اِلٰہی کے لئے محبّت کرنا شروع کردیجئے ❁خوامخواہ کسی کے بارے میں اُلٹا سیدھا سوچنے کے بجائے اپنے ذِہن کو کسی اچھے کام میں استعمال کیجئے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(13) بدشگونی

بدشگونی کی تعریف: شگون کا مطلب ہوتا ہے: فال لینا۔ جبکہ کسی بھی چیز، شخص، کام، آواز یا وقت کو اپنے حق میں برا سمجھنا بدشگونی یعنی بُری فال لینا کہلاتا ہے۔[3] بدشگونی حرام کام ہے۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **تو جب اُنہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ ہمارے لئے ہے اور جب بُرائی پہنچتی تو اُسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن ان میں اکثر**

---

1 ...... یہ سب مثالیں اُسی صورت میں کینہ ہونگی کہ جب اِس نفرت کی کوئی شرعی وجہ نہ ہو، اگر شرعی وجہ ہو تو یہ کینہ گناہ نہیں، مثلاً: کسی کے دینی نظریات غلط ہیں اور وہ بدمذہب ہے تو اس سے کینہ رکھنا واجب ہے۔

2 ...... کینہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی یہ کتابیں "بغض و کینہ" اور "احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 552 تا 570" کا مطالعہ کیجئے۔

3 ...... بدشگونی، ص ۱۰ ماخوذاً۔

نہیں جانتے۔[1] تفسیر ”صراطُ الجنان“ میں ہے: فِرعونی (یعنی فرعون کو خدا ماننے والے) کُفر میں اس قدر راسِخ (یعنی مضبوط) ہو چکے تھے کہ جب اُنہیں سرسبزی و شادابی، پھلوں، مویشیوں اور رِزْق میں وُسعت، صحّت، آفات سے عافیت و سلامتی وغیرہ بھلائی ملتی تو کہتے: یہ تو ہمیں ملنا ہی تھا، کیونکہ ہم اِس کے اَہل اور اس کے مستحق ہیں۔ یہ لوگ اس بھلائی کو نہ تو اللہ پاک کا فضل جانتے اور نہ ہی اُس کے انعامات پر شکر ادا کرتے اور جب اُنہیں قَحط، خُشک سالی، مرض، تنگی اور آفت وغیرہ کوئی بُرائی پہنچتی تو اُسے حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے اور کہتے کہ یہ بلائیں اُن کی وجہ سے پہنچیں، اگر یہ نہ ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ آتیں۔[2]

بدشگونی کے بارے میں حدیث: آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اچّھا یا بُرا شگون لینے کے لئے پرندہ اڑانا اور بدشگونی لینا شیطانی کام ہے۔[3] عَرَب لوگ پرندے کے سیدھی جانب اُڑنے سے اچھی فال لیتے یعنی اپنے حق میں اچّھا سمجھتے تھے جبکہ پرندے کے اُلٹی جانب اُڑنے اور کووں (Crows) کے کائیں کائیں کرنے سے بدشگونی لیتے یعنی اپنے حق میں بُرا سمجھتے تھے۔ اِسی طرح عَرَب لوگ عُقاب (ایک طاقتور شکاری پرندہ۔Eagle) دیکھ کر اُس سے مصیبت کی بدشگونی لیا کرتے تھے یعنی چونکہ میں نے عُقاب دیکھ لیا ہے تو اب میں ضرور کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا۔[4]

بدشگونی کی مثالیں: ❁ اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے یا کسی معذور شخص کو دیکھ کر بُرا دن گزرنے کی بدشگونی لینا ❁ ایمبولینس، فائر بریگیڈ، کسی خاص پرندے یا جانور وغیرہ کی آواز کو اپنے حق میں بُرا سمجھنا ❁ سیدھی یا اُلٹی آنکھ پھڑکنے سے کسی مصیبت کے آنے کا یقین کرلینا ❁ 13 کے عدد کو منحوس سمجھنا۔

بدشگونی سے بچنے کے علاج: ❁ یہ ذِہن بنالیجئے کہ کسی بھی چیز کے ہونے یا نہ ہونے سے کچھ نہیں ہوتا، وہی ہوتا ہے جو اللہ پاک چاہتا ہے اور ہماری قسمت میں لکھا ہوتا ہے ❁ جب بھی بدشگونی کے خیالات آئیں اللہ پاک سے دُعا کیجئے اور اِسی پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر بُرا خیال دل سے نکال دیجئے ❁ بدشگونی کی وجہ سے کسی کام سے

---

1. ترجمہ کنزالعرفان۔ (پ۹، الاعراف: ۱۳۱)
2. صراط الجنان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۳۱، ۳/ ۴۱۱۔
3. ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الخط وزجر الطیر، ۴/ ۲۲، حدیث: ۳۹۰۷ ماخوذاً۔
4. بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ، باب الخامس والعشرون، ۲/ ۳۷۸ ماخوذاً۔ تفسیر کبیر، ۵/ ۳۴۴ ملتقطاً و ماخوذاً۔

مت رکئے اور فائدہ و نقصان اللہ پاک پر چھوڑ دیجئے ❁ بد شگونی کے متعلق معلومات حاصل کیجئے اور اِس بیماری سے نجات حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(14) حَسَد

حَسَد کی تعریف: کسی کی دینی یا دنیوی نعمت چِھن جانے کی تمنّا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے۔(2)

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اُنہوں نے اپنی جانوں کا کتنا بُرا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازِل فرمایا ہے اُس کا اِنکار کر رہے ہیں اُس حَسَد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہتا ہے وحی نازِل فرماتا ہے تو یہ لوگ غَضَب پر غَضَب کے مستحق ہوگئے اور کافِروں کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے۔(3) عُلَما فرماتے ہیں: یہودیوں نے حضورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بجائے کُفر اختیار کیا اور ایمان کی جگہ کُفر خریدنا خسارے کا سودا ہے۔ اِسی سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کُفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اِطاعت کی جگہ نافرمانی، رِضائے اِلٰہی کی جگہ اللہ پاک کے غَضَب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔ یہودیوں کی خواہش تھی "ختمِ نبوّت" کا منصب بنی اسرائیل میں سے کسی کو ملتا، لیکن جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ اِس منصب سے محروم رہے اور بنی اسماعیل کو یہ منصب مل گیا تو وہ حَسَد کی وجہ سے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اُن پر نازِل ہونے والی اللہ پاک کی کتاب قرآنِ مجید کے منکر ہوگئے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حَسَد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حَسَد ایسا خبیث (بُرا) مرض ہے جو انسان کو کُفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔(4) یاد رہے کہ حَسَد حرام ہے، البتہ اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت یا اثر و وَجاہت سے گمراہی اور بے دینی پھیلاتا ہو تو اُس کے فتنے سے محفوظ

---

1 ...... بد شگونی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "بد شگونی" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

2 ...... الحدیقۃ الندیۃ، الباب الثانی، الخلق الخامس عشر الحسد، المبحث الاول، ۳/۳۴ ملتقطاً۔

3 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۱، البقرۃ: ۹۰)

4 ...... صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۸۹، ۱/۱۶۳ ماخوذاً۔

رہنے کے لئے اُس کی نعمت کے چِھن جانے کی تمنّا حَسَد میں داخل نہیں اور حرام بھی نہیں۔[1]

حَسَد کے بارے میں 2 احادیث: (1) آخِری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حَسَد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑیوں یا گھاس کو کھا جاتی ہے۔[2] (2) ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حسد ایمان کو اس طرح تباہ کر دیتا ہے جیسے ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[3]

حَسَد کی مثالیں: ❁کسی کو مالی طور پر خوشحال دیکھ کر تمنّا کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا❁ڈکیتی ہو جائے یا❁اِس کی دُکان و مکان میں آگ لگ جائے اور❁یہ کوڑی کوڑی کا محتاج ہو جائے❁کسی کو دین یا دنیا کے اعلیٰ منصب و مرتبے پر فائز دیکھ کر جلنا اور تمنّا کرنا کہ اِس سے کوئی غلطی ہو جائے اور یہ مرتبہ اِس سے چِھن جائے❁یہ خواہش رکھنا کہ فلاں خوشحال شخص تنگ دست ہو جائے❁اور کبھی خوشحالی واپس نہ آئے❁فلاں عزّت دار کی عزّت خراب ہو جائے❁اور وہ ہمیشہ ذلیل و خوار رہو۔

حسد سے بچنے کے علاج: ❁اللہ پاک کی بارگاہ میں سچّی توبہ کیجئے اور دعا کیجئے کہ دل ہمیشہ حسد سے پاک رہے ❁اللہ پاک نے جتنا عطا کیا اُسی پر راضی رہئے اور اُس کا شکر ادا کیجئے❁حسد کے نقصانات کو ہر دم پیشِ نظر رکھئے، کیونکہ کوئی بھی عقلمند شخص اُس کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا جس میں نقصان ہو❁یہ بات ذِہن میں رکھئے کہ دنیا فانی ہے، ہمیشہ نہیں رہے گی، اِس لئے دنیا کی چیزوں پر حسد کرنا فضول ہے❁کسی کی دینی عزّت و شہرت دیکھ کر اُسے بَرَکت کی دعا دیجئے کہ اسے یہ عزت اللہ پاک نے عطا کی ہے❁جن کو ہم سے زیادہ نعمتیں ملی ہیں، اُن کو دیکھنے کے بجائے، اُن لوگوں کو دیکھئے جنہیں ہم سے کم نعمتیں ملی ہیں❁حسد کے بجائے رشک کیجئے، کہ یا اللہ! تو نے اِسے نوازا ہے، اِسے مزید بَرَکت عطا فرما اور مجھے بھی نواز دے ❁اگر حسد کی وجہ کسی سے نفرت ہے تو نفرت کی وجہ ختم کیجئے اور مسلمان کی محبّت دل میں پیدا کیجئے❁دوسروں کی خوشی میں خوش رہنے کی عادت بنایئے کہ یہ بھی اتّفاق و اتّحاد کا ذریعہ بنتا اور حسد کا خاتمہ کرتا ہے❁جب بھی دل میں کسی سے حَسَد ہو تو ”اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم“ اور ”لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَظِیْم“ پڑھ کر اِس شیطانی خیال کو دور کیجئے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 صراط الجنان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ۱/۱۸۸ ماخوذاً۔

2 أبو داؤد، کتاب الأدب، باب فی الحسد، ۴/۳۶۱، حدیث: ۴۹۰۳۔

3 جامع صغیر، حرف الحاء، ص ۲۳۲، حدیث: ۳۸۱۹۔

4 حسد کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”حسد“ کا مُطالعہ مفید رہے گا۔

باب نمبر08: اچھے اعمال

(1) اخلاص

اخلاص کی تعریف: کوئی بھی نیک عمل صرف اللہ پاک کو خوش کرنے کے لئے کرنا اخلاص کہلاتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔[2] اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہی عمل اللہ پاک کی بارگاہ میں قبول کیا جائے گا جو خالص اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے کیا گیا ہو گا۔[3]

اخلاص کے بارے میں حدیث: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے صحابی حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے فرمایا: اِخلاص کے ساتھ عمل کرو کہ اخلاص کے ساتھ کیا گیا تھوڑا عمل بھی کافی ہوتا ہے۔[4]

اخلاص حاصل کرنے کے طریقے: ۞ اپنی نیت درست کیجئے، کیونکہ جب تک نیک کام کرنے کی نیت صحیح نہیں ہوگی اخلاص حاصل نہیں ہو سکتا ۞ کوئی بھی نیک کام دنیا کا کوئی مقصد حاصل کرنے کے لئے نہ کیجئے بلکہ اپنی خواہشات کے آگے رب کی رِضا کو ترجیح دیجئے ۞ اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کے فوائد اور اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے آخرت میں ہونے والے نقصانات کو پیش نظر رکھئے ۞ عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے اور ایسی کتابوں کا مطالعہ کیجئے جن میں اخلاص کے حوالے سے بزرگوں کے اقوال، حکایات اور روایات وغیرہ ہوں ۞ کوئی بھی کام کرنا ہو بس یہ پیش نظر رکھ لیجئے کہ "اللہ دیکھ رہا ہے"[5]۔[6]

---

1 ...... إحياء العلوم، كتاب النية والإخلاص والصدق، بيان حقيقة الإخلاص، ۵/۱۰۷ ملخصاً۔

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۳۰، البینۃ: ۵)

3 ...... صراط الجنان، پ۳۰، البینۃ، تحت الآیۃ: ۵، ۱۰/ ۷۸۴ ملخصًا۔

4 ...... نوادر الأصول، الأصل السادس، ۱/ ۴۴، حديث: ۴۵۔

5 ...... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص۲۹-۳۳۔

6 ...... اخلاص کے متعلق مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نجات دلانے والے اعمال کی معلومات" صفحہ 25 تا 33 کا مطالعہ مفید رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) سچ بولنا

سچ کی تعریف: ایسی بات کہنا جو حقیقت کے مطابق ہو یعنی جیسا ہوا ہو ویسا ہی کہنا سچ کہلاتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اللہ نے فرمایا: یہ (قیامت) وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا، اُن کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے، اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔[2] اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا میں سچ بولا تھا ان کا سچ قیامت کے دن انہیں کام آئے گا اور انہیں فائدہ دے گا، کیونکہ عمل کرنے کی جگہ دنیا ہے اور جزا (یعنی انعام یا سزا) ملنے کا دن آخرت ہے۔[3]

سچ کے بارے میں حدیث: ہم گنہگاروں کی نیکیاں بڑھانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: سچ بولنے کو لازم کرلو! کیونکہ سچّائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنّت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ پاک کے نزدیک "صِدِّیق" (یعنی بہت سچ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔[4]

سچ بولنے کی عادت بنانے کا طریقہ: ❁ سچ کے فضائل اور بُزرگانِ دین کی نصیحت بھری باتوں کو پڑھئے ❁ سچ کے دنیا اور آخرت کے فوائد پیش نظر رکھئے ❁ اِسی طرح جھوٹ کے نقصانات بھی ذِہن میں رکھئے اور اِس کے عذابات سے خود کو ڈرایئے ❁ سچ بولنے میں کسی کے جھاڑنے یا ذلیل کرنے کی پرواہ مت کیجئے کہ دنیا کی ذِلّت آخرت کی ذِلّت سے بہت کم ہے ❁ اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیجئے کہ اللہ پاک سے ڈرنے والا ہمیشہ سچ ہی بولتا ہے[5]۔[6]

---

1. التعریفات للجرجانی، باب الصاد، ص ۹۵ ماخوذاً۔
2. ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۷، المآئدۃ: ۱۱۹)
3. صراط الجنان، پ۷، المائدہ، تحت الآیۃ: ۱۱۹، ۳/ ۶۱ ملخصاً۔
4. مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ، ص ۱۰۷۸، حدیث: ۶۶۳۹۔
5. نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۲۲۹-۲۳۲۔
6. سچ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نجات دلانے والے اعمال کی معلومات" صفحہ 227 تا 233 کا مطالعہ مفید رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) قناعت

قناعت کی تعریف: روزانہ یا آئے دن استعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی صبر کرنا قناعت کہلاتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور یہ کہ وہی ہے جس نے غنی کیا اور قناعت دی۔[2] یعنی اللہ پاک ہی لوگوں کو مال و دولت سے نواز کر غنی کرتا ہے اور قناعت کی نعمت سے بھی وہی نوازتا ہے۔[3]

قناعت کے بارے میں حدیث: خوشخبریاں سنانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان ہوا اور اُسے اِتنا رِزق ملا جو اُس کے لئے کافی ہو اور اللہ پاک نے اُسے قناعت کی توفیق بھی عطا فرمائی تو وہ کامیاب ہو گیا۔[4]

قناعت کی عادت بنانے کا طریقہ: ❁ قناعت کے بارے میں آنے والی حدیثوں اور بُزرگانِ دین کے اقوال کا مطالعہ کیجئے ❁ اللہ پاک پر مضبوط یقین رکھئے اور اس بات کو دل میں جمالیجئے کہ میرا تمام حال اللہ پاک جانتا ہے ❁ آخرت کے حساب سے خود کو ڈرایئے اور اپنی تنگ حالت کو آخرت کے لئے بہتر بنانے کی غرض سے صبر کیجئے ❁ ایسے لوگوں کے ساتھ رہیئے جو قناعت پسند اور ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والے ہوں ❁ مال و دولت کی حِرص ختم کیجئے، اِس کے لئے دنیا کے فَنا ہونے اور آخرت میں ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے ملنے کو ذِہن میں رکھئے ❁ اللہ پاک سے دُعا بھی کیجئے کہ وہ ہر حال میں خوش رہنے اور صبر و شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[5] [6]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1. التعریفات للجرجانی، باب القاف، ص ۱۲۶ ماخوذاً۔
2. ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲۷، النجم: ۴۸)
3. صراط الجنان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ: ۴۸، ۹/۵۷۹۔
4. ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۵۔
5. نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۷۷-۸۰۔
6. قناعت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نجات دلانے والے اعمال کی معلومات" صفحہ 75 تا 81 کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(4)صبر

صبر کی تعریف: دینِ اِسلام نے جس کام کو کرنے کا حکم دیا ہو اس پر عمل کرنا یا جس کام سے دینِ اِسلام نے دور رہنے کا حکم دیا ہو اس سے بچے رہنا "صبر" کہلاتا ہے۔ اسی طرح عقل جس کام کو کرنے کا کہے اُس کام کو کرنا یا جس کام کو عقل چھوڑ دینے کا مشورہ دے اُس کام کو چھوڑ دینا بھی "صبر" کہلاتا ہے۔[1]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔**[2] عُلَما فرماتے ہیں: صبر سے مدد طلب کرنا یہ ہے کہ عبادات کی ادائیگی، گناہوں سے رُکنے اور نفسانی خواہشات کو پورا نہ کرنے پر صبر کیا جائے اور نماز چونکہ تمام عبادات کی اصل اور اَہلِ ایمان (یعنی مسلمانوں) کی معراج ہے اور صبر کرنے میں بہترین مُعاوِن ہے اِس لئے اس سے بھی مدد طلب کرنے کا حکم دیا گیا اور ان دونوں کا بطورِ خاص اِس لئے ذِکر کیا گیا کہ بدن پر باطنی (یعنی دل کے) اعمال میں سب سے سخت صبر اور ظاہری اعمال میں سب سے مشکل نماز ہے۔[3]

صبر کے بارے میں حدیث: خوشخبریاں سنانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کے جسم، مال یا اولاد کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ صَبرِ جمیل کے ساتھ (یعنی شکوہ شکایت اور واویلا نہ کرتے ہوئے) اُس کا استقبال کرے تو قیامت کے دن مجھے حیا آئے گی کہ اس کے لئے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔ (یعنی نہ میں اُس کے لئے میزان قائم کروں گا اور نہ ہی نامۂ اعمال کھولوں گا)۔[4]

صبر کی عادت بنانے کا طریقہ: ❁صبر کے فضائل کا مطالعہ کیجئے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے ❁اللہ پاک سے گڑگڑا کر دعا کیجئے کہ وہ صبر کی توفیق عطا فرمائے ❁بے صبری سے بچنے کے لئے عاجزی پیدا کیجئے اور تکبر سے اپنا دامن چھڑائیے ❁جلد بازی سے بچنے کی عادت بنائیے کہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے ❁معاف کرنے کی عادت

---

1 ...... مفردات امام راغب، باب الصاد، ص ۲۷۳ مفهوماً۔

2 ...... ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲، البقرة: ۱۵۳)

3 ...... صراط الجنان، پ ۲، البقرة، تحت الآية: ۱۵۳، ۱/ ۲۴۵۔

4 ...... التيسير بشرح جامع الصغير، ۲/ ۱۸۷۔ نوادر الأصول، الأصل الخامس والثمانون والمائة، ۲/ ۷۰۰، حديث: ۹۶۳۔

بنائیے، اس سے صبر پر قائم رہنے اور بدلہ لینے سے بچنے میں مدد ملے گی ❁ مصیبت میں بھی اللہ پاک کی نعمتوں کو تلاش کیجئے ❁ دنیا میں آزمائش وامتحان ہے اور صبر کامیابی کی چابی ہے ❁ آزمائشیں اور مصیبتیں انبیا علیھم السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اُنہوں نے بھی صبر فرمایا ❁ کربلا کے میدان میں اِمامِ حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان پر آنے والی مصیبتیں یاد کیجئے اور اپنی مصیبتوں پر صبر کیجئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(5) عاجزی

عاجزی کی تعریف: لوگوں کی طبیعتوں اور اُن کے مقام ومرتبے کے اعتبار سے اُن کے لئے نرمی اختیار کرنا اور اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا عاجزی کہلاتا ہے۔[2]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) **بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔**[3] عُلَما فرماتے ہیں: جو عورتیں اِسلام، اِیمان اور طاعت (یعنی حکم ماننے) میں، قول اور فعل (یعنی اپنے کاموں اور باتوں) کے سچّا ہونے میں، صَبر، عاجِزی و اِنکِساری اور صدقہ وخیرات کرنے میں، روزہ رکھنے اور اپنی عفّت وپارسائی (یعنی اپنی عزّت) کی حفاظت کرنے میں اور کثرت کے ساتھ اللہ پاک کا ذِکر کرنے میں مَردوں کے ساتھ ہیں، تو ایسے مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ پاک نے اُن کے اَعمال کی جزا کے طور پر بخشش اور بڑا ثواب تیّار کر رکھا ہے۔[4]

---

1. صبر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”احیاء العلوم جلد 4 صفحہ 184 تا 239“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔
2. فیض القدیر، ۱/۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذاً۔
3. ترجمۂ کنز العرفان۔ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۵)
4. صراط الجنان، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۵، ۸/۳۲۔

www.dawateislami.net

عاجزی کے بارے میں حدیث: معراج پر جانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[1]

عاجزی کی عادت بنانے کا طریقہ: ❁ عاجزی کے فضائل اور بُزرگانِ دین کے فرامین کا مطالعہ کیجئے، عاجِزی اختیار کرنے کا ذِہن بھی بنے گا اور اِس کا جذبہ بھی ملے گا ❁ عاجِزی میں ایک رُکاوٹ تکبّر بھی بنتا ہے، اِس لئے تکبّر کا علاج کیجئے اور تکبّر کی علامات سے خود کو بچایئے ❁ اپنی صلاحیتوں کے قصیدے پڑھنے اور اپنی تعریفوں کے پُل باندھنے سے پرہیز کیجئے، کہ ایسے شخص کے لئے عاجزی مشکل ہو جاتی ہے ❁ اگر کوئی تعریف کرے تو اپنے نفس کا مُحاسَبہ شروع کر دیجئے اور اپنی اِصلاح کی فکر میں لگ جایئے ❁ ہر مسلمان کو خود سے اعلیٰ اور بہتر سمجھئے اور اِس کا احترام کیجئے ❁ کوئی غلطی بتائے تو غلطی قبول بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے ❁ دوسروں کی اچّھائیاں دیکھ کر خود بھی اچّھا بننے کی کوشش کیجئے اور دوسروں سے سیکھنے کی عادت بنایئے۔[2] [3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(6) توکُّل

توکُّل کی تعریف: کسی بھی کام کو کرنے کے لئے اُس کے اسباب اور ذرائع استعمال کرنا اور صرف اللہ پاک پر بھروسہ رکھتے ہوئے نتیجہ اللہ پاک پر چھوڑ دینا۔[4]

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔[5] عُلَما فرماتے ہیں: اِس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو اللہ پاک پر توکل کرنا چاہئے اور اپنے تمام اُمور (یعنی کاموں) میں اُسی پر بھروسہ کرنا

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۹۲۔

2 ...... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۸۴-۸۹۔

3 ...... عاجزی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”نجات دلانے والے اعمال کی معلومات صفحہ 81 تا 89“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

4 ...... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۱۵۷ ماخوذاً۔

5 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ ۲۸، الطلاق: ۳)

چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں جیسا توکل کرنے کا حق ہے ویسا توکل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

توکُّل کے بارے میں حدیث: ہم غریبوں کو سہارا دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پاک پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اُس طرح رِزْق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں۔[2]

توکُّل کی عادت بنانے کا طریقہ: ❁ توکل کے بارے میں اِسلام کی تعلیمات اور بزرگوں کے اقوال کا مطالعہ کیجئے ❁ ہر معاملے میں اللہ پاک کی قدرت پر مکمّل بھروسہ رکھئے ❁ ہر وقت اللہ پاک سے پناہ مانگئے کہ اس سے توکل پیدا ہونے میں مدد ملتی ہے ❁ توکل کے دین و دنیا کے فوائد کو پیش نظر رکھئے ❁ ایسے لوگوں کے ساتھ رہئے جو توکل کرنے والے اور اللہ پاک ہی پر بھروسہ رکھنے والے ہوں ❁ خودداری پیدا کیجئے اور لوگوں کی محتاجی سے خود کو بچاتے ہوئے اللہ پاک سے مدد طلب کیجئے ❁ ربِّ کریم کی عطاؤں پر غور کیجئے! توکُّل کا ذِہن بنے گا کہ جو ربّ پرندوں کو روزی دیتا ہے، وہ مجھ پر بھی کَرَم فرما کر میرے کام پورے کرے گا ❁ بچّے سے دَرْس حاصل کیجئے کہ وہ ہر معاملے میں اپنی ماں پر بھروسہ کرتا اور ہر پریشانی میں اسی کی طرف جاتا ہے اور ماں اُس کے کام کر دیتی ہے، جبکہ رب تو 70 ماؤں سے بڑھ کر بندوں سے پیار فرماتا ہے، تو جب ہر معاملے میں اُس کی بارگاہ میں دعا کی جائے گی تو وہ کیوں کَرَم نہ فرمائے گا!! ❁ اگر دعا کے باوجود بھی جو چاہت تھی وہ پوری نہ ہوئی تو اسے بھی اپنے ربّ کا احسان جانئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاہت ہمارے حق میں بہتر نہ ہوتی، اس لئے ربّ نے اسے پورا نہ کیا یا ہماری آخرت میں کام آنے کے لئے اُس دعا کو جمع کر لیا ❁ توکل پیدا کرنے کے طریقوں پر عمل بھی کیجئے اور اللہ پاک سے دعا بھی کیجئے کہ وہ توکل کی قیمتی دولت عطا فرمائے۔[3] [4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1. ...... صراط الجنان، پ۲۸، الطلاق، تحت الآیۃ:۳، ۱۰/ ۲۰۲۔
2. ...... ترمذی، أبو اب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، ۴/ ۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۱۔
3. ...... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات، ص ۱۶۱-۱۶۶ ماخوذاً۔
4. ...... توکّل کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم جلد 4 صفحہ 732 تا 871 " کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(7)ایثار

ایثار کی تعریف: فائدہ حاصل کرنے یا نقصان سے بچنے میں اپنے آپ پر کسی اور کو فوقیت دینا ایثار کہلاتا ہے۔[1] شیخ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت دامت برکاتھم العالیہ اپنے رسالے "مدینے کی مچھلی" کے صفحہ 3 پر فرماتے ہیں: ایثار کا معنی ہے: دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش وحاجت پر ترجیح دینا۔

اللہ پاک کا ارشاد: (ترجمہ Translation:) اور وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔[2] عُلَما فرماتے ہیں: اِس آیت میں انصاری صحابہ کرام کی انتہائی مدح و ثنا (یعنی بہت زیادہ تعریف) کی گئی ہے، ان کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (اور اس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اپنے گھروں میں انہیں ٹھہراتے اور اپنے مالوں میں نصف (یعنی آدھے) کا انہیں شریک کرتے ہیں اور وہ اپنے دلوں میں اس مالک کے بارے میں کوئی خواہش اور طلب نہیں پاتے جو ان مہاجرین کو دیا گیا اور وہ اپنے اموال اور گھر ایثار کر کے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح (یعنی فوقیت) دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود مال کی حاجت ہو اور جس کے نفس کو لالچ سے پاک کیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔[3]

ایثار کے بارے میں حدیث: ہم غریبوں کو سہارا دینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر وہ اپنی خواہش چھوڑ دے اور دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ پاک اُس کی بخشش فرمادے گا۔[4]

ایثار کی عادت بنانے کا طریقہ: ❁ یہ بات پیشِ نظر رکھئے کہ ایثار کرنا بخشش ومغفرت کا سبب ہے، اگر

---

1 ...... التعریفات للجرجانی، باب الألف، ص ۳۱۔

2 ...... ترجمہ کنز العرفان۔ (پ۲۸، الحشر: ۹)

3 ...... صراط الجنان، پ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ: ۹، ۱۰/ ۷۴ ماخوذاً۔

4 ...... إبن عساکر، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۳۱/ ۱۴۲، رقم: ۶۴۹۵۔

کسی اور کو اپنے اوپر فوقیت دے کر بخشش ملتی ہے تو یقیناً یہ فائدہ مند سودا ہے ❁ کامل مسلمان بننے کا جذبہ ہر دم بیدار رکھئے کہ کامل مسلمان وہ ہوتا ہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسرے کے لئے پسند کرتا ہے ❁ یوں ذِہن بنایئے کہ میں اگر اپنی پسندیدہ چیز دوسرے کو دوں گا تو یہ بھلائی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہو گا اور قرآن نے بھی یہی تعلیم دی ہے ❁ اِس طرح بھی سوچئے کہ ایثار در حقیقت ایک انویسٹمنٹ (Investment) ہے جس کا فائدہ مجھے آخرت میں کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا، تو آج موقع ہے، اِس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہیے ❁ پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور بُزرگوں کی سیرت کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ ایثار کا جذبہ پیدا ہو گا ❁ اگر نفس و شیطان ایثار کرنے سے روکیں تو فوراً ایثار کر دیجئے اور نفس و شیطان کا توڑ کیجئے ❁ بخیل اور کنجوس لوگوں کی صحبت چھوڑ کر ایثار اور سخاوت کرنے والے عاشقانِ رسول کی صحبت میں بیٹھئے، اِنْ شَاءَ اللہ فائدہ ہو گا۔(1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ عقل والے

تابعی بزرگ حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 71 کتابوں میں یہ بات پڑھی ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سب لوگوں سے زیادہ عقل والے اور بہتر رائے والے ہیں۔ (تاریخ دمشق، ۳/۳۸۶) ایک روایت کے مطابق ان تمام کتابوں میں لکھا تھا: اللہ پاک نے دنیا کے آغاز سے انجام تک تمام لوگوں کو جس قدر عقلیں مَرحمت فرمائی ہیں ان سب کی عقلیں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقلِ مبارک کے سامنے ایسے ہیں جیسے دنیا بھر کی ریت کے مقابلے میں ایک ذرہ۔ (الشفاء، ۱/۶۷) بعض عُلَما سے منقول ہے کہ عقل کے کل 100 حصّے ہیں جن میں سے 99 حصّے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے جبکہ ایک حصّہ تمام مومنوں کو ملا۔ خَاتِمُ الْمُحَقِّقِین حضرت سیِّدُنا شیخ عبدُالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس قول کو نقل کر کے فرماتے ہیں: اگر یہ کہا جائے کہ عقل کے کل ہزار حصّے ہیں جن میں سے 999 رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے اور ایک حصّہ تمام لوگوں کو، تو اس کی بھی گنجائش ہے کیونکہ جب رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے بے انتہا کمالات ثابت ہیں تو پھر جو کچھ کہیں درست ہے۔ (مدارج النبوۃ، ۱/۳۶)

کوئی کیا جانے کہ کیا ہو عقل عالم سے ورا ہو

(1) ...... ایثار کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ''مدینے کی مچھلی'' کا مطالعہ مفید رہے گا۔

ماخذومَراجع

کتاب کانام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کنزالعرفان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر روح المعانی	محمود بن عبداللہ الحسینی الالوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ لاہور
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
أبوداؤد	امام ابوداود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجه	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
مسندإمام أحمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسندبزار	امام ابو بکر احمد بن عمرو العتکی البزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۰۹ھ
صحیح ابن خزیمة	ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۰ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
معجم أوسط	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
نودرالأصول	ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسین بن بشر المؤذن، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
تاریخ ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
جامع صغیر	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
جمع الجوامع	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
کنزالعمال	علی بن حسام الدین المتقی الہندی البرہان فوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
عمدة القاری	علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت
شرح صحیح مسلم للنووی	امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی دمشقی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۳۴۷ھ
فیض القدیر	علامہ عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ

شرح السنة	ابو محمد حسین بن مسعود البغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
التیسیر بشرح الجامع الصغیر	علامہ عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبة الامام الشافعی ۱۴۰۸ھ
أشعة اللمعات	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
هداية	برہان الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفة بیروت ۱۴۲۰ھ
غنية المتملي	شیخ ابراہیم حلبی الحنفی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی لاہور
حاشية طحطاوی علی مراقی الفلاح	احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی، متوفی ۱۲۳۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
بہارِ شریعت	صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبة المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
جنتی زیور	علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی مجددی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبة المدینہ کراچی
ہمارا اسلام	مفتی خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک اسٹال لاہور
مختصر فتاویٰ اہل سنت	مجلس افتاء	مکتبة المدینہ کراچی
نماز کے احکام	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبة المدینہ کراچی
غسل کا طریقہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبة المدینہ کراچی
استنجا کا طریقہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبة المدینہ کراچی
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبة المدینہ کراچی
معرفة الصحابة	امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۲ھ
دلائل النبوة للبيهقي	امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۰۸ھ
الطبقات الكبرىٰ لابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
الخصائص الكبرىٰ	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن ابو بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
تاريخ الخلفاء	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن ابو بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	کراچی
أنموذج اللبيب في خصائص الحبيب	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن ابو بکر السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	وزارة الأعلام جدة
مدارج النبوت	شیخ عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	نوریہ رضویہ پبلشنگ
السيرة الحلبية	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۲ھ
شرح الزرقاني علی المواهب اللدنيه	محمد الزرقانی بن عبد الباقی المصری الازہری المالکی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۱۷ھ
الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰے	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر بیروت
بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية	ابو سعید محمد بن محمد بن مصطفٰے الخادمی، متوفی ۱۱۵۶ھ	مطبعة الحلبی

بهجة الأسرار	ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت ۱۴۲۳ھ
جامع کرامات الاولیاء	شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مرکز اہل سنت گجرات ہند
تفریح الخاطر	مولانا عبد الاحد قادری	قادری رضوی کتب خانہ لاہور
إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء	عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، متوفی ۱۱۷۶ھ	کراچی
انوار جمال مصطفٰے	مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی، متوفی ۱۲۹۷ھ	کراچی
قرة العیون	امام ابو اللیث سمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۱۶ھ
إحیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
مجموعة رسائل إمام غزالی	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۴ھ
الحدیقة الندیة	علامہ عبد الغنی النابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	دار الکتب العلمیة بیروت
الکبائر للذهبی	امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
المفردات فی غریب القرآن	ابو القاسم حسین بن محمد الاصفہانی المعروف "امام راغب"، متوفی ۵۰۲ھ	دار المعرفة بیروت
کتاب التعریفات للجرجانی	سید شریف جرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
حجة اللہ علی العالمین	شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی
شکر کے فضائل	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی المعروف "امام ابن ابی الدنیا"، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفٰے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
الحق المبین	غزالیٔ زماں سید احمد سعید کاظمی	نعمان اکیڈمی
نیکی کی دعوت	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
سنتیں اور آداب	مجلس المدینة العلمیة (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ کراچی
باطنی بیماریوں کی معلومات	مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
نجات دلانے والے اعمال کی معلومات	مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
مسواک شریف کے فضائل	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
وضو اور سائنس	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
شیطان کے بعض ہتھیار	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
اسلام میں شراب کی حیثیت	مفتی امین صاحب	فیصل آباد
برائیوں کی ماں	مرکزی مجلس شوریٰ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
گناہوں کے عذابات	مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بدگمانی	مجلس المدینة العلمیة (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی
بدشگونی	مجلس المدینة العلمیة (شعبہ اصلاحی کتب)	مکتبۃ المدینہ کراچی